بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا صلی اللہ علیہ وسلم

اسبابِ غضب

یعنی

ان احادیث کا مجموعہ جن میں ان کاموں کا بیان ہے جنکے کرنیوالوں
پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ و غضب ہوتا ہے
تاکہ ان کا علم ہو کر ان سے بچنا آسان ہو جائے

از

حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی زید مجدہ
مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

ترجمہ و تشریح

مرتب: محمد فاروق غفرلہ

ناشر
مکتبہ محمودیہ نزد جامعہ محمودیہ ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبالإسلام دینا وبمحمد نبیا صلی اللہ علیہ وسلم

اسبابِ غضب

یعنی

ان احادیث کا مجموعہ جن میں ان کاموں کا بیان ہے جنکے کرنیوالوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ و غضب ہوتا ہے تاکہ ان کا علم ہو کر ان سے بچنا آسان ہو جائے

(از)

حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی زید مجدہ

مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

ترجمہ و تشریح

مرتب: محمد فاروق غفرلہ

ناشر

مکتبہ محمودیہ نزد جامعہ محمودیہ ھاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

Scanned by CamScanner

نام کتاب	اسباب غضب
مصنف	حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی زید مجدہ
ترجمہ و تشریح	محمد فاروق غفرلہ
تعداد اشاعت	ایکہزار ۱۰۰۰
طباعت	
سائز	۱۸×۲۲/۸
صفحات	
قیمت	

مکتبہ محمودیہ نزد جامعہ محمودیہ

ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبہ	۶	گناہ کے وقت بندہ سے ایمان نکل جانے کی مثال	۱۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال محبت کمال ایمان کیلئے ضروری ہے	۷	حضرت معاذؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس باتوں کی وصیت	۲۰
شریعت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ تمام شریعتوں کیلئے ناسخ ہے اور اسپر ایمان لانا تمام اہل ایمان پر لازم ہے	۹	ان چار چیزوں کا بیان جنپر ایمان لائے بغیر مومن نہیں ہوتا	۲۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو نصیحت اور صدقہ کی فضیلت	۱۰	مرجیہ و قدریہ کا بیان	۲۳
کسی پر لعنت کرنیکا حکم	۱۱	وائدہ اور موؤدۃ دونوں دوزخ میں	۲۴
جنت میں داخل کرنیوالا اور دوزخ سے بچانے والا عمل	۱۲	تمام انسانوں میں سب سے زیادہ مبغوض اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین ہیں	"
امانت داری	۱۵	اپنی خواہشات کا شریعت کے تابع کردینا کمال ایمان کیلئے شرط ہے	۲۵
شرک کرنا	"	پوری امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ گمراہی پر جمع نہ ہوگی	۲۶
چوری کرتے وقت اور شراب پیتے وقت ایمان نکل جانیکا بیان	۱۷	سواد اعظم کا مصداق	۲۷
منافق کی علامتیں	۱۸	جماعت سے جدا ہونا	"
نفاق فی العقیدہ	"	بنی اسرائیل سے روایت کرنا	۲۸
نفاق فی العمل	"	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی کوئی بات منسوب کرنا	"

Scanned by CamScanner

مضمون	صفحہ
قیامت میں اوّل جن کا حساب ہوگا اور اخلاص سے متعلق حدیث	۲۹
کتمان علم پر وعید	۳۱
کسی فاسد نیت سے علم دین حاصل کرنا	۳۲
تفسیر بالرائے کا حکم	۳۳
المراء فی القرآن کفر	۳۴
ڈاڑھی میں گرہ لگانا	۳۵
گلے میں تانت باندھنا	″
لید وغیرہ سے استنجا کرنا	″
قضاء حاجت کے وقت آپس میں باتیں کرنا اور ستر کھولنا	۳۷
وضو میں ایڑیوں کا خشک رہ جانا	۳۸
ویل سے کیا مراد ہے	″
حائضہ سے وطی کرنا	۳۹
عورت کی دبر میں صحبت کرنا	″
کاہن کے پاس جانا	″
تنبیہ	۴۰
ترک صلوٰۃ پر وعید	۴۱
منافق کی نماز	۴۲
خصی ہونے اور سیاحت اور ترہب سے متعلق حدیث	۴۴

مضمون	صفحہ
قبروں کو سجدہ گاہ بنانا	۴۶
نماز با جماعت کی فضیلت	۴۷
اور ترک جماعت پر وعید	″
سنت کی قسمیں	۴۹
جماعت سنت مؤکدہ ہے	″
ترک جماعت پر وعید	۵۱
وتر کا وجوب	۵۳
ترک جمعہ پر وعید	۵۴
رخسار پیٹنا گریبان پھاڑنا	۵۶
دھوکہ باز بخیل احسان جتانے والا	۵۷
بخل کی تحقیق	۵۸
بخل اور بد خلقی	۵۹
حسن خلق کی فضیلت	۶۰
حسن خلق و سوء خلق کی حقیقت و ماہیت	۶۲
قوت علم اور اس کا اعتدال	۶۴
قوت غضب و قوت شہوت کا اعتدال	″
چہارم قوت عدل اور اس کا اعتدال	۶۵
قوت غضبیہ کا اعتدال	″
قوت شہوت کا اعتدال	۶۶

Scanned by CamScanner

مضمون	صفحہ
قوت عقل کا اعتدال	۶۶
تغنی بالقرآن	۶۷
ترک حج پر وعید	"
لاجلب ولاجنب وشغار	
فی الاسلام	۶۸
وارث کی میراث کا قطع کرنا	۷۰
کسی عورت کو شوہر کے خلاف	
اور غلام کو آقا کے خلاف بھڑکانا	"
عورت کا شوہر سے طلاق طلب کرنا	۷۱
اپنے کو غیر باپ کی طرف	
منسوب کرنا	۷۲
برادریوں کو کسی اونچی شخصیت	
کی طرف بلا دلیل منسوب کرنا	۷۳
کسی عورت کا غیر شوہر کی طرف	۷۴
بچہ کو منسوب کرنا یا کسی شخص	"
کا اپنے بچہ سے انکار کر دینا	"
غلام کا بھاگنا	۷۵
بدخلق	۷۶
غیر اللہ کی قسم کھانا	"
امانت کی قسم کھانا	۷۷
اپنے آپکو اسلام سے بری کہنا	۷۸
کسی معاہد کا قتل کرنا	۷۹
خودکشی کرنا	۸۰

مضمون	صفحہ
دم مومن کی قدر و قیمت اللہ تعالے	۸۲
کے نزدیک	
قتل مومن پر اعانت کرنا	"
	۸۳
اپنے جان و مال کا تحفظ اور اسمیں	۸۴
قتل ہو جانا یا قتل کر دینا	
	"
ہتھیار سے اشارہ کرنا	"
مسلمان پر ہتھیار اٹھانیوالا	۸۵
لوگوں کو بلا وجہ مارنا دھکے	"
دینا، پریشان کرنا	"
دوزخیوں کے دو گروہ	۸۶
وہ لوگ جنکے پاس کوڑے ہوں	"
اور ننگے بدن جو مردوں کو اپنی	"
طرف مائل کریں۔	"
امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام	۸۸
پر تلوار اٹھانا	"
زندیق کا حکم اور دوسرے فرقوں	۸۹
کا اجمالی تعارف	"
ایک گروہ سے متعلق پیشین گوئی	۹۱
آپس میں ایک دوسرے کی گردن	۹۲
مارنے پر وعید	"
قاتل و مقتول دونوں جہنم میں	۹۳
مشرکین کے درمیان رہنا	۹۴
امت کے درمیان تفریق کرنا	۹۵

مضمون	صفحہ
لوطی کی سزا	96
جس جانور کیساتھ بدفعلی کیگئی	97
ہو اسکا اور اسکے ساتھ بدفعلی	〃
کرنیوالے کا حکم	〃
لواطت کرنے یا عورت کی دبر	98
میں صحبت کرنے پر وعید	〃
مال لوٹنے والا	99
والدین کا نافرمان، جواری	〃
احسان جتانے والا	〃
شراب کا عادی، والدین کا	100
نافرمان، دیوث	〃
شراب کا عادی، قطع رحمی کرنیوالا	〃
جادو کی تصدیق کرنیوالا	〃
امام کی اطاعت اور مسلمانوں کی	101
جماعت سے نکلنا	〃
اگر دو خلیفہ کیلئے بیعت کرلیجائے	102
امت میں تفریق کرنے والا	〃
جو حاکم رعیت کیساتھ خیانت کرے	103
رعایا کیساتھ خیرخواہی نہ کرنیوالا حاکم	〃
جماعت سے نکلنے کا حکم اور امیر	104
کی اطاعت ہجرت جہاد کا حکم	〃
چودھراہٹ	105
سفہاء کی امارت اور انکی اعانت	106

مضمون	صفحہ
ٹیکس وصول کرنے والا	107
لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ	〃
کے نزدیک محبوب کون ہے اور	〃
مبغوض کون ہے	〃
حاکم کا ضرورتمندوں سے دروازہ	108
بند کرنا	〃
قاضی تین قسم کے ہیں	109
قضاء طلب کرنا	〃
اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرنا	110
یمین صبر کے ساتھ قسم کھانا	111
قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال لینے والا	〃
ناحق جھگڑنے والے کے حق میں	112
وعید۔	〃
کسی ایسے کمال کا دعویٰ کرنیوالا	〃
جو اس میں نہ ہو	〃
تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دینا	113
معلم کے خیانت کرنیکی سزا	〃
معاہد پر ظلم کرنا	114
ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے پر وعید	195
مونچھ نہ کٹوانے پر وعید	〃
تصویر بنانے والا	116
جبار، عنید، مشرک، مصور	〃
کے حق میں وعید	〃

مضمون	صفحہ
نبی کو قتل کرنے والا یا جسکو نبی	۱۱۷
قتل کرے، مصور، عالم بے عمل	//
کے حق میں وعید	//
تشبہ بالغیر کا حکم اور اسکی تحقیق	۱۱۸
جو اپنے سامنے لوگوں کے کھڑا	۱۲۱
ہونیکو پسند کرے اور کسی کیلئے	//
کھڑا ہونے کا حکم	//
بے منڈیر کی چھت پر سونا	۱۲۲
واعظ بے عمل	//
حسن خلق و سوء خلق	۱۲۳
چغلخور	۱۲۴
مسلمان کو گالی دینا اور قتل کرنا	//
کسی مسلمان کو کافر کہنا	۱۲۵
صدق و کذب	//
کلمۂ خیر و کلمۂ شر	۱۲۶
جنت اور جہنم میں داخل کرنیوالی	۱۲۷
چیزیں	//
تقویٰ کا ادنیٰ و اعلیٰ درجہ	۱۲۸
ہنسی کیلئے جھوٹ بولنا	//
طعن کرنیوالے لعنت کرنیوالے	//
فحش بکنے والے پر وعید	//
ناحق عصبیت پر وعید	۱۲۹
فاسق کی تعریف کرنا	//

مضمون	صفحہ
قطع رحمی کرنے والا	۱۳۰
والد کی خوشنودی	//
قطع رحمی کرنیوالے کے حق میں وعید	//
جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے	//
بھائی کے لئے پسند کرے	//
پڑوسیوں کو ستانے پر وعید	//
بڑوں کی عزت کرنا چھوٹوں پر	۱۳۱
رحم کرنا،	//
امر بالمعروف نہی عن المنکر	//
کسی مومن کی حفاظت کرنا	۱۳۲
پڑوسی کا حق	//
تین دن سے زائد مسلمان بھائی	۱۳۳
سے کلام ترک کرنے پر وعید	//
حیاء اور جفاء	//
بدخو و سخت خو پر وعید	//
کبر پر وعید	۱۳۴
بوڑھا زانی جھوٹا بادشاہ متکبر فقیر	۱۳۵
کبر پر وعید	۱۳۶
ظالم کی اعانت کرنے پر وعید	//
واعظ بے عمل	۱۳۷
اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کرنے	۱۳۸
پر وعید	//
بدعات پر وعید	۱۳۹

Scanned by CamScanner

صفحہ	مضمون
۱۴۰	صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت وعظمت کا بیان اور انکے بغض پر وعید

نغمۂ توحید

سالکین کے لئے عجیب تحفہ

اس میں بیان کیا گیا ہے کہ عالم کا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرتا ہے اور ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کے جلال وجمال اور کمال کا مظہر ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد بیان کرنے میں مشغول ہے،

اصل کتاب فارسی نظم میں ہے، اس کا اردو میں ترجمہ و تشریح کرکے شائع کیا گیا ہے، اس کے مطالعہ سے توحید و معرفت کا خاص سبق ملتا ہے، اس کا مطالعہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے، اس موضوع پر بہترین اور بے نظیر کتاب ہے،

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ صفحات ۴۸

قیمت

وصفِ شیخ

اس میں شیخ العرب والعجم حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب محدث سہارنپوری زید مجدہٗ کے اوصافِ مبارکہ کو فارسی نظم میں مفصل بیان فرمایا ہے، اس کا ترجمہ وتشریح اردو زبان میں کرکے شائع کیا گیا ہے،

جس میں حضرت شیخ زید مجدہٗ کے علاوہ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب، حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی، حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوری، اعلیٰ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری نور اللہ مراقدہم کے مفصل اور مشائخ سلاسل اربعہ کے اجمالی حالات اور ان میں صاحب سلسلہ بزرگوں جیسے حضرت صابر صاحب کلیری، حضرت مولانا معین الدین صاحب چشتی اجمیری حضرت مولانا عبدالقادر صاحب جیلانی، حضرت مولانا شیخ شہاب الدین سہروردی حضرت مولانا خواجہ بہاء الدین صاحب نقشبندی نور اللہ مراقدہم کے حالات قدرے تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں، اس کے علاوہ فن تصوف کی بہت سی اصطلاحات اور مفید وپرمغز معلومات کا ذخیرہ ہے،

اس کتاب کی مقبولیت اسقدر عام ہوئی کہ چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ نکل گئی پھر لوگوں کے زیادہ اور مسلسل اصرار پر دوسرا ایڈیشن بھی منظر عام پر آگیا آپ! آج ہی خط بھیج کر اپنا نسخہ محفوظ کرالیں، ایسا نہ ہو کہ سستی کی وجہ سے تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے،

سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۳۸۴

قیمت ۱۲/=

Scanned by CamScanner

اسباب لعنت

کی

چہل حدیث

اس میں ان چالیس احادیث کو بیان کیا گیا ہے جن میں ان کاموں کا ذکر ہے جن پر اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں نے لعنت فرمائی ہے،

جس کا مطالعہ ہر مرد و عورت کے لئے ضروری ہے، تاکہ لعنت کے کاموں کا علم ہو کر ان سے بچنا آسان ہو جائے، اس لئے اس کتاب کا ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے، نہایت ہی سلیس ترجمہ اور پُر مغز تشریحات کے شائع کیا گیا ہے،

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۴۸

قیمت ۱/۵۰

محبوب پریس دیوبند

Scanned by CamScanner

گلدستۂ سلام

اس میں سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ اوصاف عالیہ، معجزات وکمالات مبارکہ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ وتشریح اردو زبان میں کی گئی ہے اور ہر ہر بات کا قرآن وحدیث اور سیرت پاک کی معتمد کتابوں سے حوالہ نقل کیا گیا ہے۔ اہل علم حضرات (خصوصاً وہ حضرات جو تدریس اور افتاء نویسی یا تصنیف وتالیف کا مشغلہ رکھتے ہیں) نے اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔

شیخ العرب والعجم حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب محدث سہارنپوری مہاجر مدنی مدت فیوضہم نے بڑے اہتمام سے اسکو روضہ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑھوا کر سنوایا۔ اگر مدارس میں اسکو داخل نصاب کر لیا جائے تو یقیناً بہت نفع ہوگا۔ چونکہ فارسی نظم میں ہونے کی وجہ سے اس کا یاد کرنا اور یاد کرانا سہل ہوگا، اس کے بعد اس کی تشریح پڑھنے سے سب باتیں ذہن میں پختہ طور پر بیٹھ جائیں گی،

خدا کرے ارباب مدارس اس کی طرف توجہ فرمائیں، یہ کتاب طلباء علماء، عوام سب کے لئے نہایت مفید ہے،

"اعلیٰ کاغذ، اعلیٰ کتابت وطباعت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

نوٹ:- پہلا اڈیشن ختم کے قریب ہے
اس لئے جلد آرڈر بھیج کر معاون بنیں

سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۲۱۶

قیمت ۸/=

Scanned by CamScanner

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

پیش لفظ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

بندہ کے واسطے سب سے بڑی فلاح وسعادت یہ ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک تعالیٰ شانہٗ اور حبیب پاک محبوب رب العالمین سید المرسلین (فداہ ابی وامی) صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا وخوشنودی حاصل کرلے۔ یہی حاصل ہے تمامتر عبادات کا اور یہ موقوف ہے غصہ وناراضگی کے تمام کام اور اسباب کے ترک کرنے پر اور ان اسباب کا ترک کرنا موقوف ہے ان کے علم پر۔ اس وجہ سے پیش نظر رسالہ میں ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جن میں اُن کام واسباب کو بیان کیا گیا ہے جن کے کرنے والے پر خالق کائنات تعالیٰ شانہٗ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ وغضب ہوتا ہے۔ تاکہ بندہ ان تمام اسباب کو ترک کردے کہ اسباب غضب کا ترک کردینا ہی موجب رحمت اور موجب ازدیاد قرب ومحبت ہے کہ طاعات خواہ کم ہوں مگر معاصی نہ ہوں۔ ناراضگی کے تمام اسباب سے کلیۃً پرہیز ہو تو برابر قرب خداوندی ومحبت خداوندی میں ترقی اور اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جو تمامتر ریاضات ومجاہدات سے مقصود ہے۔

اس مجموعہ کا نام سیدی ومرشدی جامع المعقول والمنقول فقیہ العصر حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی زید مجدہم مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند نے "اسباب غضب" تجویز فرمایا ہے۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ کیا گیا ہے؛

(۱) ترجمہ سہل انداز میں کیا گیا ہے۔ (۲) حدیث کی ضروری تشریح اور فوائد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ (۳) ہر چیز کا حوالہ ذکر کردیا گیا ہے۔ رہی اگر کہیں

Scanned by CamScanner

کسی چیز کا حوالہ نہیں تو وہ مظاہر حق سے ماخوذ ہے۔ (۵) جو چیز خاص طور سے اہل علم کے لئے مفید تھی اس کو حاشیہ میں عربی میں نقل کر دیا گیا ہے گو ایسا بہت کم ہے، (۶) از اول تا آخر حضرت اقدس مفتی صاحب زید مجدہم کو سنا کر اصلاح کی گئی ہے، اس کے باوجود کہیں کوئی غلطی ہو تو وہ اس ناکارہ کی کم علمی و کم فہمی کی وجہ سے ہے۔ اس لئے معاف فرما کر مطلع فرمادیں۔ تاکہ آئندہ اصلاح کر دی جائے۔

خدائے پاک حضرت والا کی دیگر تصنیفات کی طرح اس کو بھی قبولیت عامہ نصیب فرماوے اور اسکے نفع کو عام و تام فرماوے اور حضرت والا زید مجدہم کے مبارک سایہ کو زمانۂ دراز تک اپنے بندوں کے سروں پر بعافیت تمام قائم فرماوے اور ہم خدام کو حضرت والا کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق نصیب فرماوے۔ آمین، آمین، یا رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین۔

محمد فاروق غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ۔ فَھٰذِہٖ نُبْذَۃٌ مِّمَّنِ اسْتَحَقَّ الْغَضَبَ اَوِ الْمَقْتَ اَوِ النَّارَ اَوْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ اَوْ ذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ نُفِیَ عَنْہُ اِسْمُ الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ اَوْ اُطْلِقَ عَلَیْہِ اِسْمُ الشِّرْکِ اَوِ الْکُفْرِ اَوِ النِّفَاقِ۔

ترجمہ:- "ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت چاہتے ہیں اور درود بھیجتے ہیں رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی تمام آل و اصحاب پر۔ اما بعد۔ پس یہ (بیان ہے) ان میں سے کچھ لوگوں کا جو غضب یا شدت غضب یا نار کے مستحق ہیں، یا ان سے اللہ کا ذمہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ بری ہے یا اس سے ایمان و اسلام کے نام کی نفی کی گئی ہے، یا اس پر شرک یا کفر یا نفاق کے نام کا اطلاق کیا گیا ہے۔ یعنی حدیث پاک میں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے غصہ یا ناراضگی یا جہنم کا مستحق قرار دیا گیا ہے، یا جن کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلعم کا ذمہ بری ہے (یعنی اللہ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے) یا اس سے ایمان و اسلام کے نام کی نفی کی گئی ہے کہ فلاں کام کرنے والا مومن یا مسلمان نہیں ہے، یا اس پر شرک

کفر، نفاق میں سے کسی نام کا اطلاق کیا گیا ہے،

ان میں سے کچھ کا بیان اس پیش نظر رسالہ میں ہے، یعنی اس نوع کی حدیثوں (جن میں امور بالا کا بیان ہے) کو اس رسالہ میں جمع کیا گیا ہے، تاکہ ان امور سے اجتناب کیا جاسکے، خداے پاک ہم سب کو اور تمام مسلمانوں کو ان سے پورا پورا اجتناب کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، متفق علیہ ۱ھ (کتاب الایمان ص ۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں کوئی کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے والد اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

ف:- حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کمال ایمان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال محبت ضروری ہے، پس جس درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کمی ہوگی اسی درجہ ایمان میں بھی کمی ہوگی،

اور محبت چونکہ ایک قلبی چیز ہے اس کو جاننا پہچاننا کس طرح جائے اس کی علامت کیا ہے؟ ورنہ تو ہر شخص کمال محبت کا دعویٰ کر بیٹھے گا سو اس کو سمجھنا ضروری ہے، وھو ہذا۔

محبت کے لئے اطاعت لازم ہے کہ محب اپنے محبوب کی اطاعت کرنے پر مجبور ہوتا ہے، جس درجہ کسی سے محبت ہوتی ہے، اسی درجہ وہ اس کا مطیع و فرماں بردار ہوا کرتا ہے، پس جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس درجہ محبت رکھے گا اسی درجہ اطاعت و فرماں برداری کرے گا پس جس شخص کے متعلق معلوم کرنا ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت کمال ایمان کے لئے ضروری ہے

کتنی محبت رکھتا ہے، اس کی زندگی کو دیکھو کہ وہ اپنی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری کتنی کرتا ہے، والدین، اولاد خاندان، برادری کی بات اس کے نزدیک زیادہ واجب التعمیل ہے یا سب کو ٹھکرا کر اور کسی کی پرواہ کئے بغیر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے، (محبت عقلی اسی کو کہتے ہیں، یہی مراد ہے، خواہ طبعی محبت اولاد وغیرہ سے زیادہ ہو، مگر جب طبعی محبت کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ترجیح دیتا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں) شادی غمی، رنج، خوشی اور دوسرے معاملات میں اس کو خوب دیکھا جا سکتا ہے اور چونکہ یہ اطاعت محبت کے ساتھ ہوگی اسلئے اس میں ایک سرور وانبساط کی کیفیت ہوگی کہ خواہ اس اطاعت و فرماں برداری میں کتنی ہی تکلیف و پریشانی ہو اور برادری خاندان بلکہ پوری دنیا کی مخالفت بھی کی ہو تب بھی ایک سرور کی کیفیت قلب میں ہوگی جس سے وہ مگن ہوگا کہ محبوب کی اطاعت ہو گئی، اور ایک ضابطہ کی اطاعت ہوتی ہے جیسے ملازم اپنے مالک، یا رعایا اپنے حاکم کی اطاعت کرتی ہے، کہ وہاں بسا اوقات اطاعت تو ہوتی ہے مگر تنگدلی کے ساتھ، تو جو اطاعت محبت کی وجہ سے ہو اس میں اور ضابطہ کی محبت زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر ہر امر میں کیجائے اور اس اطاعت پر سرور کی کیفیت ہو تنگدلی کا نام و نشان بھی نہ ہو یہ علامت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی جو ایمان کیلئے ضروری ہے، اسی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى	پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ
يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ	ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ	بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا

Scanned by CamScanner

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرا دیں، پھر اس آپکے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور پورا پورا تسلیم کرلیں۔ (بیان القرآن)

پس بلا اطاعت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنے والوں کا دعویٰ محبت (جیسا کہ آج کل اکثر نعرۂ محبت لگانے والوں کا طریقہ ہے کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے، بلکہ پورے دین ہی کی مخالفت ہے) باطل ہے، کیا خوب کسی نے کہا ہے ؎

تَعْصِي الرَّسُولَ وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ — إِنَّ هٰذَا فِي الْفِعَالِ بَدِيعُ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ — إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ

"تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے اور ان کی محبت بھی ظاہر کرتا ہے، بے شک یہ تو بڑی عجیب بات ہے، اگر تیری محبت سچی ہوتی تو ان کی اطاعت کرتا، اس لئے کہ محب محبوب کا مطیع ہوا کرتا ہے"

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ، رواه مسلم اھ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، نہیں سنے گا مجھے (یعنی میری رسالت کی خبر کو) اس امت میں سے کوئی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی اور پھر میری رسالت پر ایمان لائے بغیر مرجائے، مگر

شریعت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ تمام شریعتوں کے لئے ناسخ ہے اور اس پر ایمان لانا تمام اہل ایمان پر ضروری ہے۔

Scanned by CamScanner

وہ جہنم والوں میں سے ہوگا۔

(کتاب الایمان ص ۸۶)

ف:۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تمام شریعتوں اور تمام ادیان کے لئے ناسخ ہے۔ اس لئے شریعت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر دین ومذہب والے کو ایمان لانا لازم ہے، ایمان نہ لانے کی صورت میں وہ چونکہ کافر ہے اس لئے مستحق نار ہے۔ (اعاذنا اللہ منھا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کو نصیحت اور صدقہ کی فضیلت

(۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے (اور نماز اور خطبہ سے فارغ ہوکر) عورتوں کے مجمع کے طرف تشریف لے گئے (چونکہ وہ عیدگاہ کے ایک گوشہ میں ہونیکی وجہ سے تمام خطبہ دسن سکی تھیں، اسلئے ان کو ضروری احکام وہدایات فرمانیکی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لیگئے) اور ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو اسلئے کہ جہنم والوں میں اکثر مجھے تم دکھائی گئی ہو، عورتوں نے عرض کیا یہ کس وجہ سے ہے یا رسول اللہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لعنت زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی

اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَۃُ لَمْ تُصَلِّ وَ لَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذَالِکَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا۔

متفق علیہ اھ وکتاب الایمان صلا

ناشکری کرتی ہو ان دونوں چیزوں کی عورتوں کو عام عادت ہوتی ہے لعنت کرنا، برا بھلا کہنا، کوسنا حتیٰ کہ خود اپنی اولاد کو کوستا لعنت کرنا شروع کر دیتی ہیں، اسی طرح شوہر خواہ کتنا حسن سلوک کرے مگر جہاں ذراسی بات خلاف مزاج ہوئی ساری نعمتوں اور حسن سلوک پر پانی پھیر کر ناشکری شروع کر دیتی ہیں)

اور میں نے ناقصات عقل و دین میں سے ہوشیار مرد کی عقل کو لیجانے والا تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (کہ ناقصات عقل و دین ہونے کے باوجود تم بڑے سے بڑے عقلمند کو بہکا کر خلاف عقل کام کرنے پر آمادہ کر دیتی ہو) عورتوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہماری عقل و دین کا نقصان کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہے؟ (کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے) عورتوں نے عرض کیا کیوں نہیں (یعنی بے شک شرعی قانون یہی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ عورت کی عقل کے نقصان کی وجہ سے ہی ہے، ارشاد فرمایا، کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے، عورتوں نے عرض کیا کیوں نہیں (یعنی بے شک ایسا ہی ہے زمانہ حیض میں شرعاً نماز روزہ نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پس یہ اسکے نقصان دین کی وجہ سے ہے۔

ف:- حدیث پاک سے صدقہ کرنے کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں، اور کثرت سے صدقہ کرنا عذاب جہنم سے حفاظت کا ذریعہ ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تاکہ جہنم کے عذاب سے حفاظت ہو۔

Scanned by CamScanner

کسی پر لعنت کرنے کا حکم

کسی پر لعنت کرنیکا حکم بھی معلوم ہوا کہ یہ بھی جہنم میں لیجانے والی چیز ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ "جس چیز پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ اسکا مستحق نہیں تو وہ لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے" اس لئے کسی پر لعنت نہ کرنی چاہئے کافروں ظالموں کے سوا، اور متعین طور پر کسی کافر پر بھی لعنت نہ کرے، اسلئے کہ ممکن ہے کہ بعد میں وہ اسلام قبول کرلے، ہاں وصف پر لعنت کی جا سکتی ہے، مثلاً کہے "لعنۃ اللہ علی الکافرین" وغیرہ

ناشکری کے متعلق بھی معلوم ہوا کہ کتنی سخت اور ہلاکت کی چیز ہے اور جب مخلوق کی ناشکری کا یہ حال ہے تو خالق و مالک تعالیٰ شانہ (جس کے انعامات و احسانات لاتعد ولاتحصیٰ ہیں) کی ناشکری اور احسانات کی ناقدری کتنی سخت ہوگی خدائے پاک ناشکری و ناقدری سے حفاظت فرمائے اور شکر و قدر کی توفیق بخشے (آمین)

جنت میں داخل کرنے والا اور دوزخ سے بچانے والا عمل۔

(۴) عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ أَمْرٍ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تحقیق تو نے امر عظیم کے بارے میں سوال کیا ہے اور یقیناً جسپر اللہ تعالیٰ آسان کردیں بہت آسان ہے (وہ یہ ہے) اللہ کی عبادت کر اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز کو قائم کر اور زکوٰۃ ادا کیا کر

Scanned by CamScanner

أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ
اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ
تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ
الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ
فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا
"تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ" ثُمَّ قَالَ
أَلَا أَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ
وَعَمُوْدِهٖ وَذُرْوَةِ سَنَامِهٖ
قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ
وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَ
ذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ
ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ
ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ
كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ
بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ
أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ
النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ أَوْ مَنَاخِرِهِمْ
إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ۔

اور رمضان کے روزے رکھا کر اور
بیت اللہ کا حج کر، پھر ارشاد فرمایا
کیا میں تجھ کو خیر کے دروازے نہ بتاؤں
(کہ جنکے ذریعہ خیر حاصل ہوتی ہے)
فرمایا، روزہ ڈھال ہے (یعنی اسکے
ذریعے گناہ اور جہنم کی آگ سے حفاظت
کی جاتی ہے) اور صدقہ کرنا گناہ
کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح
پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور مرد
کی نماز رات کے درمیان میں (یعنی
رات کے درمیان میں نماز تہجد)
پڑھنا بھی گناہوں کو اسی طرح
مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ
کو بجھا دیتا ہے) پھر یہ آیت
تلاوت فرمائی "تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ
عَنِ الْمَضَاجِعِ، يَعْمَلُوْنَ" تک
پوری آیت اس طرح ہے "تَتَجَافٰى
جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝" پھر ارشاد
فرمایا کیا نہ بتلاؤں تجھکو امر دین کا

Scanned by CamScanner

رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ (کتاب الایمان ص١٢)

سردار اصل (کہ اس کے بغیر دین قائم نہ ہو سکے جس طرح بدن سر کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا) اور اس کا ستون (کہ اسکے ذریعہ دین کو استحکام اور قوت ومضبوطی حاصل ہو جیسے چھت کو ستون سے استحکام اور قوت حاصل ہوتی ہے) اور اس کے کوہان کی بلندی (کہ اس کے ذریعہ دین کو بلندی حاصل ہو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمایئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امر دین کی اصل تو اسلام (شہادتین) ہے (کہ اس کے بغیر دین کا وجود ہی نہیں ہوتا) اور اس کا ستون نماز ہے (کہ نماز کے ذریعہ دین میں پختگی اور قوت پیدا ہوتی ہے) اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے (کہ اس کے ذریعہ دین بلند ہوتا ہے)

پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میں تجھکو ان سب کی اصل اور جڑ کی خبر نہ دوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمایئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اپنے اوپر اسے بند کر لے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم مواخذہ کیے جائیں گے، ان باتوں کے ساتھ بھی جو ہم کلام (گفتگو) کرتے ہیں، ارشاد فرمایا، معاذ تجھے تیری ماں رو دے، نہیں ڈالیں گی جہنم میں انسان کو ان کے چہروں کے بل یا ناکوں کے بل مگر زبان کی باتیں "

ف:- اس میں تنبیہ فرمائی کہ آدمی جو منہ میں آتا ہے کہتا رہتا ہے حالانکہ بہت سی باتیں کفر ہوتی ہیں جن سے ایمان ہی ختم ہو جاتا ہے اور بہت سی باتیں معصیت اور گناہ ہوتی ہیں جیسے غیبت، چغلی، گالی وغیرہ کہ جن سے اعمال صالحہ برباد ہو جاتے ہیں اور وہ خالی ہاتھ رہ جاتا ہے، اور یہ چونکہ ان باتوں کو گناہ بھی نہیں سمجھتا اس لیے توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی جسکی وجہ سے جہنم میں جاتا ہے،

Scanned by CamScanner

(۵) عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ، رواہ البیہقی فی شعب الایمان اھ
(کتاب الایمان صفحہ ۱۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہت کم خطبہ دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر فرمایا اس شخص کا کامل ایمان نہیں جو امانت کا لحاظ نہیں کرتا، اور اس کا کامل دین نہیں جو عہد کی پرواہ نہیں کرتا۔

ایمان داری

ف:۔ یعنی جب خطبہ دیتے تھے تو یہ جملہ ضرور ارشاد فرماتے تھے ایسا بہت کم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا ہو اور یہ جملے ارشاد نہ فرمائے ہوں اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ عہد و امانت کی حفاظت کی شریعت میں کتنی اہمیت ہے اور آج ہم اس کا کتنا اہتمام کرتے ہیں۔

(۶) عَنْ جَابِرٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، رواہ مسلم اھ
(کتاب الایمان صفحہ ۱۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو چیزیں (جنت و نار کو) واجب کرنے والی ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) واجب کرنے والی دو چیزیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا، جو شخص مرجائے اور وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرتا تھا (یعنی حالت شرک میں مرجائے) تو وہ نارِ جہنم میں داخل ہوگا۔ یعنی یہ شرک نارِ جہنم کو واجب کرنے والا ہے اور جو اس حالت

شرک

یں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھیراتا تھا (یعنی اس کا انتقال ایمان کی حالت میں ہو) تو وہ جنت میں داخل ہوگا، یعنی ایمان جنت کو واجب کر دینے والا ہے، خواہ بعض بدعمل کی سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوں مگر جنت میں ضرور داخل ہوگا،

چوری کرتے وقت اور شراب پیتے وقت ایمان نکل جاتا ہے

(۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاكُمْ اِیَّاكُمْ

متفق علیہ ۱ھ

(باب الکبائر ص ۱)

وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ وَلَا یَقْتُلُ حِیْنَ یَقْتُلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں زنا کرتا زانی جب کہ وہ زنا کرتا ہے دراں حالیکہ وہ مومن ہو، اور چور نہیں چوری کرتا جب وہ چوری کرتا ہے درانحالیکہ وہ مومن ہو، اور نہیں شراب پیتا جب وہ شراب پیتا ہے درانحالیکہ وہ مومن ہو اور نہیں اچکتا اچکنا کہ لوگ اسکی طرف اس میں اپنی نظریں اٹھا دیں (مطلب یہ ہے کہ آشکارا کسی کا مال اچک لیوے. لوگ اپنے مال کو جاتے ہوئے دیکھیں اور دفع نہ کر سکیں) جب کہ وہ مال اچکتا ہے درانحالیکہ وہ مومن ہو اور نہیں خیانت کرتا تم میں کوئی جب کہ وہ خیانت کرتا ہے درانحالیکہ وہ مومن ہو، پس بچو تم ان گناہوں سے بچو،

وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ
قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ
يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ
هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ
ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ
عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ
بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ
أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَكُونُ
هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا يَكُونُ
لَهُ نُورُ الْإِيمَانِ. هٰذَا
لَفْظُ الْبُخَارِي اھ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت
میں ہے، اور نہیں قتل کرتا جب کہ
وہ قتل کرتا ہے درانحالیکہ وہ مؤمن
ہو حضرت عکرمہؒ نے بیان فرمایا
کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے عرض کیا کہ ایمان اس سے کس
طرح نکال لیا جاتا ہے، حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک
ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ
کی انگلیوں میں ڈال کر نکالا اور
فرمایا اسطرح، اور فرمایا کہ اگر توبہ
کر لیتا ہے، یعنی گناہ کر چکتا ہے اور اس سے پھرتا ہے تو پھر ایمان اسکی
طرف اسی طرح لوٹ جاتا ہے، ہاتھوں کی انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا
اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر دیا
مطلب یہ تھا کہ جسطرح یہ انگلیاں دوسری انگلیوں میں داخل ہیں اسی طرح
ایمان انسان کے قلب میں داخل ہوتا ہے اور جب انسان ان گناہوں
کا ارتکاب کرتا ہے تو اس وقت ایمان اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح
یہ انگلیاں دوسری انگلیوں سے نکل جاتی ہیں، اور جب وہ توبہ کر لیتا
ہے (یعنی جب وہ گناہ کر چکتا ہے اور اس سے لوٹتا ہے) تو ایمان
اس کی طرف اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتا ہے،

(اس حدیث پاک کی وضاحت میں) ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ)
فرماتے ہیں کہ وہ (گناہ کے ارتکاب کے وقت) کامل مؤمن نہیں رہتا
اور نہ اس وقت اس کے لئے ایمان کا نور ہوتا ہے (یعنی اس سے

Scanned by CamScanner

نورِ ایمان نکل جاتا ہے اور حدیث میں کمال ایمان کی نفی ہے، اصل ایمان کی نہیں، کہ نفس ایمان تو باقی رہتا ہے، مگر کمال ایمان نہیں رہتا،)

منافق کی علامتیں

(٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ اھ (بابُ الکبائر ص١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کی تین نشانی ہیں، مسلم نے (یہ لفظ بھی) زیادہ کئے ہیں اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے مسلمان ہونیکا گمان (و دعویٰ) کرے آگے (بخاری و مسلم) دونوں نے اتفاق کیا ہے، (١) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (٢) جب وعدہ کرے تو خلاف کرے، (٣) جب اسے امانت سونپی جائے تو خیانت کرے،

ف:- نفاق کی دو قسمیں ہیں، نفاق فی العقیدہ و نفاق فی العمل۔

نفاق فی العقیدہ

نفاق فی العقیدہ۔ تو یہ ہے کہ اس کا عقیدہ ہی درست نہ ہو یعنی دل میں ایمان ہی نہ ہو اور زبان سے مصلحۃً ایمان ظاہر کرے، ایسا شخص حقیقۃً کافر ہے اس کی سزا "خلود فی الدرک الاسفل من النار" ہے۔

نفاق فی العمل

نفاق فی العمل۔ کہ عقیدہ تو اس کا درست ہے، مگر عملاً منافقوں کی خصلت اختیار کرتا ہے اس کے ذمہ خصلتوں کا ترک کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے،

Scanned by CamScanner

یہ ہیں جیسے (۱) جھوٹ بولنا، (۲) وعدہ خلافی کرنا (۳) خیانت کرنا، یہ سب نفاق فی العمل کی نشانی ہیں، یعنی یہ خصلتیں منافقوں کی ہیں، مسلمانوں کو ان خصلتوں سے بچنا چاہیئے۔

(۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ متفق علیہ (باب الکبائر ص)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار خصلتیں ہیں جس شخص میں وہ چاروں ہوں تو وہ خالص منافق ہے، اور جس شخص میں ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسکو چھوڑ دے (۱) جب اسے امانت سونپی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے جھوٹ بولے، (۳) جب عہد کرے تو بدعہدی کرے یعنی اس کے خلاف کرے (۴) جب جھگڑا کرے تو فحش بکے،

ف :- اس حدیث پاک میں بھی نفاق فی العمل کا بیان ہے،

(۱۰) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے، اور اس کے

گناہ کے وقت بندہ سے ایمان کا نکل جانا یعنی کامل ایمان

كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ
الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ
رواه الترمذی و ابو داؤد ١ھ

(باب الكبائر ص١٨)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس باتوں کی وصیت

(۱۱) عَنْ مُعَاذٍ رض قَالَ
أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ
لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا
وَإِنْ قُتِلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ
وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ
وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ
مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ
وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً
مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ
صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ
ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ
خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ
كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ
وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ
بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ
وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ

سر کے اوپر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے، جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کا حکم فرمایا (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے (عزیمت یہی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عزیمت پر عمل فرماتے تھے اس لیے ان کو یہ حکم فرمایا ورنہ ایسے موقع پر جب قتل کئے جانے کا یقین ہو اور زبان سے کلمہ کفر کہہ دینے سے جان بچ سکتی ہو تو اطمینان قلب کے ساتھ کلمہ کفر زبان سے کہہ کر جان بچانے کی اجازت ہے، گو اعلیٰ و افضل یہی ہے کہ اس صورت میں بھی کلمہ کفر زبان سے نہ نکالے) (۲) اور اپنے والدین کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ اہل و عیال اور مال و دولت سے جدا ہونے کا حکم دیں، (یہ بطور تاکید ہو

وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَ
إِنْ أَصَابَ النَّاسَ مُوْتٌ
وَأَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ
وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ
مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ
عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا
وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ ،
رواہ احمد اھ
(باب الکبائر ص۱۵۱)

مبالغہ کے ہے ورنہ اس صورت میں ان کی اطاعت واجب نہیں حرج کی وجہ سے اور اگر والدین کا مقصود ہی اس حکم سے اہل وعیال پر ظلم کرنا ہو جیساکہ بعض فاسد طبیعت اور بدمزاج لوگوں کا حال ہوتا ہے، تو ان کی اطاعت جائز بھی نہیں بلکہ معصیت ہے، "لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ الحدیث" کی وجہ سے) (۳) اور فرض نماز جان بوجھ کر ہرگز نہ چھوڑ اس لئے کہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دیتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے (یعنی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے امان سے نکل جاتا ہے، دنیا میں مستحق تعزیر ہونے کی وجہ سے اور آخرت میں مستحق عذاب ہونے کی وجہ سے) (۴) اور ہرگز شراب نہ پینا، پس تحقیق یہ تمام برائیوں کی اصل ہے (کہ ہر قسم کی برائی کا سبب ہے) (۵) اور بچ تو گناہ سے پس بے شک گناہ کے ساتھ اللہ کا غضب اترتا ہے یا گناہ کی وجہ سے گنہگار پر اللہ کا غضب اترتا ہے، (۶) اور بچ تو میدانِ جہاد میں سے بھاگنے سے اگرچہ سب انسان ہلاک ہو جائیں، (یہ بھی عزیمت ہے ورنہ جب کفار مسلمانوں سے دوچند سے زائد ہوں، تو اس وقت میدان سے چلے جانا جائز ہے مگر اعلیٰ و افضل یہی ہے کہ خواہ سب ہلاک ہو جائیں، مگر میدان سے نہ بھاگے) (۷) اور بچ تو اس وقت بھاگنے سے جب لوگوں کو (کسی وبا وغیرہ کی وجہ سے) موت پہنچے، اور تو ان میں موجود ہو تو ان میں ہی قائم رہ (معلوم ہوا جس بستی میں

Scanned by CamScanner

طاعون وغیرہ کی وبا پھیلی ہوئی ہو اس بستی سے اس وبا کی وجہ سے بھاگنا جائز نہیں) (۸) اور اپنے اہل وعیال پر حسب استطاعت خرچ کر (۹) اور ان سے ابنی ادب کی لاٹھی اٹھا کر نہ رکھ (یعنی ان کی تادیب وتربیت سے غافل مت ہو بلکہ برابر نگہداشت رکھ کہ کوئی برائی کوئی گندی عادت ان میں پیدا نہ ہو جائے) (۱۰) اور ان کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ڈراتا رہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے اسکا عذاب ہوتا ہے۔ اس سے ڈراتا رہ (مگر افسوس آج تو اولاد کو خود ہی برائی سکھائی جاتی ہیں اور ان کو لیکر سنیما ہالوں میں جاتے ہیں جہاں سے ہر قسم کی بے حیائی بدتہذیبی ظلم وسفاکی زناکاری چوری وڈاکہ زنی جیسے امراض جنم لیتے ہیں، اور اس کو تہذیب وکمال سمجھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے)

ان چار چیزوں کا بیان جن پر ایمان لائے بغیر مومن نہیں ہوتا

(۱۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

رواه الترمذی وابن ماجه

(باب الایمان بالقدر ص ۲۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لاوے (۱) گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق (مستحق عبادت) نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ بھیجا ہے (۲) اور ایمان لاوے موت کے برحق ہونیکے ساتھ (کہ یہ اللہ کے حکم سے آتی ہے اسکے حکم کے بغیر

نہیں آسکتی) (۳) اور ایمان لاوے مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر (کہ مرنے کے بعد اٹھایا جانا، حساب کتاب، جزاء سزا، جنت جہنم سب حق ہیں) (۴) اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ اچھا برا جو کچھ ہوتا ہے، سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے سب کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے طے فرما دیا ہے۔

(۱۳) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اھ (باب الایمان بالقدر ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں دو گروہ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں (ایک) مرجیہ (دوسرے) قدریہ۔

ف:- مرجیہ سے مراد فرقہ جبریہ ہے، جو انسان کو مجبور محض اور بے اختیار سمجھتے ہیں اور انسان کی طرف افعال و اعمال کی نسبت ایسا ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ پتھر اور لکڑی کی طرف نسبت کی جائے حالانکہ وہ مجبور محض ہیں۔ ان کو لڑھکا دیں پھینکیں تو وہ گرتے چلے جاویں ان کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

قدریہ۔ وہ فرقہ ہے جو تقدیر کا منکر ہے اور بندوں اپنے افعال میں مختار محض جانتے ہیں کہ بندوں کے افعال، بندوں کے اپنی قدرت سے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

پہلے عقیدہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت اور دوسرے عقیدہ

Scanned by CamScanner

میں اللہ تعالیٰ کیطرف عجز کی نسبت لازم آتی ہے، جن سے اللہ تعالیٰ پاک اور منزہ و بلند ہے اس لئے دونوں فرقے اسلام سے خارج ہیں

(۱۴) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَۃُ وَالْمَوْؤدَۃُ فِی النَّارِ۔
رواہ ابو داؤد والترمذی اھ
(باب الایمان بالقدر ص۲۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ کو زمین میں گاڑنے والی عورت (جیسے کوئی عورت اپنے بچہ کو فقر وفاقہ کے ڈر سے) خود زندہ زمین میں گاڑے گا کسی دایہ اور نوکرانی وغیرہ سے گڑوادے، مرد کا حکم بھی یہی ہے۔) اور زمین میں زندہ گاڑی جانیوالی بچی جسکو زمین میں زندہ دفن کردیا گیا، دونوں جہنم میں جائیں گی۔

(۱۵) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلَاثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ
رواہ البخاری اھ
(باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض تین ہیں (۱) حرم میں کج روی کرنیوالا یعنی جو چیزیں حدود حرم میں ممنوع ہیں ان کو کرنے والا یا مطلقاً گناہ کرنیوالا مراد ہے کہ گناہ کرنا ویسے بھی اللہ کے غصہ کا سبب ہے اور حدود حرم میں کرنا اور زیادہ غضب خداوندی کا

وائدہ اور موؤدہ دونوں دوزخ میں ۔ سب انسانوں میں زیادہ مبغوض اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین شخص

ذریعہ ہے) (۲) اسلام میں جاہلیت کا طریقہ اختیار کرنے والا (یعنی جاہلیت کے رسم و رواج اختیار کرنے والا) (۳) کسی مسلمان کا ناحق خون طلب کرنیوالا تاکہ وہ اس کو بہا دیوے، قتل کر دیوے، یعنی صرف قتل کرنا مقصود ہے کوئی اور وجہ نہیں، گو اگر قتل کرنے سے کوئی اور غرض (غیر شرعی مقصود ہو تب بھی قتل کرنا سخت معصیت اور ظلم اور غضب خداوندی کا سبب ہے مگر جب کہ کوئی وجہ بھی نہ ہو محض قتل کرنا ہی مقصود ہے تو حد درجہ مبغوض ہے۔

ف :- اور جب ان چیزوں کا طلب کرنے والا اور چاہنے والا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا مبغوض اور ناپسند ہے تو ان کاموں کو کرنے والا کتنا مبغوض اور ناپسند ہوگا،

(۱۶) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح اھ (باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۳۰)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں کوئی کامل الایمان نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اس کی خواہش اس شریعت کے تابع ہو جائے جس کو میں لایا ہوں، (یعنی جو شریعت مجھکو دی گئی ہے اپنی خواہش کو اس کے تابع کر دے، یعنی شریعت کے مقابلہ میں اپنی خواہش کے مقتضا پر عمل نہ کرے، بلکہ خواہش نفسانی کے خلاف ہونیکے باوجود شریعت پر عمل کرے)

ف:۔ جس درجہ اپنی خواہش کو شریعت پاک کے تابع کردے گا اسی درجہ اس کا ایمان کامل ہوگا۔ حتیٰ کہ اعتقاد میں عمل میں عبادات و عبادات میں کمال خوشی کے ساتھ شریعت کا تابع ہو جائے اور اس کا کمال جب حاصل ہوتا ہے جب بندہ سے کدورات نفسانیہ دور ہو کر صفات نوریہ روشن ہو جائیں اور یہ چیز اولیاء کاملین کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔

تمنا درد دل کی ہے تو خدمت کر فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینہ میں

(۱۷) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ

رواہ الترمذی (باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں جمع فرمائیں گے میری امت کو، یا یہ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو گمراہی پر اور اللہ کا ہاتھ (یعنی اس کی مدد و حفاظت، توثیق و تائید) جماعت کے اوپر ہے اور جو شخص (اس جماعت حقہ) سے جدا ہوگا اعتقاد میں عمل میں تو اس کو اس جماعت سے علیحدہ کر کے جہنم میں ڈالا جائیگا۔

پوری امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

ف:۔ معلوم ہوا اس جماعت حقہ کے ساتھ رہنا ضروری ہے جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے۔

Scanned by CamScanner

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ، فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ الحدیث (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰)

"سواد اعظم - بڑی جماعت کی اتباع کرو پس بے شک جو (بڑی جماعت) سے جدا ہوگا وہ جدا کرکے جہنم میں ڈالا جائیگا۔"

سواد اعظم کا مصداق

اور مسلمانوں کی بڑی جماعت پر ہی اللہ کی خاص مدد ہوتی ہے اسی کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا ہے اور یوں تو ہر فرقہ آج اپنے کو اہل سنت والجماعت کہتا اور اپنے کو حق پر گمان کرتا ہے مگر یہ "سواد اعظم" کے لفظ کا مصداق اہل سنت والجماعت (جو علماء دیوبند کے مطابق عقائد رکھتے ہیں) ہیں چونکہ دوسرے تمام فرقوں سے یہ حضرات تعداد میں کہیں زیادہ ہیں جس کی وجہ سے "سواد اعظم" کا لفظ انہیں پر صادق آتا ہے۔

جماعت سے جدائی

(۱۸) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِہٖ رواہ احمد وابوداؤد (باب الاعتصام ص۳۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا (یعنی کچھ دیر کیلئے جدا ہوا یا جماعت کی تھوڑی سی مخالفت کی) تو اس نے اسلام کا پٹہ (یعنی اسلام کا ذمہ) اپنی گردن سے نکال دیا یعنی جماعت سے جدائی اسلام سے ہی جدائی کا سبب بن جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جماعت سے مراد یہاں بھی "سواد اعظم" (مسلمانوں کی بڑی جماعت) ہے۔

(۱۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بنی اسرائیل سے روایت کرنا ٭ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی کوئی بات منسوب کرنا۔

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ رواہ البخاری اھ
(کتاب العلم ص۳۲)

پہنچاؤ میری طرف سے یعنی مجھسے باتیں سُنکر دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ ایک ہی آیت ہو (یعنی اگرچہ وہ بات مختصر سی ہی ہو اس کو بھی پہنچاؤ) اور بنی اسرائیل کی خبریں (جو قرآن وحدیث کے مخالف نہ ہوں) بھی بیان کرو، (یعنی ان کا بیان کرتے رہا کرو) اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے، (یعنی میری طرف ایسی بات منسوب کرے جس کو میں نے بیان نہیں کیا) تو وہ شخص جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

ف:۔ یعنی حدیث بیان کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے جب تک حدیث ہونے کی تحقیق نہ ہو اس کو حدیث کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت کرنا بڑا خطرناک ہے، آج ہم اس سلسلہ میں بڑے بے محتاط ہیں، بلا تحقیق باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا عام رواج ہو گیا" اللھم احفظنا منہ" حالانکہ باتفاق علماء یہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور امام محمد جوینی نے اس کو کفر لکھا ہے،

نیز یہ حدیث متواترات میں سے ہے، بلکہ اس کے درجہ کو دوسری متواتر حدیثیں نہیں پہنچتیں، بیان کیا گیا ہے کہ باسٹھ (۶۲) صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو بیان کیا ہے، جن میں عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔

(۲۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Scanned by CamScanner

قیامت میں سب سے اول جن کا حساب ہوگا، ان کے اعمال اور اخلاص سے متعلق حدیث

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ
اُسْتُشْہِدَ فَاُتِیَ بِہٖ
فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَہَا
فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا
قَالَ قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی
اُسْتُشْہِدْتُ قَالَ
كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ
لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیٌّ فَقَدْ
قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ
عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ
فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ
الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَءَ
الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ
فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَہَا
قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا
قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ
عَلَّمْتُہٗ وَقَرَأْتُ فِیْكَ
الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ
وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ
لِیُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام انسانوں میں سب سے پہلے جس شخص کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہوگا اسکو لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اس کو یاد دلاوینگے، وہ ان سب کو پہچانیگا اور اقرار کریگا، پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائینگے تو نے ان نعمتوں میں کیا عمل کیا (اور ان نعمتوں کا حق شکر کیا ادا کیا) وہ عرض کریگا میں نے تیرے راستہ میں قتال کیا یہاں تک کہ شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تو نے جھوٹ کہا، تو نے اسلئے قتال کیا تاکہ کہا جائے کہ بڑا بہادر ہے سو کہا جاچکا اور تیرا مقصد حاصل ہوگیا، اب کیا چاہتا ہے) پس اس کے بارے میں حکم کیا جائے گا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا، اور ایک وہ شخص

وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ بِهِ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّىٰ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ بِهِ عَلَىٰ وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

رواہ مسلم اھ

(کتاب العلم ص٣٣)

جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھلایا اور قرآن پاک پڑھا اسے لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ سب کو یاد کرے گا اور اقرار کرے گا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائینگے تو نے ان نعمتوں میں کیا عمل کیا۔ (ان نعمتوں کا کیا حق شکر ادا کیا) وہ شخص کہے گا میں نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھلایا اور تیری خوشنودی کے لئے قرآن پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائینگے تو جھوٹا ہے، تو نے علم اس لئے سیکھا تاکہ تجھکو کہا جائے کہ بڑا عالم ہے اور قرآن پاک اسلئے پڑھا تاکہ کہا جائے کہ وہ بڑا قاری ہے، سو یہ کہا جاچکا (اور جو مقصد تھا حاصل ہوگیا، اب کیا چاہتا ہے) اور حکم کیا جائیگا اور منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا۔

اور ایک وہ شخص ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے (دنیا) میں اس پر روزی کو خوب کشادہ کیا اور اس کو ہر قسم کا مال عطا فرمایا، اس کو لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسکو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، وہ سب کا

اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائینگے تو نے ان نعمتوں کا کیا حق شکر ادا کیا، وہ کہے گا کہ میں نے خیر کا کوئی راستہ جس میں خرچ کیا جانا تجھے محبوب ہو نہیں چھوڑا کہ میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو، بلکہ ہر ہر راستہ میں تیری رضا و خوشنودی کیلئے خرچ کیا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، تو جھوٹ کہتا ہے یہ سب تو نے اس لئے کیا تاکہ تجھکو کہا جائے کہ بڑا سخی ہے، سو کہا جا چکا، (اور تیرا مقصد حاصل ہو گیا) پس اسکو حکم کیا جائے گا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا،

ف:- اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اصلاح نیت اور اخلاص کتنا ضروری ہے جو عمل کیا جائے محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو کوئی اور غرض بالکل نہ ہو، ورنہ وہ عمل ضائع اور بے کار ہے اور بڑا خسارہ ہے،

(۲۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ، رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی و رواہ ابن ماجہ عن انس رض اھ (کتاب العلم ص۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص سے کسی علم کی بات کا سوال کیا جائے اور وہ اس کو جانتا ہے پھر اس کو چھپا لیوے (اور نہ بتاوے) تو اس کو قیامت میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔

ف: یہ وعید فرائض دین کے بارے میں ہے کہ اگر فرائض دین میں سے جن چیزوں کو جاننا سیکھنا فرض و واجب ہے سوال کیا جائے اور وہ جاننے کے باوجود نہ بتاوے اور جن چیزوں کا جاننا فرض و واجب نہیں ان کا اگر سوال کیا جائے تو اس وقت یہ حکم نہیں۔ واللہ اعلم

کسی فاسد نیت سے علم دین حاصل کرنا

(۲۱) عن کعب بن مالک
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
من طلب العلم
لیجاری بہ العلماء
او لیماری بہ السفہاء
او یصرف بہ وجوہ الناس
الیہ ادخلہ اللہ النار
رواہ الترمذی ورواہ
ابن ماجہ عن ابن عمرؓ
(کتاب العلم ص۳۴)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو شخص علم طلب کرے تاکہ اس کی
وجہ سے علماء سے فخر و مباہات
کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا
کرے یا اس لئے کہ لوگوں کے
چہروں کو اپنی طرف پھیرے
(یعنی شہرت یا مال و جاہ حاصل
کرنے کیلئے علم سیکھا) تو اللہ تعالیٰ
اس کو جہنم میں داخل فرمائیں گے

ف: اس حدیث پاک سے بھی صحیح نیت اور اخلاص کا ضروری اور فرض ہونا معلوم ہوا اور یہ چیز اہل اللہ اور مخلصین کی صحبت اختیار کئے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔
لہٰذا اہل اللہ اور مخلصین کی صحبت کا اختیار کرنا ضروری ہوا کیونکہ موقوف علیہ فرض کا فرض ہوتا ہے۔

(۲۲) عن ابی ہریرۃؓ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

Scanned by CamScanner

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِیْ رِيْحَهَا، رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ ام (کتاب العلم ص۳۵)

جو شخص ایسی چیز کا علم حاصل کرے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے اور وہ اس کو اسلئے سیکھتا ہے تاکہ دنیا کا سامان حاصل کرے تو وہ قیامت میں جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا۔

ف :- اس سے مراد علم دین ہے کہ اسکے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اور کوئی شخص اس کو دنیا کی اغراض کے لئے حاصل کرے تو اس کے حق میں یہ وعید ہے،

اور اس سے مراد کہ "وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیگا" یہ ہے کہ جب تک بد اعمالیوں کی سزا نہ پائے گا چونکہ جب اسکی حصول علم کی نیت ہی صحیح نہیں تو اس سے دوسری بد اعمالیاں بھی سرزد ہوں گی توجب تک ان کی سزا نہ پالیگا جنت میں داخل نہ ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم

نیز اس حدیث پاک سے بھی اصلاح نیت اور اخلاص کی ضرورت کا علم ہوا۔

(۴۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہے (جبکہ اس کی سند اور دلیل شرعی اس کے پاس نہ ہو) تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے،

بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (یعنی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے)

رواہ الترمذی اھ (کتاب العلم ص۳۵)

ف :- آج کل بہت سے نام نہاد مفسرین حضرات مفسرین متقدمین ومتاخرین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ تفسیر کو چھوڑ کر اپنے رائے سے تفسیر کرنا کمال سمجھتے ہیں، اور تہذیب جدید اور نئی روشنی والے اپنے آزادانہ مزاج کے موافق ہونے کی وجہ سے اسی کو ہی تمام تفسیروں پر فوقیت دیتے ہیں، وہ حدیث پاک کی روشنی میں اس کا انجام سوچ لیں۔ اللّٰھم احفظنا منہ،

(۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ"

المراء فی القرآن کفر

رواہ احمد وابوداؤد اھ

(کتاب العلم ص۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن پاک میں جھگڑنا کفر ہے۔

ف :- قرآن پاک میں جھگڑنا یہ ہے کہ قرآن پاک کی آیتوں کو بعض کو بعض کے ذریعہ دفع کرے مثلاً یہ کہ یہ آیت فلاں آیت کے معارض ہے، یہ فلاں کے معارض ہے؛ ایسے کرنے کو کفر فرمایا ہے، اس لئے جہاں تک ہوسکے آیتوں کے درمیان توفیق وتطبیق کی کوشش کرے، مثلاً جن دو آیتوں میں تعارض معلوم ہوتا ہے، ان میں جو صریح اور واضح ہے اس پر عمل کرے اور دوسری آیت میں مناسب تاویل کرے، اگر کسی جگہ تطبیق مشکل ہو تو یہ اعتقاد کرے کہ یہ میری فہم کا قصور ہے اور یہ اعتقاد کرے کہ اسکا مطلب

جو بھی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں ہے وہ حق ہے،

داڑھی میں گرہ لگانا، گلے میں تانت لٹکانا، ہڈی یا لید سے استنجا کرنا

(۲۶) عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ

رواہ ابوداؤد اھ
(باب ۲ آداب الخلاء ص ۳)

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے رویفع شاید تیری زندگی میرے بعد طویل ہو (کہ تو میرے بعد زندہ رہے اور لوگوں کو ان رسمیات میں مبتلا دیکھے) تو لوگوں کو خبر دیدینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ لگا دے یا تانت کو گلے میں لٹکا دے یا کسی چوپایہ کی رجیع (نجاست) سے استنجا کرے، یا ہڈی سے استنجا کرے، پس بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں۔

ف:- داڑھی میں گرہ لگانا۔ اکثر علماء نے بیان فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خاص تدبیر اور تکلف کے ساتھ بالوں کو گھونگھریالے کرنے کے لئے گرہ لگا دے، یہ ممنوع ہے چونکہ اس سے سنت کی مخالفت لازم آتی ہے، کیونکہ سنت تو داڑھی کے بالوں کو سیدھے چھوڑے رکھنا ہے،

بعض نے بیان کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ لڑائی کے وقت داڑھی میں گرہ لگا لیا کرتے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ اہل عجم کی عادت بھی یہی تھی، جیسا کہ سکھ بھی اپنی داڑھی کو باندھتے ہیں، نیز اس میں عورتوں کے ساتھ بھی کسی درجہ میں مشابہت ہوتی ہے، اور اس سے تغییر خلق اللہ

بھی لازم آتا ہے ، ان سب وجوہات کی بنا پر یہ ممنوع ہے ،

تانت گلے میں ڈالنا ۔ اہل جاہلیت تعویذ اور منکے باندھ کر بچوں اور گھوڑوں کے گلوں میں دفع نظر اور محافظت عن الآفات کے اعتقاد کے ساتھ ڈالتے تھے اس سے منع فرمایا ہے ،

بعض نے کہا ہے کہ ڈوری میں گھنٹی یا گھنگرو باندھ کر لٹکاتے تھے اس سے منع فرمایا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اہل جاہلیت کمان کے چلے گھوڑوں کے گلے میں رفع نظر کے اعتقاد سے ڈالتے تھے ، اسلئے اس سے بھی منع فرمایا ہے ،

ف :۔ اگر ان چیزوں کو مؤثر بذاتہ اعتقاد کرے جیسا کہ بعض جاہل اعتقاد رکھتے ہیں تو یہ شرک ہے اور اگر یہ اعتقاد نہ رکھے بلکہ مؤثر حقیقی تو اللہ تعالیٰ کو ہی جانے ، ان چیزوں کو سبب کے درجہ میں اختیار کرے تو بھی کفار و فساق کے ساتھ مشابہت ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے ۔

رجیع (لید گوبر وغیرہ) اور ہڈی سے استنجا کرنا ۔ رجیع سے استنجا کرنے کی ممانعت کی گئی اس لیے کہ وہ خود ناپاک ہے اس سے پاکی کیسے حاصل ہوگی ۔

ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کی وجہ خود حدیث پاک میں بیان کی گئی ہے " فَاِنَّہٗ زَادُ اِخْوَانِکُمُ الْجِنِّ " کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے ، اسی طرح حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے کہ جب جن ہڈی کو پاتے ہیں تو پہلے سے بھی زیادہ گوشت سے بھری ہوئی ہوتی ہے ، پس جب ہڈی جنوں کی غذا ہے اور غذا کا احترام ضروری ہے اس لئے ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کی گئی ،

نیز ہڈی سخت ہوتی ہے اور بعض دفعہ اس کا کوئی حصہ دھار دار

Scanned by CamScanner

ہوتا ہے جس سے زخم کا اندیشہ ہوتا ہے، اس مضرت سے بچانے کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور شفقت کے ممانعت فرمائی،

قضاءِ حاجت کے وقت آپس میں باتیں کرنا اور ستر کھولنا دوسرے کے سامنے

(۲۷) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِہِمَا یَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰالِکَ. رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ

(باب آداب الخلاء ص۴۳)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو آدمی پائخانہ پھرنے کے لئے اس حالت میں نہ نکلیں کہ ستر کھولے ہوئے ہوں اور آپس میں باتیں کر رہے ہوں پس بے شک اللہ تعالیٰ ایسا کرنے سے سخت غضبناک ہوتا ہے،

ف:- مطلب یہ ہے کہ پائخانہ پھرنے کے لئے اس طرح بیٹھیں کہ ایک دوسرے کا ستر نظر آوے (یہ بھی حرام ہے) اور دونوں آپس میں باتیں کر رہے ہوں، ایسی حالت میں بات کرنا سخت بے حیائی کی بات ہے، اور یہ حکم مردوں عورتوں دونوں کے لئے ہے، بعض قوم و برادری کی عورتیں اس میں مبتلا ہیں، انہیں اس سے بہت احتیاط کرنی چاہئے بہت سی عورتیں خیال کرتی ہیں کہ عورت کو عورت سے پردہ نہیں ہے اسی وجہ سے ایک ساتھ بیٹھکر پائخانہ کرنا یا ننگے ہوکر غسل کرنا یا غسل کرتے ہوئے دوسری عورت سے کمر وغیرہ ملوانا عیب نہیں سمجھتیں، یہ سخت جہالت اور خطرناک بات ہے،

انہیں سوچنا چاہئے کہ اللہ کے غصہ کو برداشت کرنیکی کس میں ہمت ہے،

Scanned by CamScanner

وضو میں ایڑیوں کا خشک رہ جانا

(۲۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ رواہ مسلم اھ

(باب سنن الوضوء ص۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم مکہ مکرمہ (زادہا اللہ شرفاً وکرامۃً) سے مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وکرامۃً) کی طرف لوٹے یہاں تک کہ جب ہم راستہ میں ایک پانی کے چشمہ پر پہنچے تو ایک جماعت نے عصر کے وقت جلدی کی اور تنگی وقت کی وجہ سے پانی پر ہم سے پہلے پہنچکر جلدی جلدی وضو کرلیا، ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں (خشک رہ جانے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں کہ انکو پانی نہیں پہنچا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہلاکت ہے ایڑیوں کے لئے جہنم سے، وضو کامل کیا کرو۔

ف:- ویل کے معنی مختلف بیان کئے گئے ہیں۔

ابہری نے فرمایا ہے کہ تمام اقوال میں صحیح تر وہ ہے جو ابن حبانؒ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث میں نقل کیا ہے کہ ویل جہنم میں ایک نالہ ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ اس کے معنی شدت عذاب کے ہیں۔

بعض نے کہا ہے کہ ویل جہنم میں پیپ اور لہو کا پہاڑ ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ ایک کلمہ ہے جو مصیبت زدہ اور رنج رسیدہ

Scanned by CamScanner

آدمی بولتا ہے اور اس کے معنیٰ ہلاکت اور عذاب کے ہیں۔
اور ظاہر یہی ہے کہ اس کو ظاہر پر محمول کیا جائے کہ ایڑیوں کیلئے بڑی ہلاکت اور سخت ترین عذاب ہے، جو ان کو دھویا نہ گیا تھا،
اور بعض نے کہا ہے کہ اعقاب سے صاحب اعقاب (ایڑیوں والے) مراد ہیں کہ جن لوگوں نے ایڑیوں کو نہیں دھویا ان کے لئے سخت ترین عذاب ہے، جب ایڑیاں خشک رہ گئیں تو وضو نہ ہوا اور جب وضو نہ ہوا تو نماز نہ ہوئی، اور ترک نماز پر سخت ترین عذاب ہونا ظاہر ہے۔
نیز اس حدیث پاک سے شیعہ حضرات کے قول کا باطل ہونا بھی معلوم ہو گیا کہ وہ مسح علی الرجلین (پیروں پر مسح کرنے) کے قائل ہیں معلوم ہو گیا کہ یہ باطل ہے، پیروں کا دھونا ہی فرض ہے، الّا یہ کہ وہ موزے پہنے ہوئے ہو، تمام فقہاء امت اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔

حائضہ سے وطی کرنا، عورت کی دبر میں صحبت کرنا اور کاہن کے پاس جانا

(۲۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِامْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیْ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیْ لَانَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَکِیْمِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ اھ (بابُ الحیض صـ۵۶)

حضرتؓ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حائضہ سے صحبت کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں بد فعلی کرے یا کسی کاہن کے پاس جاوے تو اس نے اس دین کا کفر کیا جو محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا گیا ہے، اسکو ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے روایت کیا ہے، اور ابن ماجہؒ و دارمیؒ کی روایت میں یوں ہے کہ جو شخص کاہن کے پاس

آوے اور اسکی بات کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہو گیا،
ف:- مطلب یہ ہے کہ اگر عورت سے حالت حیض میں صحبت کرنے کو اور عورت سے پچھلے مقام میں ملاقات کرنے کو جائز اور حلال سمجھکر ایسا کرے وہ کافر ہو جاتا ہے، چونکہ کسی حلال چیز کو حرام یا حرام کو حلال سمجھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور اگر ناجائز اور حرام جانتے ہوئے ایسی حرکت کرے تو یہ کفر نہیں، البتہ بڑا گناہ ہے ایسا کرنے والا فاسق ہے توبہ و استغفار کرنا لازم اور ضروری ہے اس صورت میں فَقَدْ کَفَرَ سے مراد کفران نعمت ہوگا کہ اس شخص نے اس دین کی (جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا ہے (جو بہت بڑی نعمت ہے) ناشکری کی،

اسی طرح کاہن اور نجومی کے پاس آکر غیب کی خبریں دریافت کرنا اور پھر اسکی بات کو سچا جاننا کفر ہے اور اگر اسکی باتوں کو سچا اعتقاد نہ کرے تو اس کے پاس خبریں معلوم کرنے کیلئے جانا فسق اور سخت معصیت ہے اس صورت میں فَقَدْ کَفَرَ سے مراد کفران نعمت ہوگا کہ اس نے دین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناشکری اور ناقدری کی،

تنبیہ۔ پہلی دو چیزوں میں بھی بہت سے لوگ مبتلا ہیں۔ مگر تیسری چیز میں ابتلا زیادہ ہے اور یہ سنکر کہ بعض اہل علم نے ایسا کیا، بہت ہی افسوس ہوا، کسی کے یہاں چوری ہو جاتی ہے تو وہ نام نکلوانے کیلئے ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور نام نکلواتے ہیں اور جس شخص کا نام اس نے بتا دیا اس کو یہ چور سمجھا جاتا ہے اور اسکو پریشان کرتے ہیں، ذلیل کرتے ہیں، زد و کوب کرتے ہیں، خوب سمجھ لیں کسی کے نام بتا دینے کی وجہ سے اس شخص کو مارنا، یا ذلیل کرنا، بد نام کرنا وغیرہ قطعاً ناجائز ہے، سخت معصیت ہے، ظلم ہے اور اس کی بات کو سچا جاننا کفر ہے رات دن کتنے واقعات

Scanned by CamScanner

پیش آتے رہتے ہیں کہ جس کا نام بتایا گیا، بعد میں تحقیق ہو جاتی ہے کہ وہ بالکل بے قصور ہے اور مجرم دوسرا شخص ہے، تو محض وہم و گمان کی وجہ سے کسی کو مارنا ذلیل کرنا کتنا سخت ظلم ہے اس سے پوری پوری احتیاط کی ضرورت ہے اور ضرورت ہے کہ دوسروں کو بتائیں کہ اگر کسی کا نام نکل آیا تو یہ شرعاً مجرم نہیں اگر ہزار بار بھی کسی کا نام نکل آئے اور اس کے علاوہ اس کے جرم پر کوئی دلیل و گواہ نہیں تو وہ شرعاً بے قصور ہے،

(۳) عن جابرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

رواہ مسلم او کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۵۶؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن بندہ اور کفر کے درمیان نماز کا چھوڑ دینا ہے،

ف:- لفظ "بَیْنَ" کا متعلق محذوف ہے، تقدیر عبارت اس طرح ہے، "تَرْکُ الصَّلٰوۃِ وُصْلَۃٌ بَیْنَ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ وَالْکُفْرِ" نماز بندہ اور کفر کے درمیان بمنزلہ دیوار کے ہے، یعنی نماز کی وجہ سے بندہ کفر تک نہیں پہنچ سکتا، اور جب نماز چھوڑ دی تو درمیان کی دیوار اٹھ گئی اور یہ نماز کا ترک کرنا کفر سے ملنے کا سبب بن جائے گا،

یہ ترک نماز پر بطور تغلیظ وتشدید کے ارشاد فرمایا ہے کہ تارک صلوٰۃ کافر ہونے کے قریب ہے اور اصحاب ظواہر کے نزدیک تارک صلوٰۃ کافر ہو جاتا ہے،

اور امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافر تو نہیں ہوتا البتہ اس کا قتل کرنا واجب ہے،

Scanned by CamScanner

اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کو مارنا اور قید کرنا ضروری ہے جب تک نماز نہ پڑھے،

(۳۱) عَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ. رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ اھ (کتاب الصلوٰۃ ص۵۸).

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور منافقوں کے درمیان عہد نماز ہے جس نے نماز کو ترک کر دیا وہ بالتحقیق کافر ہو گیا،

ف:- مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو منافقوں کو امن دے رکھا ہے، انکو قتل نہیں کیا جاتا اور مسلمانوں جیسے احکام ان پر جاری کئے جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ منافق نماز پڑھنے، جماعت میں شریک ہونے اور احکام ظاہر میں تابعداری کرنے میں مسلمانوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں، پس جب وہ نماز چھوڑ دیں تو یہ مشابہت ختم ہو گئی۔ اور اب وہ اور کافر برابر ہو گئے اور جو کفر پہلے سے چھپا ہوا تھا، نماز چھوڑ کر اس کو ظاہر کر دیا،

منافق کی نماز

(۳۲) عَنْهُ (ای عن انس رض) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ منافق کی نماز ہوتی ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کے غروب ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب

بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ
قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا
لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہَا
اِلَّا قَلِیْلًا، رواہ مسلم اھ
(باب تعجیل الصلوٰۃ ص۲۰۶ ا

سورج زرد ہوجاتا ہے اور شیطان
کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو
جاتا ہے (یعنی غروب کے قریب
ہوجاتا ہے، چونکہ اس وقت
شیطان اس طرح کھڑا ہوجاتا ہے

کہ گویا سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے، تاکہ اسوقت جو لوگ سورج کی پوجا کرتے ہیں اس کو اپنی طرف منسوب کرکے خوش ہو اور اپنے لشکر پر اپنی عظمت ظاہر کرے اسی وجہ سے اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے) تو وہ کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹھونگیں مار لیتا ہے، اور اس میں اللہ کا ذکر بہت کم کرتا ہے،

ف:- چار سجدوں کو چار ٹھونگوں سے تشبیہ دی کہ جیسے پرندہ جلدی جلدی ٹھونگ مارتا ہے، اسی طرح یہ بھی جلدی جلدی بغیر طمانینت کے سجدہ کرتا ہے اور ایک رکعت میں دو سجدے ہوتے ہیں، اس لئے آٹھ سجدے ہوئے مگر چار اسلئے فرمایا کہ ایک رکعت کے دو سجدے، دونوں کے درمیان کوئی فرق وفصل نہ ہونے کی وجہ سے گویا ایک ہوا، اور وہ بھی بہت عجلت سے جیسے پرندہ ٹھونگ مارتا ہے، چونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور ثواب تو مقصود نہیں، دنیا کو اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرکے کفر کے احکام دنیوی قتل وغیرہ سے بچا سکے،

اور صلوٰۃ عصر کو خاص طور سے اس لئے ذکر کیا کہ اس کا اہتمام صلوٰۃ وسطیٰ ہونے کی وجہ سے بہت ہی ضروری ہے، اس میں کوتاہی و سستی منافقت کی نشانی ہے۔

مسلمانوں کو یوں تو تمام نمازوں کا ہی اہتمام ضروری ہے۔ مگر اس نماز کا اسلئے بھی زیادہ اہتمام ضروری ہے تاکہ منافقوں کی مشابہت

Scanned by CamScanner

سے حفاظت ہو سکے ۔

(۳۳) عَنْہُ (اَیْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلُ عَلَی الْمُنَافِقِ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ متفق علیہ ۱ھ (باب فضائل الصلوٰۃ ص ۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافقین پر فجر و عشاء سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں (یعنی یہ دونوں نمازیں زیادہ بھاری ہیں) اور اگر وہ ان دونوں نمازوں کے اجر و ثواب کو جان لیویں تو ان کو ضرور ادا کریں خواہ سرین کے بل ہی چلکر آدیں ۔

ف :- منافقوں کے مزاج میں کسل عبادت سے بہت ہوتا ہے ، اور جو عبادت کرتے ہیں دکھانے سنانے کیلئے کرتے ہیں اور یہ دونوں وقت (فجر و عشاء) آرام اور لذت نیند اور سردی کے ہیں اور اندھیرا بھی ہوتا ہے ، کہ کوئی کسی کو کم پہچانتا ہے ، اسلئے یہ دونوں نمازیں ان پر بہت ہی بھاری ہیں ، پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان دونوں نمازوں کا بہت بہت اہتمام کریں تاکہ منافقوں کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے ۔

(۳۴) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لَنَا فِی الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰی وَلَا اخْتَصٰی اِنَّ خِصَاءَ

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خصی ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیجئے (تاکہ زنا کے خطرہ اور اندیشہ سے اطمینان ہو جائے)

خصی ہونا اور رہبانیت اختیار کرنا ممنوع ہے

أُمَّتِيَ الصِّيَامُ فَقَالَ اِئْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اِئْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلٰوةِ، رواہ فی شرح السنۃ (باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ)[۶۹]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص (دوسرے کو) خصی بنا دے یا (خود) خصی بنے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی وہ ہمارے طریقہ پر چلنے والوں میں سے نہیں ہے) بے شک میری امت کا خصی بننا تو بس روزہ رکھنا ہے (کہ روزہ رکھنے سے شہوت کا غلبہ ختم ہو جاتا ہے) پھر عرض کیا ہمیں سیر و سیاحت کی اجازت مرحمت فرما دیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک میری امت کا سیر و سیاحت (جو کہ محمود ہے) اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے (دین سیکھنے یا سکھانے اور اس کو پھیلانے کے لئے سفر کرنا بھی اسی حکم میں ہے)

پھر عرض کیا! دنیا سے قطع تعلق ہو کر گوشہ نشینی کی اجازت مرحمت فرما دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کی دنیا سے قطع تعلق نماز کے انتظار میں مساجد میں بیٹھنا ہے (کہ اس طرح رفتہ رفتہ دل حق تعالیٰ شانہ کے ذکر اور محبت سے پُر ہو جائے گا، اور دنیوی چیزوں کی محبت کا غلبہ جاتا رہے گا، جو گوشہ نشینی کا مقصود ہے، اہل کتاب جیسی رہبانیت کہ دنیا کی تمام لذائذ کو چھوڑ کر گوشہ نشین ہو جائے، یہ اسلام میں نہیں ہے "لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ" الحدیث اسی طرح وہ گوشہ نشینی جب کہ قلب دنیا کی محبت سے پُر ہو لاحاصل ہے۔

(۴۵) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Scanned by CamScanner

۲۹: عن عطاء بن یسار قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ مَسَاجِدَ
رواہ مالک مرسلاً
(باب مذکور مـ۲ـ)

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ میرے قبر کو بُت نہ بنا جس کو پوجا جاتا ہے (یعنی بُت کے مثل نہ بنا کہ جسطرح بُت کو پوجا جاتا ہے میری قبر کو بھی پوجا جائے)، سخت ہوا اللہ کا غضب اس قوم پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا (یعنی یہود ونصاریٰ)

ف: "اشتد غضب اللہ الخ" یہ جملہ مستانفہ ہے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ آپ ایسا کیوں ارشاد فرماتے ہیں؟ تو گویا اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ان پر اللہ کا سخت غضب ہوا ہے اس لئے اگر میری قبر کے ساتھ بھی لوگوں نے یہی معاملہ کیا تو ان پر بھی اللہ کا سخت غضب ہوگا پس امت کے حال پر شفقت فرماتے ہوئے یہ دعا فرمائی تاکہ امت غضب خداوندی سے محفوظ رہے۔ اندازہ لگائیے کہ جب نبی کی قبر کو سجدہ گاہ بنانے سے کیا حال ہوگا جو لوگ اپنے پیروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے سخت غضب کے مستحق ہوتے ہیں۔ وہاں وہ پیارے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اطہر کو سخت ایذاء پہنچاتے ہیں، کہ جن چیزوں سے آپ نے اتنی صراحت اور تاکید سے منع کیا انہیں کو ان عقل مندوں نے ضروری اور فرض ٹھیرایا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی اذیت پہنچی ہوگی۔ خدائے پاک ہم سب کو ان خرافات سے نجات عطاء فرمائے، عقل سلیم فہم مستقیم بخشے اور سید المرسلین رحمۃ للعالمین

صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شفقتوں اور احسانات کا خوب خوب بدلہ عطا فرمائے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نماز باجماعت کی فضیلت اور ترکِ جماعت پر وعید:

(۳۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ يَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے آپ کو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس حالت میں دیکھتا ہوں کہ ہم میں سے کوئی (نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا مگر وہ منافق جس کا نفاق ظاہر ہو (یعنی پوشیدہ نفاق والا بھی نماز باجماعت نہیں چھوڑتا تھا) یا مریض (جو کسی طرح جماعت میں شرکت کی طاقت نہ رکھتا ہو) بالتحقیق مریض دو آدمیوں کے درمیان (انکے سہارے سے) چل کر جماعت میں شریک ہوتا تھا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کے طریقے سکھائے ہیں اور ان ہدایت کے طریقوں میں سے اس مسجد میں

فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ
هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ
لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ
تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ
وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ
فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ
مَشٰى اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ
الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ
بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّ
رَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ
عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ
رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ
مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ
الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى
بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي
الصَّفِّ ، رواہ مسلم ص۹۶

نماز باجماعت ادا کرنا بھی ہے،
جس میں اذان دی جاتی ہو،
اور ایک روایت میں اس طرح
ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
جو شخص یہ چاہے کہ کل کو قیامت
میں اللہ تعالیٰ سے کامل مسلمان ہونے کی
حالت میں ملاقات کرے تو اس پر
لازم ہے کہ ان پانچوں نمازوں پر
محافظت کرے جہاں ان کے لئے
اذان دیجاتی ہو یعنی نماز باجماعت
ادا کرے پس بے شک اللہ تعالیٰ
نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت کے طریقے
مقرر کئے ہیں اور بے شک یہ پانچوں
نمازیں باجماعت ادا کرنا ہدایت
کے طریقوں میں سے ہے، اور اگر
تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو جیسے یہ شخص جماعت سے پیچھے رہنے والا
اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے، اور
اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا تو البتہ گمراہ ہو جاؤ گے، اور
جو شخص بھی وضو کرے اور اچھا وضو کرے (کہ اس کے تمام آداب
و مستحبات کی رعایت کرے) پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا قصد کرے
تو اس کے ہر قدم کے بدلہ میں جو وہ اٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک نیکی
لکھدیتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک برائی مٹا دیتا ہے،

Scanned by CamScanner

اور میں اپنے آپ کو اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھتا ہوں کہ کوئی بھی نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا اس منافق کے سوا جس کا نفاق ظاہر ہو اور بے شک آدمی (جو کمزوری اور شدت مرض کی وجہ سے خود نہیں چل سکتا تھا) کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا لگا کر لایا جاتا تھا، یہاں تک کہ اس کو صف میں لا کر کھڑا کر دیا جاتا تھا،

ف:۔ سنن ھدیٰ۔ وہ طریقے جو موجب ہدایت اور موجب قرب بارگاہ خداوندی اور خالق و مالک تعالیٰ شانہ کی رضا و خوشنودی کا ذریعہ ہیں،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال مبارکہ دو طرح کے ہوتے تھے۔

اوّل بطریق عبادت۔ اس کو "سنن ہدیٰ" کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں، سنّت مؤکدہ و سنّت غیر مؤکدہ،

سنّت مؤکدہ۔ جس کام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت و مداومت فرمائی ہو یا اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو،

سنّت غیر مؤکدہ۔ جس کام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مگر اس پر مواظبت و مداومت نہیں فرمائی، بلکہ اس کو کبھی کبھی ترک بھی فرما دیا، اور اس کے کرنے کی کوئی تاکید بھی نہیں فرمائی۔

دوم بطریق عادت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام عادت کے طور پر فرمائے، ان کو "سنن زوائد" کہتے ہیں۔

یہاں "سنن ہدیٰ" سے مراد سنّت مؤکدہ ہیں، اور جو حضرات جماعت کو واجب کہتے ہیں ان کے بھی یہ منافی نہیں اس لئے کہ واجب بھی لغۃً "سنن ہدیٰ" میں داخل ہے اور جو سخت وعید میں

سنّت کی قسمیں

جماعت سنّت مؤکدہ ہے

ترک جماعت پر وارد ہوئی ہیں، ان کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ وجوب کے قول کو اختیار کیا جائے، جیسا کہ عامۃ مشائخ و فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ نے اس کو اختیار کیا ہے، چنانچہ عالمگیری میں ہے۔

الجماعة سنة مؤكدة كذا في المتون والخلاصة والمحيط ومحيط السرخسي وفي الغاية قال عامة مشائخنا انها واجبة وفي المفيد وتسميتها سنة لوجوبها بالسنة وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلوة بالجماعة من غير حرج (عالمگیری مصری ص ۸۲)	جماعت سنت مؤکدہ ہے متون اور خلاصہ اور محیط اور محیط سرخسی میں اسی طرح ہے اور غایہ میں ہے کہ ہمارے عامہ مشائخ حنفیہ نے فرمایا ہے کہ یہ واجب ہے اور مفید میں ہے کہ اس کا نام سنت رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے وجوب کا ثبوت سنت سے ہے اور بدائع الصنائع میں ہے کہ یہ واجب ہے عاقل بالغ آزاد مردوں پر جو نماز بالجماعت پر بغیر (عذر قوی) حرج کے قادر ہوں

در مختار میں بھی زاہدی سے وجوب ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں۔

(الجماعة سنة مؤكدة للرجال) قال الزاهدي ارادوا بالتاكيد الوجوب الخ (شامی ص ۳۷۱)	"جماعت مردوں کیلئے سنت مؤکدہ ہے" زاہدی نے فرمایا ہے کہ (مشائخ نے) تاکید سے وجوب کا ارادہ کیا ہے،

Scanned by CamScanner

"شیخ ابن ہمامؒ نے نقل کیا ہے کہ ہمارے اکثر مشائخ اس پر ہیں کہ جماعت واجب ہے[۱]"

"اور سنت اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے جیسے عید کی نماز الخ" (مظاہر حق ص۴۱ جلد ۳)

"سنت و وجوب کا قول تو حضرات حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے، اور احمد بن حنبلؒ اور داؤدؒ اور عطاءؒ اور ابو ثورؒ نے اس کو فرض عین فرمایا ہے، اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ فرض کفایہ ہے۔"

آج ہم غور کریں کہ جس کی اتنی تاکید ہے اور جس کا ترک کرنا منافقت کی نشانی ہے ہم اس کا کتنا اہتمام کرتے ہیں، خدائے پاک ہم سب کو اس کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے،

(۲۷) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّۃِ اَقَمْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحْرِقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر گھر میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرنے کا حکم دیتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ آگ کے ذریعہ (گھروں کو جلا دے)

---

[۱] یہ نماز پنجگانہ کے فرائض کی جماعت کا حکم ہے، ورنہ جمعہ و عیدین کی جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ اور رمضان کے وتر میں مستحب اور غیر رمضان کے وتر اور نوافل جماعت علی سبیل التداعی مکروہ ہے، قال الزاہدی ارادوا بالتاکید الوجوب الا فی جمعۃ وعیدین فشرط وفی التراویح سنۃ کفایۃ وفی وتر رمضان مستحبۃ علی قول وفی وتر غیرہ وتطوع علی سبیل التداعی مکروھۃ" (شامی ص۳۷۱ ج۱)

Scanned by CamScanner

بالنار، رواہ احمد (باب الجماعۃ صـ۹۶) اور جو گھروں میں ہے اس سب کو جلادیں۔

ف:۔ مطلب یہ ہے کہ گھروں میں عورتیں اور نابالغ بچے ہوتے ہیں، جنکی حفاظت کرنا دشوار ہے، اگر یہ نہ ہوتے تو ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگانے کا حکم دیدیتا جو بلا کسی عذر کے جماعت میں شریک نہیں ہوتے، تاکہ ان کے گھر کا سب اسباب جل جاوے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ترک جماعت کتنا سخت گناہ ہے اور اللہ ورسول کی کتنی سخت ناراضگی کا ذریعہ ہے کہ باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امت کے حال پر کتنے شفیق اور کتنے مہربان ہیں کہ دنیا بھر کے والدین کی محبت جوان کو اپنی اولاد کے ساتھ ہوتی ہے، اور دنیا بھر کے عاشقوں کی محبت جوان کو اپنی معشوقوں محبوبوں کے ساتھ ہوتی ہے اگر اس سب کو جمع کیا جائے تو اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ محبت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ادنیٰ امتی کے ساتھ ہے کہیں زیادہ بڑھی ہوئی ہے، خود قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے،

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ۔ نبیؐ مومنین کے ساتھ خود انکے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں انکی مائیں ہیں، (بیان القرآن)

ایک آیت پاک میں ارشاد ہے،

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے، جو تمہاری

Scanned by CamScanner

منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے
ہیں، ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی
شفیق مہربان ہیں (بیان القرآن)

مگر اس غایت درجہ رحمت وشفقت کے باوجود رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمائیں اس سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی ناراضگی ظاہر ہوتی ہے اور جس کام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے سخت ناراض ہوں وہ کتنا سخت گناہ اور کتنا بدترجرم ہوگا،

مگر آہ! آج ہم اس کا کتنا اہتمام کرتے ہیں، اور اہتمام نہ کرکے (جماعت ترک کرکے) رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے پردہ فرمانیکے بعد بھی ہم کتنا صدمہ پہنچاتے ہیں، خدائے پاک ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی محبتوں وشفقتوں ومہربانیوں کا اپنی وسعت رحمت کے مطابق بدلہ عطا فرمائے، آمین اللھم آمین،

صلی اللہ علیہ وآلہ بحسب جمالہ وکمالہ

(۲۸) عَنْ بُرَیْدَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا

حضرت بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ وتر واجب ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر واجب ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر واجب ہے جو وتر نہ پڑھے،

Scanned by CamScanner

رواہ ابو داؤد (باب الوتر ص ۱۱۳)

وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں۔

ف:۔ اس حدیث پاک سے وتر کا واجب ہونا ظاہر ہے، حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہی ہے، در مختار میں ہے۔

ھو فرض عملاً وواجب اعتقاداً وسنۃ ثبوتاً (شامی ص ۴۴۶ ج ۱)

وہ (وتر) عملاً فرض ہے، اعتقاداً واجب ہے، اور ثبوت کے اعتبار سے سنت ہے، کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے،

صاحب در مختار کے اس قول سے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے تینوں قول (فرض، واجب، سنت) کے درمیان توفیق ہو جاتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

ترکِ جمعہ پر وعید

(۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ کُتِبَ مُنَافِقًا فِیْ کِتَابٍ لَا یُمْحٰی وَلَا یُبَدَّلُ وَفِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ ثَلَاثًا رواہ الشافعیؒ (باب وجوبہا ص ۱۳۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کو بغیر ضرورت (یعنی بلا عذر شرعی جیسے کوئی ظالم دشمن یا درندہ وغیرہ کا خوف ہو یا مرض ہو یا بارش اولے برس رہے ہوں یا آندھی ہو وغیرہ) چھوڑ دے، تو اس کو اس کتاب میں منافق لکھدیا جاتا ہے، جس کو نہ مٹایا جاتا ہے نہ تبدیل کیا جاتا ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جو شخص تین جمعے چھوڑ دے۔ (اس کا یہ حکم ہے) امام شافعیؒ نے اسکو روایت کیا ہے،

ف:۔ کتاب سے مراد "نامۂ اعمال" ہے اور یہ جو فرمایا گیا ہے

کہ اس کتاب کو نہ مٹایا جاتا ہے نہ بدلا جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ نفاق کا حکم اس کیلئے ہمیشہ کیلئے لازم ہو جاتا ہے، یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کو بخشدیں یا سزا دیویں، کتنی سخت وعید ہے، (اعاذنا اللہ منہا) ۔

"مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ" کی قید سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے ایسا ہو جائے تو پھر یہ حکم نہیں ہے ۔

(۴۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَىٰ رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ، رواہ مسلم (باب وجوب الجمعۃ ط۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کیلئے جو جمعہ سے پیچھے رہجاتے ہیں (جمعہ میں شریک نہیں ہوتے) ارشاد فرمایا بالتحقیق ارادہ کیا میں نے کہ میں ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں پر جو جمعہ سے پیچھے رہجاتے ہیں (بلا عذر شرعی جمعہ چھوڑدیتے ہیں) ان کے گھروں کو جلادوں ،

ف :۔ ترک جمعہ پر اس حدیث پاک میں بھی کیا سخت وعید ہے کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کمال رحمت غایت شفقت کے باوجود گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمائیں، (اعاذنا اللہ منہ)

اور یہ ارادہ بھی کمال شفقت ہی کا نتیجہ ہے کہ جو اسباب اور مال و دولت جمعہ اور جماعت سے روک دے، محبوب حقیقی تعالیٰ شانہ کی یاد سے باز رکھے اور اس کے فرائض کی تکمیل میں کوتاہی کا ذریعہ بنے وہ اسی لائق ہے کہ اس کو جلا کر خاکستر بنا دیا جائے ،

Scanned by CamScanner

(۴۱) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ
متفق علیہ
(باب البکاء علی المیت ص۱۵۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے (ہمارا اتباع کرنے والوں میں سے) نہیں ہے جو (کسی کے مرنے پر) رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور اہل جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے (یعنی اس کے اوصاف بیان کر کر کے اور چلّا چلّا کر روئے۔)

ف:۔ صاف معلوم ہو گیا کہ شیعہ لوگ جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جھوٹی محبت اور بناوٹی غم میں اپنے رخساروں اور سینوں کو پیٹتے اور گریبان پھاڑتے اور چلّا چلّا کر اور گلے پھاڑ پھاڑ کر روتے ہیں، وہ سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں سے نہیں ہیں، وہ اپنا ٹھکانہ تلاش کر لیں،

یہ عجیب محبت ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو محبت کا دعویٰ ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت حالانکہ ایک امتی کو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے واسطہ اور نسبت سے ہے تو ایک مخلص امتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کسی کی محبت میں کس طرح کر سکتا ہے اور یہ عجیب محبت اور عجیب غم، بلکہ عجیب سے عجیب تر ہے کہ جس کا جوش سال بھر میں صرف ایک دن اور وہ بھی معینہ تاریخ اور متعین دن میں اٹھتا ہے اور پورے سال اس غم اور اس محبت کا خیال تک نہیں آتا اور کتنی عجیب محبت ہے کہ جو ان کو رونے چلانے

بچانا اور سینہ پیٹنے پر تو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف) مجبور کرتی ہے اور ان کے کردار ان کی سیرت ان کی اتباع سنت اور ان کے اعلاء کلمۃ اللہ کے جذبہ حق کو ہرگز اختیار نہ کرنے، دین حق کیلئے جان جیسی محبوب چیز کی پرواہ نہ کرنے جیسے اوصاف کی طرف رہنمائی نہیں کرتی اور ان کے اوصاف کے اختیار کرنے پر مجبور نہیں کرتی ہم ایسی محبت کے سمجھنے سے قاصر ہیں کل کو قیامت میں ان لوگوں کو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمام اولین و آخرین کی موجودگی میں رسوا ہونا پڑیگا شیعہ لوگ غور فرمائیں اگر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کل کو قیامت میں ان سے پوچھا کہ تم میری محبت کا دعویٰ کرتے تھے اور میرے اوصاف کو اختیار نہیں کیا، جس دین حق کی خاطر میں نے اپنا اور اپنے خاندان کا خون بہایا اس دین حق کو تم نے اپنی آنکھوں سے مٹتے دیکھا اور ذرا جنبش نہ کی بلکہ اپنے ہاتھوں ہی سے اس دین حق پر تم نے آرے چلائے اپنے ہاتھوں سے اس کو ذبح کرنے کی کوشش کی، شیعہ لوگ غور فرمائیں کہ کیا جواب دینگے، ع

ببیں تفاوت رہ کجاست تا بکجا

(۲۱) عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رواہ الترمذی ص ۱۶۵

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں دھوکہ باز بخیل، اور احسان جتانے والا داخل نہیں ہو گا۔

ف: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ"، میں دخول اولیٰ کی نفی ہے، مطلب

Scanned by CamScanner

یہ ہے کہ بغیر سزا بھگتے ہوئے جنت میں داخل نہ ہوں گے سزا پا کر جنت میں داخل ہوں گے تاہم حدیث پاک سے تینوں چیزوں (دھوکہ بازی بخل، احسان جتانا) کی شدید مذمت ظاہر ہے بخل کے بارے میں قدرے تفصیل ہے، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ معارف القرآن میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بخل کے معنی شرعی یہ ہیں کہ جو چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کسی پر واجب ہو اس کو خرچ نہ کرے، اسلئے بخل حرام ہے اور اسپر جہنم کی وعید شدید ہے، اور جن مواقع میں خرچ کرنا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے وہ اس بخل حرام میں داخل نہیں، البتہ معنی عام کے اعتبار سے اس کو بھی بخل کہہ دیا جاتا ہے، اس قسم کا بخل حرام نہیں، مگر خلاف اولیٰ ہے۔"

بخل ہی کے معنی میں ایک دوسرا لفظ بھی احادیث میں آیا ہے، یعنی "شُحّ" اس کی تعریف یہ ہے کہ اپنے ذمہ جو خرچ کرنا واجب تھا وہ ادا نہ کرے، اس پر مزید یہ کہ مال بڑھانے کی حرص میں مبتلا رہے تو وہ بخل سے بھی زیادہ شدید جرم ہے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

"لَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَإِيمَانٌ فِي قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَبَدًا" رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ) "یعنی شح اور ایمان کسی مسلمان کے قلب میں جمع نہیں ہو سکتے"، (قرطبی) (معارف القرآن ج ۲ ص ۲۵۲)

بخل ہی کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ

اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے

Scanned by CamScanner

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ؕ

کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ بہت برا ہے ان کے حق میں، طوق بنا کر ڈالا جائیگا ان کے گلوں میں وہ مال جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان اور زمین کا اور اللہ جو تم کرتے ہو سب جانتا ہے۔

بخل کی جو سزا اس آیت پاک میں ذکر کی گئی ہے کہ قیامت کے روز جس چیز کے دینے میں بخل کیا اس کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائیگا اس کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نے کوئی مال عطا فرمایا، پھر اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے روز یہ مال ایک سخت زہریلا سانپ بنکر اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائیگا وہ اس شخص کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، تیرا سرمایہ ہوں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی" (نسائی) (از تفسیر قرطبی)

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۵۲)

(۴۳) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن (کامل) میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں (ایک) بخل (دوسرے) بد خلقی

رواہ الترمذی — باب الانفاق ص ۱۶۵

Scanned by CamScanner

ف: بخل کا اوپر ذکر ہو چکا اور حقیقۃً سوءِ خلق ہی میں داخل ہے، اس کے جزو اہم ہونے کی وجہ سے علیحدہ ذکر کیا اور مستقل خصلت شمار فرمایا، ورنہ درحقیقت وہ سوءِ خلق ہی کا ایک جزو ہے۔

حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ بخل اور سوءِ خلق جیسی خصلتیں مؤمن میں پائی جائیں، یا مطلب یہ ہے کہ انتہا درجہ کا بخل اور انتہا درجہ کا سوءِ خلق مؤمن میں نہیں ہو سکتا، یا یہ مطلب ہے کہ یہ خصلتیں دوام و ثبوت کے ساتھ مؤمن میں نہیں ہو سکتیں، اتفاق سے اگر ان کا صدور ہو جائے اس کے بعد توبہ و استغفار کر لیا جائے تو یہ ایمان کے منافی نہیں۔

حسن خلق کی فضیلت

حدیث پاک سے سوءِ خلق کی شدید مذمت ثابت ہوئی ہے، اس کے بالمقابل حسن خلق کو حدیث شریف میں افضل[1] الاعمال فرمایا گیا ہے، اور میزان[2] عمل میں سب سے زیادہ بھاری حسن خلق ہی کو فرمایا ہے، اور حسن[3] اخلاق والوں کو تمام مومنین میں افضل و احب اور پسندیدہ فرمایا ہے، اور حسن[4] خلق ہی کے ذریعہ بندہ مؤمن الصائم والقائم کے درجہ کو پالیتا ہے، اور حسن خلق[5] کے ذریعہ آخرت کے بلند مراتب بندہ حاصل کر لیتا ہے، حالانکہ وہ عبادت میں کمزور رہتا ہے، خود[6] سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے حسن خلق کی دعاء فرمایا کرتے تھے اور خود[7] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا سبب مکارم اخلاق کی تکمیل بیان فرمایا۔

خود قرآن پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں فرمایا گیا۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ (بیان القرآن)

---

۱ احیاء العلوم ج۳ ص۴۳ ۲ حوالہ بالا ۳ حوالہ بالا ۴ حوالہ بالا ص۴۳ ۵ حوالہ بالا ۶ حوالہ بالا ص۴۴ ۷ حوالہ بالا ص۴۳

Scanned by CamScanner

اور اوپر حدیث پاک میں سوءِ خلق کی مذمت بھی معلوم ہوگئی، ایک حدیث[1] میں ہے کہ سوءِ خلق ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں، اور حضرت انس[2] بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ حسنِ خلق کی وجہ سے جنت کا اعلیٰ درجہ پالیتا ہے غیر عابد ہونے کے باوجود، اور بندہ جہنم میں درکِ اسفل میں پہنچ جاتا ہے عابد ہونیکے باوجود،

حضرت فضیل[3] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اچھے اخلاق والے فاجر کا ساتھ ہونا مجھے زیادہ پسند ہے، بداخلاق عابد کے ساتھ ہونے سے۔

حضرت عبداللہ[4] بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک سفر میں ایک بداخلاق کا ساتھ ہوگیا، آپ برابر برداشت فرماتے رہے اور مدارات فرماتے رہے جب جدا ہوئے تو رونے لگے، ان سے سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس پر رحم کی وجہ سے مجھے رونا آتا کہ میں تو اس سے جدا ہوگیا، اور اس کی عادت اس کے ساتھ ہے وہ جدا نہیں ہوئی

حضرت[5] جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے بندہ اعلیٰ درجات کو حاصل کرلیتا ہے خواہ اس کا علم اور عمل کم ہو وہ چار چیزیں یہ ہیں (۱) حلم (۲) تواضع (۳) سخاوت (۴) حسنِ خلق۔

یحییٰ بن[6] معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سوءِ خلق ایسی برائی ہے کہ اس کے ساتھ نیکیوں کی کثرت بھی نفع نہیں دیتی اور حسنِ خلق ایسی نیکی ہے کہ اسکے ساتھ برائیوں کی کثرت بھی ضرر نہیں دیتی۔

حضرت[7] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر تعمیر کے لئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد حسنِ خلق ہے۔

حضرت عطاء[8] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بلند مراتب کو پہنچنے والوں میں جو بھی بلند مراتب کو پہنچا ہے وہ حسنِ خلق کے ساتھ ہی پہنچا ہے اور حسنِ اخلاق

---

[1] احیاء العلوم ج ۳ ص ۴۵ [2] حوالہ بالا [3] حوالہ بالا [4] حوالہ بالا [5] حوالہ بالا ص ۴۶ [6] حوالہ بالا [7] حوالہ بالا [8] حوالہ بالا

Scanned by CamScanner

کا کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوا،

سطور بالا سے حسن خلق کی فضیلت اور سوء خلق کی مذمت معلوم ہوئی، لیکن ان دونوں کی حقیقت و ماہیت کیا ہے؟ سو اس کو سمجھئے۔

حسن خلق و سوء خلق کی حقیقت و ماہیت

امام غزالی نور اللہ مرقدہٗ نے اس سلسلے میں متعدد اقوال ذکر کئے ہیں

(۱) حضرت حسنؒ فرماتے ہیں "حسن خلق" کشادہ روئی، سخاوت کرنا اذیٰ سے روکنا (یعنی کسی کو کوئی ایذا نہ پہنچاتے) ہے،

(۲) واسطیؒ نے فرمایا ہے کہ "حسن خلق" یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کی شدت کی وجہ سے نہ خود جھگڑا کرے نہ جھگڑا کیا جائے۔

(۳) شاہ الکرمانیؒ نے فرمایا ہے کہ "حسن خلق" اذیٰ سے روکنا اور تکلیف برداشت کرنا ہے، (کہ خود تکلیف برداشت کرے، مگر دوسروں کو اذیت نہ پہنچائے،)

بعض نے کہا ہے کہ "حسن خلق" یہ ہے کہ لوگوں کے قریب ہو اور ان میں مثل اجنبی کے رہے،

(۴) واسطیؒ نے یہ بھی فرمایا کہ "حسن خلق" مخلوق کو سرّاء ضرّاء خوشحالی و تنگی میں خوش رکھنا ہے،

(۵) ابو عثمانؒ نے فرمایا "حسن خلق" اللہ تعالیٰ سے (ہر حال میں) راضی رہنا ہے،

(۶) حضرت سہل تستریؒ نے فرمایا کہ "حُسنِ خُلق" کا ادنیٰ درجہ تکلیف برداشت کرنا اور بدلہ و انتقام کو ترک کر دینا، ظالم پر رحم کھانا، اس کیلئے استغفار کرنا اور اس پر شفقت کرنا،

(۷) ایک دفعہ یہ فرمایا کہ "حسن خلق" یہ ہے کہ رزق کے بارے میں حق (تعالیٰ شانہٗ) کو تہمت نہ لگائے، اس پر بھروسہ کرے، جن چیزوں کی

اللہ تعالیٰ نے ضمانت لی ہے ان کے پورا ہونے کا اسے اطمینان و سکون ہو، پس اپنے ان تمام امور میں جو اس کے اللہ تعالیٰ کے درمیان ہیں اور ان تمام امور میں جو اس کے اور مخلوق کے درمیان ہیں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے نافرمانی نہ کرے،

(۸) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ "حسن خلق" تین خصلتوں میں ہے (۱) محارم سے اجتناب (۲) طلب حلال (۳) اہل و عیال پر فراخی و توسع،

(۹) حسین بن منصورؒ نے فرمایا ہے کہ "حسن خلق" یہ ہے کہ تیرے مطالعہ حق کے بعد مخلوق کا ظلم تجھ میں اثر انداز نہ ہو کہ جب تو حق تعالیٰ شانہٗ کا مطالعہ و مشاہدہ کر رہا ہے کہ سب کچھ اسی کی طرف سے ہوتا ہے تو مخلوق کا ظلم (جبکہ مخلوق محض آلہ ہے) کیا اثر ہو،

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی ہے،

گر گزندت رسد ز خلق مرنج | کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

اگر مخلوق سے تجھے رنج پہنچے تو رنجیدہ نہ ہو | اسلئے کہ مخلوق سے نہ راحت پہنچتی ہے نہ رنج

(حقیقۃً وہ خالق ہی کی طرف سے ہوتی ہے مخلوق تو آلہ ہے)

از خدا داں خلاف دشمن و دوست | کہ دل ہر دو در تصرف اوست

دوست و دشمن کا اختلاف اسی کیطرف سے جان | اسلئے کہ دونوں کا دل اسی کے قبضہ میں ہے

(۱۰) ابو سعید خزازؒ نے فرمایا کہ "حسن خلق" یہ ہے کہ تجھے غیر خدا کا قصد وارادہ نہ رہے، (یعنی ہر عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہو کچھ اور مقصود نہ ہو

"تلک عشرۃ کاملۃ"

امام غزالی نور اللہ مرقدہ نے یہ سب اقوال ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ ان اقوال میں حسن خلق کے ثمرات سے تعرض کیا گیا ہے، نفس حسن خلق سے نہیں یعنی یہ تعریف حسن خلق کی نہیں بلکہ یہ تو حسن خلق کے ثمرات ہیں

Scanned by CamScanner

اس کے بعد طویل و مفصل بحث کی ہے اور حسن خلق کے چار ارکان بیان فرمائے ہیں۔

(۱) قوت علم (۲) قوت غضب (۳) قوت شہوت (۴) ان تینوں کے درمیان قوت عدل،

جب ان چاروں کے درمیان تناسب اور اعتدال پیدا ہوگا تو حسن خلق حاصل ہوگا۔

امام غزالیؒ نے تو اس کی بڑی تفصیل کی ہے کہ ہر ایک کے نتائج و ثمرات اور ان کے حصول کے طریقے اور عدم اعتدال کی صورت میں ان کے ثمرات و نتائج اور ان سے بچنے کے طریقے تفصیل سے ذکر فرمائے ہیں ان سب کے بیان کرنے کی تو یہاں گنجائش نہیں، البتہ حضرت الاستاذ مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحب زید مجدہٗ خلیفہ اجل حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہ نے بھی اس بحث کو "شریعت و تصوف" میں قدرے تفصیل سے ذکر کیا ہے جس کا اکثر حصہ غالباً "احیاء العلوم" سے ہی ماخوذ ہے اسی سے قدرے نقل کرتا ہوں،

قوت علم اور اس کا اعتدال

قوت علم۔ اس کا اعتدال یہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ سے اقوال کے اندر سچ، جھوٹ اور اعتقادات سے متعلق حق و باطل کے درمیان فرق کر سکے اور اعمال میں حسن و قبح (اچھا برا) پہچان سکے، جب یہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی تو اس وقت حکمت کا وہ ثمرہ پیدا ہوگا جس کو حق تعالیٰ بایں الفاظ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۔ یعنی جس کو حکمت عطا ہوئی اسکو خیر کثیر عطا ہوئی،

اور حقیقت میں تمام فضیلتوں کی اصل اور جڑ یہی ہے،

دوم و سوم قوت غضب اور قوت شہوت ان کا اعتدال

Scanned by CamScanner

اور حسن یہ ہے کہ دونوں قوتیں حکمت و شریعت کے اشارے پہ چلنے لگیں اور مہذب اور مطیع شکاری کتے کی طرح شریعت کے فرماں بردار بن جائیں کہ جس طرف بھی شریعت انکو چلائے بلاعذر و تأمل اس جانب چلنے لگیں، اور جس طرف سے روکے فوراً رک جائیں۔

قوت عدل اور اس کا اعتدال

چہارم قوت عدل۔ اس کا اعتدال یہ ہے کہ قوت غضب اور شہوت دونوں کی باگ اپنے ہاتھ میں لے اور ان کو دین اور عقل کے اشارے کے ماتحت بنائے رکھے، گویا عقل تو حاکم ہے اور یہ قوت عدل اس کی پیشکار ہے کہ جدھر حاکم کا اشارہ پاتے ہیں فوراً اسی جانب جھک جاتے ہیں، اور اس کے موافق احکام جاری کر دیتے ہیں، اور قوت غضبیہ اور شہوانیہ گویا شکاری مرد کے مہذب کتے ہیں یا فرمانبردار گھوڑے کی طرح ہیں کہ ان میں حاکم کا حکم اور ناصح کی نصیحت کا نفاذ اور اجراء ہوتا ہے، پس جس وقت یہ حالت قابل اطمینان اور لائق تعریف ہو جائیگی، اس وقت انسان صاحب حسن خلق اور خوب سیرت کہلائیگا،

قوت غضبیہ کا اعتدال

قوت غضبیہ۔ اس قوت کے اعتدال کا نام شجاعت ہے اور یہی عنداللہ پسندیدہ ہے کیونکہ اگر اس میں زیادتی ہوگی تو اس کا نام تہور اور بے باکی ہوگا، اور اگر کمی ہوگی تو بزدلی و جبنت کہلائیگی اور یہ ظاہر ہے کہ یہ دونوں حالتیں ناپسندیدہ ہیں، حالت اعتدال یعنی شجاعت سے لطف و کرم، دلیری و جودت، بردباری و استقلال، نرمی و ملاطفت اور غصہ کے ضبط کا مادہ، نیز ہر کام میں دوراندیشی اور وقار پیدا ہوتا ہے، اور اگر زیادتی ہوتی ہے تو ناعاقبت اندیشی، ڈینگ مارنا شیخی بگھارنا، غصہ سے بھڑک اٹھنا، تکبر اور خود پسندی ہی پیدا ہوتی ہے، اور اگر اس میں کمی ہوتی ہے تو بزدلی اور ذلت، بے عزتی، کم ہمتی کمینہ پن اور وہ حرکات ظاہر ہوتی ہیں جو چھچھورپنا کہلاتی ہیں۔

قوت شہوت کا اعتدال

قوت شہوت - قوت شہوت کی حالت اعتدال کا نام پارسائی ہے، پس اگر شہوت اپنے حد اعتدال سے بڑھ جائیگی تو حرص و ہوا کہلائے گی حالت معتدل یعنی پارسائی اللہ پاک کو پسند ہے اور اس کے جو فضائل پیدا ہوتے ہیں وہ سخاوت، حیا، صبر، قناعت اور انقیاد کہلاتے ہیں، طمع کم ہو جاتی ہے، خوف اور خشیت اور دوسروں کی مدد کرنیکا مادہ پیدا ہوتا ہے اور اعتدال سے بڑھنے اور گھٹنے سے حرص و لالچ خوشامد، چاپلوسی، امراء کے ساتھ تذلل اور فقراء کو بنظر حقارت دیکھنا بے حیائی، فضول خرچی، ریا، تنگدلی، نامردانگی اور حسد وغیرہ خصائل بد پیدا ہوتے ہیں۔

قوت عقل کا اعتدال

قوت عقل - قوت عقل میں اگر اعتدال ہوتا ہے تو انسان مدبر اور منظم اور ذکی اور سمجھدار ہوتا ہے اسکی رائے صائب (درست) ہوتی ہے، اور ہر مضمون میں اس کی طبیعت چلتی ہے اور جودت دکھلاتی ہے، اور اگر حد اعتدال سے بڑھ جاتے تو دھوکہ بازی، فریب دہی اور مکاری کہلاتی ہے، اور اگر عقل کی قوت میں کسی قسم کا نقصان اور ضعف ہوگا تو کند ذہنی اور حماقت اور بے وقوفی کہلائے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ ایک آدمی جلدی دوسرے کے دھوکہ میں آجائیگا،

غرض جس وقت یہ ساری قوتیں حد اعتدال پر ہوں گی تو اسوقت انسان کو خوب سیرت کہا جائیگا کیونکہ اعتدال سے گھٹنا اور بڑھنا دونوں حالتیں حسن سے خارج ہیں۔[۱]

ان سطور سے حسن خلق کی حقیقت کا کچھ اندازہ ہو گیا ہوگا، اور ان لوگوں کی غلطی بھی معلوم ہو گئی ہوگی جو حسن خلق کا مفہوم صلح کل سے بیان کرتے ہیں کہ آدمی ہر کسی کے ساتھ صلح کل رہے، خواہ وہ

۱؎ شریعت و تصوف صفحہ ۱۴۶ تا صفحہ ۱۴۸

کچھ بھی کرے، خواہ کیسا ہی بد دینی لامذہبیت میں مبتلا ہو یہ ہرگز صحیح نہیں، قرآن پاک پر مکمل عمل کرنا ہی حُسنِ خلق ہے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔ "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنَ" پس معلوم ہو گیا کہ قرآن پاک کے موافق عمل کرنا ہی حُسنِ خُلق ہے،

چنانچہ قرآن پاک کے موافق سختی کرنا، سخت و سُست کہنا قصاص میں قتل کرنا، ہاتھ کاٹنا، رحم کرنا یہ سب حُسنِ خلق ہی ہے، اس کی مزید تفصیل و تحقیق کیلئے "احیاء العلوم" یا "شریعت و تصوف" کا مطالعہ کیا جائے،

(۴۴) عَنْہُ (ای عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رض) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ رواہ البخاری (باب فضائل القرآن ص ۱۹۰)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن پاک کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھے،

ف:۔ قرآن پاک کی محبت و عظمت کا تقاضہ یہی ہے، مگر یہ ضروری ہے کہ حروف میں تغیر نہ ہو، صفات حروف کا پورا لحاظ ہو، نیز راگ کی صورت بھی پیدا نہ ہو، چونکہ راگ حرام ہے،

(۴۵) عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَمْنَعْہُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَۃٌ ظَاھِرَۃٌ اَوْ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو حاجت ظاہری (سواری کا نہ ہونا، توشہ کا نہ ہونا وغیرہ)

سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا رواہ الدارمی (کتاب المناسک صـ۲۲۲)

یا ظالم بادشاہ یا مرض حابس (ایسا مرض جس کی وجہ سے سفر نہ کیا جاسکے) حج کرنے سے مانع نہ ہو اور پھر وہ حج کئے بغیر مرجائے، پس چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (اللہ تعالیٰ کو اسکی کوئی پروا نہیں)

ف :- یعنی اگر حج کی فرضیت کا منکر ہے اس وجہ سے حج نہیں کیا تو وہ کفر میں یہود و نصاریٰ کے مشابہ ہے اور اگر فرضیت کا منکر نہ ہو تو گناہ میں ان کے مشابہ ہوتا ہے،

بعض حضرات نے اس کو تغلیظ و تشدید پر محمول کیا ہے، بہرحال وسعت کے باوجود جبکہ کوئی مانع بھی نہ ہو حج نہ کرنا بڑا ہی سخت گناہ اور وبال ہے مگر اس کے باوجود وہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا، جیساکہ مودودی صاحب معتزلہ و خوارج کی اتباع کرتے ہوئے اس کو ایمان سے خارج مانتے ہیں علماء اہل سنت والجماعۃ کے نزدیک وہ سخت گنہگار ہے مگر ایمان سے خارج نہیں، سزا پاکر وہ جنت میں داخل ہوگا، یا اللہ تعالیٰ ما رحم خسروانہ کے طور پر معاف فرما دیویں تب بلا سزا ہی جنت میں جا سکتا ہے مگر ضابطہ وہی ہے۔

(اسلام میں جلب، جنب اور شغار نہیں ہے)

(۴۶) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا، رواہ الترمذی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسلام میں جلب، جنب، شغار نہیں ہے، (یعنی ان کی اجازت نہیں ہے) اور

(باب الغصب والعاریۃ ص۲۵۵)

مال اچکنے والا ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہماری اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے

ف :۔ جلب ۔ اسے کہتے ہیں کہ عامل زکوٰۃ زکوٰۃ دینے والوں کے مکان سے دور قیام کرے اور وہیں جانوروں کو منگائے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ، جس میں زکوٰۃ دینے والوں کو تکلیف اور حرج ہے اسلئے اس کی ممانعت کی گئی کہ ایسا نہ کیا جائے بلکہ خود انکے پاس جاکر زکوٰۃ وصول کی جائے تاکہ ان کا حرج نہ ہو اور انہیں تکلیف نہ ہو۔

جنب ۔ یہ ہے کہ مال والا اپنا مال لیکر اپنے مکان کو چھوڑ کر دور جا ٹھہرے اس سے ممانعت کی گئی کہ اس سے عامل زکوٰۃ کو پریشانی ہوگی ،

سباق (گھوڑ دوڑ) میں جب یہ لفظ بولے جاتے ہیں تو "جلب" سے مراد یہ ہوتی ہے کہ کسی شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھا جائے، تاکہ وہ مار کر یا آواز وغیرہ کے ذریعہ گھوڑے کو دوڑانے کی کوشش کرے ، اور "جنب" یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے ساتھ جسپر سوار ہے ، دوسرا گھوڑا رکھے تاکہ جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے ہے[1]

شغار ۔ یہ ہے کہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کسی سے اس شرط پر کیا جائے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کردے ، مہر کچھ مقرر نہ کیا جائے یہ شرط ہی بمنزل مہر کے ہو ،

اکثر علماء کے نزدیک یہ عقد فاسد ہے مگر امام ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوریؒ کے نزدیک عقد صحیح ہو جائے گا ، اور مہر مثل واجب ہوگا ، گو ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا[2]

---

[1] بذل المجہود ص۲۶ ج۳ ۱۲ [2] مظاہر حق ص۶۳ ج۳ ۱۲

وارث کے میراث کا قطع کرنا

(۴۷) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِہٖ قَطَعَ اللّٰہُ مِیْرَاثَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رواہ ابن ماجہ ورواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رض (باب الوصایا صـ۲۲۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے وارث کی میراث کو قطع کرے اللہ تعالیٰ اس کی میراث جنت سے قطع کر دیگا قیامت کے دن۔

ف:۔ جنت کی وراثت سے اشارہ اس آیت پاک کی طرف ہے۔

"اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ"

اس آیت پاک میں مؤمنوں سے جنت کی وراثت کا وعدہ کیا گیا ہے، پس جو شخص اپنے وارث کی میراث کو کاٹیگا، اللہ تعالیٰ اس کی جنت کی وراثت ختم فرمادیں گے یعنی دخول اولیٰ سے محروم کر دیا جائے گا، سزا پاکر جنت میں جا سکے گا۔

کسی عورت کو شوہر کے خلاف اور غلام کو آقا کے خلاف بھڑکانا

(۴۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ[1] اِمْرَأَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ رواہ ابوداؤد (باب عشرۃ النساء صـ۲۸۲)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکا کر تعلقات خراب کر دے یا کسی غلام کو بھڑکا کر اسکے آقا کے تعلقات خراب کر دے۔

۲۷۵ ۲۸۰

[1] خَبَّبَ: بالتشدید الباء الاولی بعد الخاء المعجمۃ ای خدع وافسد ۱۲ بذل المجھود

ف:- مطلب یہ ہے کہ عورت کے سامنے اس کے مرد کی برائیاں ذکر کر کے یا کسی اجنبی کی خوبیوں کا اس کے سامنے ذکر کر کے اس کا دل شوہر کی طرف سے بُرا کر دے جس سے وہ شوہر کی مخالفت پر آمادہ ہو جائے، یا شوہر کو تنگ کرنے لگے یا عورت کو شوہر سے بے جا مطالبات کی ترغیب دے جو شوہر کی وسعت سے باہر ہوں یا شوہر کی خدمت میں کوتاہی کرنے کا مشورہ دے وغیرہ وغیرہ،

اسی طرح جو کسی غلام کو آقا کی مخالفت پر اس کی برائیاں وغیرہ ذکر کر کے آمادہ کرے یا بھاگنے کی یا خدمت میں کوتاہی کرنے کی ترغیب دے، تو ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے اور خاوند کو بیوی کی طرف سے بدظن یا بددل کرنا یا آقا کو غلام و باندی کی طرف سے بدظن و بددل کرنا یا باندی کو آقا سے برگشتہ کرنا بھی اسی حکم میں ہے

عورت کا شوہر سے طلاق طلب کرنا

(۴۹) عَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ سَأَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا[1] بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْھَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی (باب الطلاق ص ۲۸۳)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر سے بغیر سخت مجبوری کے طلاق طلب کرے، اس پر جنت کی بو حرام ہے، (یعنی اولاً ممنوع ہے)

---

[1] لفظ ما زائدہ ہے بذل المجہود ج ۳ ص ۲۹۴ ،

Scanned by CamScanner

ف :- اگر ایسی مجبوری کی وجہ سے کہ شوہر کے ساتھ زندگی گذارنا اس کیلئے ممکن نہیں ہے، طلاق طلب کرے تو اس کا یہ حکم نہیں وہ معذور ہے ،

غیر باپ کی طرف نسبت کرنا

(٥٠) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُہٗ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ ، متفق علیہ (باب اللعان ص ۲۸۷)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے ،

ف :- یعنی اگر اس کو حلال جانکر ایسا کرتا ہے تو چونکہ یہ کفر ہے، اس لئے اس پر جنت حرام ہے ، اور اگر حلال اعتقاد نہیں کرتا ، بلکہ حرام جانتے ہوئے ایسا کیا ہے تو پھر مطلب یہ ہے کہ جب تک اس کی سزا نہ پالے ، جب تک جنت حرام ہے یا یہ بطور زجر و تنبیہ کے ہے ، فقط

(٥١) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِکُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ ، متفق علیہ (باب مذکور)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کرکے) اپنے آبا سے اعراض مت کرو اسلئے کہ جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا اس نے کفر کیا ،

ف :- زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنے باپوں سے (جو عرف میں کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے) اعراض کرکے کسی مشہور و معزز شخص کیطرف منسوب کرتے تھے ، اس سے ممانعت کیگئی ، تو پھر "فقد کفر" کے معنی

Scanned by CamScanner

ناشکری کے ہیں کہ اس نے اپنے باپ کی ناشکری کی اور حق تعالیٰ شانہ کی بھی ناشکری کی کہ باپ جیسی نعمت اس کی دی ہوئی ہے،

یا "فَقَدْ كَفَرَ" کے معنی یہ ہیں کہ اس نے کفار کے فعل کے ساتھ بہت مشابہت اختیار کی، یا یہ مطلب ہے کہ اس کا یہ عمل کفر کا ذریعہ بن سکتا ہے کہ آج باپ جیسے منعم و محسن سے اعراض کر رہا ہے (مخلوق میں اس کا سب سے بڑا محسن ہے) تو وہ محسن و منعم حقیقی تعالیٰ شانہ سے بھی اعراض کر سکتا ہے،

غرض یہ بڑی ہی سخت چیز ہے اور آج بہت سی قومیں، برادریاں اپنے کو بلا دلیل کسی اونچی شخصیت کی طرف نسبت کرنے میں بہت مبتلا ہیں، کوئی صدیق اکبر، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے، کوئی فاروق اعظم، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف، کوئی ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف، کوئی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف، کوئی قریش کی طرف، کوئی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف، کوئی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف، کوئی حضرت ادریس علیہ السلام کی طرف، اسی طرح کوئی کسی صحابی یا پیغمبر کی طرف نسبت کرنے کی بلا دلیل کوشش کرتا ہے اور ان حضرات کے اوصاف و کمالات، اخلاق و عادات کی ذرا پرواہ نہیں کرتے وہ خوب سوچ لیں کہ یہ کتنا سخت ہے اور یہ کہ وہ بلا دلیل نسبت کرنے سے صدیقی فاروقی، عثمانی، علوی، قریشی، ایوبی، انصاری، ادریسی نہیں ہو جائیں گے ان حضرات کے اوصاف کمالات، اخلاق و عادات ان کے دیدہ کاموں، مجاہدات کو اختیار کرنے سے ان شاء اللہ ضرور ان حضرات کی طرف نسبت ہوگی اور قیامت میں ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ ان کے ساتھ حشر ہوگا۔ اور اگر اس کے بغیر محض بلا دلیل دعاوی کے ذریعہ نسبت کی تو قیامت میں ان حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین

کے سامنے بڑی رسوائی ہوگی۔ اللّٰھم احفظنا منہ"

کسی عورت کا غیر شوہر کیطرف بچہ کو منسوب کرنا یا کسی شخص کا اپنے بچہ سے انکار کر دینا،

(۵۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمُلَاعِنَةِ اَیُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْھُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ یُدْخِلَھَا اللّٰہُ جَنَّتَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَہٗ وَیَنْظُرُ اِلَیْہِ اِحْتَجَبَ اللّٰہُ مِنْہُ وَفَضَحَہٗ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی

(باب مذکور ص۲۸۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جب آیۂ ملاعنہ[1] نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اس (بچہ) کو کسی قوم پر داخل کرے جو ان میں سے نہیں ہے (یعنی کوئی عورت شوہر کے علاوہ کسی مرد سے زنا کرے جس سے حمل قرار پا جائے اور بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی نسبت شوہر کیطرف کرے حالاں کہ وہ شوہر کے نطفہ سے نہیں ہے) پس وہ اللہ کی رحمت سے کسی قابل اعتماد چیز میں نہیں اور ہرگز اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جنت میں (اولین مقربین کے ساتھ) داخل نہیں فرمائیں گے، اور جو آدمی اپنے بچہ کا انکار کر دے حالانکہ وہ بچہ طلب شفقت و رحمت کیلئے اس کی طرف دیکھ رہا ہے (یا وہ مرد اس کی طرف دیکھ رہا ہے یا مطلب یہ ہے کہ وہ مرد جانتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے،) تو اللہ تعالیٰ اس کو محجوب (اپنے دیدار سے محروم)

---

[1] آیت ملاعنہ سے مراد "وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شُھَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُھُمْ فَشَھَادَةُ اَحَدِھِمْ اَرْبَعُ شَھَادَاتٍ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ الآیة" ہے ۱۲

اور رحمت سے دور فرمادیں گے اور تمام مخلوق کے روبرو اوّلین وآخرین میں (یعنی قیامت کے روز جہاں سب اولین وآخرین جمع ہونگے) اسکو رسوا فرمادیں گے۔

ف:- حاصل یہ کہ نہ عورت کو اس کی اجازت ہے کہ زنا و بدکاری کرے اور حرام کے بچہ کو شوہر کیطرف منسوب کرے اور نہ شوہر کو اس کی اجازت ہے کہ اپنے بچہ کا دیدہ ودانستہ عورت کو بدنام کرنے کیلئے یا کسی اور مقصد کے لئے انکار کر دے۔

غلام کا حکم

(۵۳) عَنْ جَرِیْرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْہِمْ رواہ مسلم ص۲۹۰ (باب النفقات وحق المملوک)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی غلام بھاگ جاتا ہے تو ذمّہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔ اور انہیں سے ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی غلام اپنے مالکوں کے پاس سے بھاگا، پس تحقیق کہ اس نے کفران (ناشکری) کی، یہاں تک کہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آئے۔

ف:- "اَلذِّمَّۃُ" سے مراد ذمۂ اسلام اور عہد وامان ہے یعنی جب مرتد ہوکر کافروں کے شہر کی طرف بھاگا تو اسلام کا ذمّہ اس سے بری ہوگیا، کہ اس کا قتل کرنا جائز ہوگیا اور اگر بغیر مرتد ہوئے کسی اسلامی شہر

Scanned by CamScanner

کی طرف بھاگا ہے تو اس کا قتل کرنا جائز نہیں، اس کے حق میں یہ زجر و تنبیہ و تہدید پر محمول ہوگی،

"فَقَدْ کَفَر" کے معنی یہ ہیں کہ وہ کفر کے قریب ہو گیا یا اس پر کفر کا اندیشہ ہے یا اس نے فعل کفر کر کے کافروں کی مشابہت کی، یا اس نے اپنے مالک کی ناشکری کی، فقط واللہ اعلم

(۵۴) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ، رواہ الترمذی (باب النفقات ص ۲۹۱)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بد خصلت (چونکہ اس سے دوسروں کو اذیت ہوتی ہے، اولاً سزا پائے بغیر) جنت میں داخل نہ ہوگا،

(۵۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ، رواہ الترمذی (باب الایمان والنذور ص ۲۹۷)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے غیر اللہ کے ساتھ قسم کھائی، تو اس نے شرک کیا،

ف: یعنی اس نے غیر اللہ کو تعظیم میں شریک کیا، پس بلا نیت تعظیم بطور عادت قسم کھائی تو شرک صوری ہوا، اور اگر بقصد تعظیم غیر اللہ کی قسم کھائی تو یہ شرک جلی ہے [1]، واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

(۵۶) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

[1] بذل المجہود ص ۱۳۰ ج ۴

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ
فَلَيْسَ مِنَّا رواه ابو داؤد
(باب الایمان والنذور ص۲۹۷)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ جس نے امانت کے ساتھ قسم
کھائی وہ ہم میں سے (یعنی ہماری
اتباع کرنیوالوں میں سے) نہیں ہے

ف:۔ یعنی صرف لفظ امانت کے ساتھ بغیر لفظ اللہ کی طرف اضافت کئے ہوئے قسم کھاوے اسکی ممانعت ہے۔ اوّل اسلئے کہ یہ اہل کتاب کی عادت سے ہے، دوسرے اس وجہ سے کہ یہ غیر اللہ کے ساتھ قسم کھانا ہے، چونکہ حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یا اس کی صفات کے ساتھ قسم کھائی جاوے، اور یہ امانت اس کے صفات میں سے نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے امور میں سے ایک امر ہے، اور اس کے فرائض میں سے ایک فرض ہے تو اس کے ساتھ قسم کھانا غیر اللہ کے ساتھ قسم کھانا ہوا، اور اس نے اسکے ساتھ قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کے امور اور اس کے صفات و اسماء کے درمیان برابری کی، اس وجہ سے اس کی ممانعت کیگئی، اور جب امانت سے فرض مراد لیا تو مطلب یہ ہوا کہ فرائض، نماز، روزہ، حج وغیرہ کے ساتھ قسم نہ کھائی جائے، بہرتقدیر اگر کسی نے لفظ امانت کے ساتھ قسم کھائی تو اس میں کسی کے نزدیک بھی کفارہ نہیں ہے۔

اور اگر لفظ اللہ کی طرف اضافت کرکے اس کے ساتھ قسم کھائی جائے تو اکثر کے نزدیک اس میں بھی کفارہ نہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ یمین ہے، اس کے توڑنے سے کفارہ واجب ہو جائے گا، چونکہ یہ (امانۃ اللہ) اللہ تعالیٰ کے صفات میں سے ہے، اصحاب الرائے کے نزدیک بھی یہ یمین ہے اور اس میں کفارہ لازم ہوتا ہے، امام شافعیؒ کے نزدیک یہ یمین نہیں، اسلئے کفارہ بھی لازم نہ ہوگا،

بدائع میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کسی نے "وَاَمَانَةِ اللّٰهِ" کہا

تو اصل میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ یمین ہے، اور ابن سماعہؒ نے امام ابو یوسفؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ یمین نہیں ہے، امام طحاویؒ نے اصحاب حنیفہؒ کا یہی مذہب نقل کیا ہے کہ یہ یمین نہیں اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ امانۃ اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے فرائض نماز، روزہ، حج وغیرہ ہیں جیسا کہ آیت "اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ الآية" میں یہی مراد ہے، پس یہ غیر اللہ کے ساتھ قسم ہوئی، اس لئے اس میں کفارہ نہیں،

اور جو اصل میں مذکور ہے کہ یہ یمین ہو جاتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب امانۃ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے، خصوصاً قسم کے وقت تو اس سے اللہ تعالیٰ کی صفت مراد ہوتی ہے، جیسے امین اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے جو امانت سے ہی مشتق ہے، پس امانۃ اللہ سے عند الاطلاق خصوصاً موضع قسم میں صفۃ اللہ ہی مراد ہوگی۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

یمین اسلام سے بری ہونے کی

(۵۷) عَنْهُ رَاَیْ عَنْ بُرَیْدَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَهُوَ کَمَا قَالَ وَاِنْ کَانَ صَادِقًا فَلَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْاِسْلَامِ سَالِمًا، رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ	حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کہے کہ میں اسلام سے بری ہوں (اگر میں جھوٹا ہوں) پس اگر جھوٹا ہے تو ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا یعنی اسلام سے بری ہے اس لئے کہ وہ خود اقرار کر رہا ہے اور اسلام سے بری (خارج)

---

[1] بذل المجہود ص ۲۱۹ ج ۲ ۱۲

(باب الایمان والنذور ص۲۹۸) ہونیکے ساتھ خوش ہے، اور اگر وہ سچا ہے تب بھی اسلام کی طرف (صحیح) سالم نہ لوٹے گا، (اس لئے کہ اس میں ایک نوع کا اسلام کے ساتھ استخفاف اور کفر کی طرف میلان ہے) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رواه البخاری (ص۲۹۹)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی معاہد کو قتل کریگا وہ جنت کی بو بھی نہ پائے گا، حالانکہ اس کی بو چالیس برس کی مسافت سے آتی ہے،

ف:۔ معاہد۔ سے مراد وہ کافر ہے جس نے امام المسلمین کے ساتھ ترک قتال پر عہد کیا ہو خواہ وہ ذمی ہو یا غیر ذمی،[۱]

اور وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مقربین وصالحین جب اول خوشبو بہشت کی پاویں گے، یعنی جنت میں داخل ہوں گے اس وقت یہ محروم رہے گا، نہ یہ کہ وہ ہمیشہ محروم رہے گا، بعض نے اس سے تغلیظ و تہدید مراد لیا ہے،

اور چالیس برس کی مسافت۔ بعض روایتوں میں ستر برس آئے ہیں، اور ایک روایت میں سو برس، اور "موطا" میں پانچسو برس اور فردوس میں ہزار برس کی مسافت ذکر کیگئی ہے،

یہ اختلاف اشخاص و درجات کے تفاوت کے اعتبار سے ہے

---

[۱] اسلام میں عہد و پیمان کی کتنی اونچی حیثیت ہے اسلام پر اعتراض کرنیوالے غور فرمائیں ۱۲

Scanned by CamScanner

کہ بعض کو ہزار برس کی مسافت سے جنت کی خوشبو آئے گی، بعض کو پانچسو برس کی مسافت سے، بعض کو سو برس کی مسافت سے، بعض کو ستر برس کی برس اور بعض کو چالیس برس کی مسافت سے محسوس ہوگی، واللہ اعلم

(۵۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّاُ بِهَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا۔ متفق علیہ

(کتاب القصاص ص ۲۹۹)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کر ڈالے تو وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ، ہمیشہ ہمیشہ (اسی طرح) اپنے کو گراتا رہے گا، اور جس شخص نے زہر پی کر اپنے آپکو ہلاک کر ڈالا تو جہنم میں اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا، اور ہمیشہ ہمیشہ، ہمیشہ ہمیشہ اس کو پیتا رہے گا، اور جو شخص اپنے آپکو کسی دھار دار چیز سے قتل کر ڈالے تو وہ دھار دار چیز اسکے ہاتھ میں ہوگی، اور وہ اس کو جہنم میں (اسی طرح) ہمیشہ ہمیشہ، ہمیشہ ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا

اعاذنا اللہ منہ

ف:۔ اس سے مراد مدت دراز ہے یعنی وہ بہت مدت دراز تک اس عذاب میں رہے گا، فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم،

(۶۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ
رواہ البخاری (باب مذکور ص۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر (اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے) وہ جہنم میں اپنا گلا (اسی طرح) گھونٹے گا، اور جو شخص نیزہ وغیرہ مار کر اپنے کو ہلاک کر ڈالے تو جہنم میں (اسی طرح) اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا

ف: معلوم ہوا خودکشی کرنا حرام ہے، اس لئے کہ نفس انسان کا مملوک نہیں امانت ہے، مالک کی اجازت کے بغیر اس میں کوئی تصرف کرنا جائز نہیں ہے،

نیز خودکشی کرنا حد درجہ بزدلی اور نامردی کا کام ہے کہ انسان پریشانیوں کو برداشت کرنے سے بزدلی کرتا ہے، اور اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالتا ہے، بجائے اس کے کہ مردانہ وار تمام پریشانیوں مصیبتوں کا مقابلہ کرتا رہے یہ تو انتہائی پست ہمتی، بزدلی، کمزوری ہے کہ انسان ناسازگار حالات کی تاب نہ لاکر اور حوادث زمانہ سے متاثر ہوکر خود اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے، اسلام میں اس کی قطعاً اجازت نہیں، بلکہ سخت مذموم ہے جیسا کہ حدیث پاک میں مذکور ہوا،

(۶۱) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک زخمی شخص

Scanned by CamScanner

رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

متفق علیہ (باب مذکور ص۳۰)

تھا جس نے صبری کی اور چھری لیکر اپنا زخمی ہاتھ کاٹ ڈالا جس سے خون نہ رکا (برابر بہتا رہا) یہاں تک کہ وہ مرگیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جلدی کی مجھ سے میرے بندہ نے اپنے نفس کو ہلاک کرنے میں۔ پس میں نے اسپر جنت کو حرام کردیا۔

ف:۔ تو معنی یہ ہوں گے اولین صالحین کے ساتھ جنت میں داخل ہونا اسپر حرام ہے یہاں تک کہ اپنے فعل بد کی سزا پالے،

پہلے گذر چکا کہ اپنے نفس کو قتل کرنا شریعت میں حرام، اور گناہ کبیرہ ہے اور یہ ملک غیر میں تصرف کرنا ہے، چونکہ انسان کے ظاہر و باطن کا حق تعالیٰ شانہ مالک ہے، پس اللہ تعالیٰ کے رضا کے بغیر کوئی تصرف کرنا بندہ کو درست نہیں چہ جائیکہ وہ اپنے آپ کو قتل اور ہلاک کر ڈالے،

(۶۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ، رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب (باب مذکور ص۳۰)

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر تمام آسمان اور تمام زمین والے کسی مؤمن کے خون کرنے میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان تمام کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالے،

Scanned by CamScanner

ف:- اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایک مؤمن کے خون کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی قدر و قیمت ہے، جیسے آج دنیا کی سب چیزوں سے سستی اور بے قیمت سمجھا جاتا ہے کہ چند پیسوں یا چند ٹکوں اور کوڑیوں کے لالچ میں بہا دیا جاتا ہے۔

(۶۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ کَلِمَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰئِسٌ مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ، رواہ ابن ماجہ (باب الدیات ص۳۰۲)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی مؤمن کے قتل پر آدھے کلمہ کے ذریعہ بھی مدد کرے وہ (قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا (یعنی اسکو قیامت میں اس حالت میں اٹھایا جائیگا) کہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) لکھا ہوا ہوگا، "آئس من رحمۃ اللہ" یہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے۔

ف:- یہ کفر سے کنایہ ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی صرف کافروں کے لئے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ o" اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صرف کافر قوم ہی ناامید ہوتی ہے۔"

یہ قتل مؤمن یا اعانت علی قتل المؤمن کے حلال جاننے پر محمول ہے یا بطور تغلیظ فرمایا۔

(۶۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ

Scanned by CamScanner

اپنی جان و مال کا تحفظ اور اس میں مرجانا یا حملہ آور کو قتل کر دینا

اَرَاَیْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ
یُرِیْدُ اَخْذَ مَالِیْ قَالَ
فَلَا تُعْطِہٖ مَالَکَ قَالَ
اَرَاَیْتَ اِنْ قَاتَلَنِیْ قَالَ
قَاتِلْہُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ
قَتَلَنِیْ قَالَ فَاَنْتَ شَہِیْدٌ
قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قَتَلْتُہٗ
قَالَ ھُوَ فِی النَّارِ رواہ مسلم
(باب ما لا یضمن من الجنایات ص۳۰۵)

(صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کوئی شخص
میرا مال لینے کے لیئے آ دے، تو
میں کیا کروں، (اس کو مال لینے
دوں یا دفع کر دوں) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اسے اپنا مال نہ دے (لینے نہ دے)
عرض کیا حضرت اگر وہ مجھ سے
قتال کرنے لگے، ارشاد فرمایا
تو بھی اس سے قتال کر، عرض کیا
حضرت اگر وہ مجھے قتل کر دے تو کیا حکم ہے، ارشاد فرمایا (اس صورت
میں) تو شہید ہے، عرض کیا حضرت اگر میں اس کو قتل کر دوں، تو
کیا حکم ہے، ارشاد فرمایا وہ جہنم میں جائے گا،

ف:۔ اس سے معلوم ہوا کہ قاتل کا دفع کرنا اور دفع کرنے میں
ہلاک کرنا بھی مباح ہے،

ہتھیار سے اشارہ نہ کرنا

(۶۵) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ عَلٰی
اَخِیْہِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّہٗ
لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ
یَنْزِعُ فِیْ یَدِہٖ فَیَقَعُ
فِیْ حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ
متفق علیہ (باب مذکور ص۳۰۵)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تم میں سے کوئی اپنے بھائی پر
ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اسلئے
کہ بے شک وہ نہیں جانتا کہ شاید
شیطان اس کے ہاتھ سے چھین لے
(یعنی اس ہتھیار کو دوسرے کے
لگوا دے) پس وہ اس کی وجہ سے

جہنم کے گڑھے میں گر پڑے،

فائدہ:- معلوم ہوا کہ جو چیز کسی گناہ کا سبب بن سکے یا جس میں گناہ کا مظنہ ہو اس سے بھی احتراز ضروری ہے،

مسلمان پر ہتھیار اٹھانا

(۶۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضؓ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ (باب مذکور ص ۳۰۵)

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہم پر (یعنی مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھاوے (خواہ ہنسی کے طور پر ہی ہو) وہ ہم میں سے (یعنی ہمارا اتباع کرنے والوں میں سے) نہیں ہے، اسکو بخاریؒ نے روایت کیا ہے، اور مسلم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دیوے وہ ہم میں سے (ہمارا اتباع کرنیوالوں میں سے) نہیں ہے۔

یارب صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

(۶۷) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ اِنْ طَالَتْ لَكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرَى قَوْمًا فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تیری مدت عمر دراز ہو، تو قریب ہے کہ ایسے لوگوں کو دیکھے جنکے ہاتھوں میں گائے کی دموں کے مثل (کوڑے) ہوں گے صبح

وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَةِ اللهِ، رواه مسلم (باب مذکور ص٣٠٦)

کریں گے، اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام کریں گے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شام کریں گے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں،

یعنی وہ لوگ ہمیشہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی اور لعنت خداوندی میں رہیں گے،

ف: اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو ظالم امراء و حکام کے دروازوں پر رہتے ہیں، ان کے آگے پیچھے چلتے ہیں، لوگوں کو بلا وجہ مارتے دھکے دیتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، کٹ کھنے کتوں کی طرح لوگوں کو ستاتے ہیں۔

(٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخیوں کے دو گروہ ہیں، کہ میں نے ان کو نہیں دیکھا یا نہیں دیکھوں گا (چونکہ وہ دونوں گروہ میرے بعد وجود میں آئیں گے)، ایک گروہ تو وہ ہے کہ انکے ساتھ گائے کے دموں کے مثل کوڑے ہوں گے، ان سے لوگوں کو ناحق ماریں گے، دوسرا گروہ وہ عورتیں ہیں جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے

Scanned by CamScanner

مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا۔

(رواہ مسلم (باب مذکور ص ۲۰۶)

ہیں اور حقیقت میں ننگی ہیں، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں اور ان کی طرف مائل ہونے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کے مثل حرکت کرنے والے ہوں گے (کہ اپنے سروں کو لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے مٹکا دیں گی) ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہونگی، اور نہ اسکی خوشبو پا سکیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو بالتحقیق اتنی اتنی مسافت سے (مثلاً سو برس کی مسافت سے جس کی تفصیل اوپر گذر چکی) آتی ہے،

ف:- جب ایک گروہ کا حکم ذکر فرما دیا تو دوسرے گروہ کا حکم خود معلوم ہو گیا، اس لئے اسکو ذکر نہیں فرمایا۔

"کاسیات عاریات" سے مراد یا تو باریک کپڑے پہننے والی ہیں کہ بظاہر کپڑہ پہنے ہوئے ہیں اور چونکہ ان کے جسم ان کپڑوں میں سے (باریک ہونے کی وجہ سے) نظر آتا ہے، تو حقیقت میں ننگی ہیں کہ کپڑے پہننے کا جو مقصود ہے وہ حاصل نہیں یا وہ عورتیں مراد ہیں جو ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے بعض اعضاء تو چھپ جاتے ہیں اور بعض کھلے رہتے ہیں، جس کا آج کل عام رواج ہوتا جا رہا ہے، اسی طرح وہ عورتیں جو دوپٹہ کمر پر ڈال لیتی ہیں جس سے سینہ اور پیٹ جو محل شہوت ہے کھلے رہتے ہیں، یا وہ عورتیں مراد ہیں جو لباس فاخرہ پہنے ہوئے ہیں اور لباس تقویٰ سے ننگی ہیں کہ آخرت میں بسبب تقویٰ کے جنت کا لباس نہ ملے گا، یا یہ سب مذکورہ عورتیں اس کے مصداق میں داخل ہیں،

"مُمِیْلَاتٌ" مائل کرنے والیاں، یعنی وہ عورتیں جو ایسا طریقہ اختیار کریں جس سے مرد ان کی طرف مائل ہوں، ایسا لباس ایسی زینت اختیار کریں، ایسی گفتگو کریں جس سے لوگ ان کی طرف مائل ہوں،

Scanned by CamScanner

اس طرح ناز و انداز سے چلیں جس سے ان کی طرف میلان ہو یا بیشتر جسم کا کوئی حصہ کپڑے سے باہر نکالیں کہ لوگ ان کے حسن کو دیکھکر ان کی طرف مائل ہوں یہ سب اس کے مصداق میں داخل ہیں۔

"رؤسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ" مصر کی عورتوں کا طریقہ ہے کہ وہ اپنے سروں پہ بالوں کا جوڑا بنا کر باندھ لیتی ہیں، جس سے ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کے مثل ہو جاتے ہیں اور پھر وہ انکو ادھر ادھر حرکت دیویں تو ایسا ہے جیسے بختی اونٹوں کے کوہان کثرت فربہی کے باوجود حرکت کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں عورتوں کا یہ طریقہ نہ تھا، پس یہ خبر دینا از قبیل معجزات ہے،

"لا یدخلن الجنۃ الخ" میں دخول اولی کی نفی ہے کہ اول وہلہ میں داخل جنت نہ ہوں گی، بلکہ سزا پاکر، پس یہ عورتیں ان عادات بد کی بنا پر دخول اولی سے محروم کردی جائیں گی،

(۶۹) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَھَنَّمَ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْھَا لِمَنْ سَلَّ السَّیْفَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب (باب مذکور)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جو میری امت پر ناحق تلوار سونتے یا یہ فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر تلوار سونتے)

(۷۰) عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَۃٍ ...

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

Scanned by CamScanner

فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَالِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ۔

رواہ البخاری (باب قتل اهل الردة والسعاة بالفساد ع۲ ص۱۰۲۳)

زندیقوں کو لایا گیا، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو جلا دیا، یہ خبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو فرمایا اگر میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع فرمانے کی وجہ سے کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب مت دو، (یعنی آگ کے ساتھ عذاب دینا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہے کسی اور کو اسکی اجازت نہیں) اور البتہ میں ان کو قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "جو اپنے دین (اسلام) کو بدلدے اس کو قتل کردو" کیوجہ سے۔

ف:- زندیق، اصل میں ایک قوم مجوس کو کہا جاتا ہے، جو کتاب زند کے تابع ہیں، جس کو زردشت مجوس نے بنایا تھا، اور اب زندیق ہر ملحد فی الدین کو کہا جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہاں اس سے مراد عبداللہ بن سبا (مذہب روافض کا بانی) کے ساتھیوں کی جماعت ہے، جنہوں نے طلب فتنہ و فساد اور امت میں گمراہی پیدا کرنے کے لئے اسلام ظاہر کیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں خدائی کا دعوی کیا تھا،

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ کا وہ اقتباس جو انہوں نے علامہ تفتازانی رحمہ اللہ کی "شرح مقاصد" کے حوالہ سے اپنے رسالہ "تکفیر کے اصول" میں ذکر فرمایا ہے نقل کردیا جائے، (وھو ھذا)

" یہ بات ظاہر ہوچکی ہے کہ کافر اس شخص کا نام ہے،

جو مومن نہ ہو، پھر اگر وہ ظاہر میں ایمان کا مدعی ہو تو اس کو منافق کہیں گے، اور اگر مسلمان ہونے کے بعد کفر میں مبتلا ہوا ہے تو اس کا نام مرتد رکھا جائے گا، کیونکہ وہ اسلام سے پھر گیا ہے، اور اگر دو یا دو سے زیادہ معبودوں کی پرستش کا قائل ہو تو اس کو مشرک کہا جائے گا، اور اگر ادیان منسوخہ یہودیت و عیسائیت وغیرہ میں کسی مذہب کا پابند ہو تو اسکو کتابی کہیں گے، اور اگر عالم کے قدیم ہونے کا قائل ہو، اور تمام واقعات و حوادث کو زمانہ کی طرف منسوب کرتا ہو تو اس کو دہریہ کہا جائے گا، اور اگر وجود باری تعالیٰ ہی کا قائل نہ ہو تو اس کو معطّل کہتے ہیں اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کے اقرار اور شعار اسلام نماز روزہ وغیرہ کے اظہار کے ساتھ کچھ ایسے عقائد دل میں رکھتا ہو جو بالاتفاق کفر ہیں تو اسکو زندیق کہا جاتا ہے

(ترجمہ عبارت شرح مقاصد ص۲۶۸ ج۲ ص۲۶۹)

"ومثلہ فی کلیات ابی البقاء ص۵۵۳، ص۵۵۴"

اس کے بعد حضرت مفتی علّام قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں۔

زندیق کی تعریف میں جو عقائد کفریہ کا دل میں رکھنا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مثل منافق کے اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرتا، بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے عقیدۂ کفریہ کو ملمع کر کے اسلامی صورت میں ظاہر کرتا ہے،

كَمَا ذَكَرَهُ الشَّامِيُّ حَيْثُ	علامہ شامیؒ نے فرمایا ہے کہ
قَالَ فَاِنَّ الزِّنْدِيْقَ	زندیق اپنے کفر پر ملمع سازی
يُمَوِّهُ كُفْرَهٗ وَيُرَوِّجُ عَقِيْدَتَهٗ	کرتا ہے اور اپنے عقیدۂ فاسدہ

الفاسدة ويخرجها في الصورة
الصحيحة وهذا معنى
ابطان الكفر فلا ينافي
اظهاره الدعوى.

شامی

(باب مرتد ص ۲۹۵ ج ۳)

کو رائج کرنا چاہتا ہے اور اسکو
عمدہ صورت میں ظاہر کرتا ہے
اور زندیق کی تعریف میں جو یہ
لکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے کفر کو
چھپاتا ہے اس کا یہی مطلب ہے
(کہ وہ اپنے کفر کو ایسے عنوان اور
صورت میں پیش کرتا ہے جس سے لوگ مغالطہ میں پڑ جائیں،)
اس لئے یہ اخفاء کفر اظہار دعویٰ کے منافی نہیں، انتہی
(تکفیر کے اصول ص ۲۹، ۳۰)

(۱) عن علي رض قال
سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم
يقول سيخرج قوم في
آخر الزمان حدثاء
الاسنان سفهاء الاحلام
يقولون من خير قول البرية
لا يجاوز ايمانهم حناجرهم
يمرقون من الدين كما
يمرق السهم من الرمية
فاينما لقيتموهم فاقتلوهم
فان في قتلهم اجرا لمن
قتلهم يوم القيامة.
متفق عليه (باب مذکور ص ...)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے، انہوں نے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب
اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی
جو نوجوان اور کم عقل ہوں گے
کلام مخلوق کے بہتر (قرآن پاک)
سے کلام کریں گے، حالانکہ انکا
ایمان ان کے نرخرہ سے تجاوز
نہ کریگا، (یعنی ان کی ایمان کی
باتیں صرف زبان پر ہوں گی دل
میں نہ ہوں گی، یا یہ کنایہ ہے قبول
نہ کئے جانے سے کہ ان کی یہ باتیں
ان کے اعمال قبول نہ کئے جائیں گے

شرح مشکوٰۃ ج ۵

وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جسطرح تیر نشانہ (شکار) سے نکل جاتا ہے (یعنی جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور اس کے تیزی سے نکل جانے کی وجہ سے خون وغیرہ کا کوئی اثر اس پر نہیں ہوتا، اسی طرح دین کا کوئی اثر ان پر نہ ہوگا) پس جہاں کہیں تم ان سے ملو ان کو قتل کر ڈالو، اس لئے کہ بلاشبہ ان کے قتل میں قتل کرنیوالوں کیلئے قیامت کے روز بڑا اجر ہے،

ف:- "مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ" سے مراد قرآن پاک ہے کہ وہ قرآن پاک کو پڑھیں گے اور ان کا وہ پڑھنا زبان زبان پر ہوگا، دل میں نہ ہوگا، جسکی وجہ سے قرآن پاک میں باطل تاویلات کریں گے، اس فرقہ کا ظہور خوارج کی شکل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا اور آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو قرآن پاک کو پڑھتے ہیں اور جمہور مفسرین کے خلاف اپنے رائے سے تفسیر کرتے اور باطل تاویلات کرکے قرآن پاک کے صحیح مفہوم کو مسخ کرکے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے پورا دین ہی مسخ ہو کر رہ جاتا ہے، اعاذنا اللہ منہ

"مصابیح" کے نسخوں میں "من خیر قول البریۃ" کے بجائے "من قول خیر البریۃ" قول کی تقدیم اور لفظ خیر کی تاخیر کیساتھ ہے، پس "خیر البریۃ" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور "قول خیر البریۃ" سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ ہوں گی،

(۷۲) عَنْ جَرِیْرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ کُفَّارًا

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ تم میرے بعد

Scanned by CamScanner

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔ متفق علیہ (باب مذکور)

کا فر بن جانا کہ تم آپس میں ایک دوسرے گردنوں کو مارنے لگو۔

ف:- "یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" یہ جملہ مستانفہ ہے، گویا سوال کیا گیا ہے کہ کافر کسطرح ہو سکتے ہیں؟ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم آپس میں ایکدوسرے کی گردن کو مارو، مراد یہ ہے کہ یہ کافروں کا سا عمل ہے، یا یہ فعل کفر کے قریب کر دیتا ہے، غور فرمائیں کہ آپس میں قتل وغارت گری، کتنی سخت چیز ہے جو کفر تک پہنچا دیتی ہے "اللھم احفظنا منہ"

(٧٣) عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُھُمَا عَلٰی اَخِیْہِ السَّلَاحَ فَھُمَا فِیْ جُرُفِ جَھَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ دَخَلَاھَا جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ متفق علیہ (باب مذکور ص۳)

حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملیں ان میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھا دے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے میں ہیں پس جب ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کر دے گا تو دونوں جہنم میں داخل ہوں گے، اور انہیں سے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان اپنے تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے سے ملیں (یعنی

دونوں ایکدوسرے پر حملہ کریں، تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے، میں نے عرض کیا کہ قاتل کا حال تو ظاہر ہے کہ وہ ظالم ہے اسلئے جہنم میں جائے گا، باقی مقتول (تو مظلوم ہے) وہ جہنم میں کیوں جائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ساتھی کے قتل کرنیکا وہ بھی حریص تھا (یعنی اس کا ارادہ بھی قتل کرنیکا تھا، گو اس کو موقع نہ مل سکا، پس یہ بھی ظالم ہوا)

ف ۱- یہ اس وقت ہے جب دونوں میں سے ایک بھی حق پر نہ ہو، اگر ایک حق پر ہو دوسرا باطل پر تو اس صورت میں جہنم میں وہی جائے گا جو باطل پر ہوگا، اور یہ بھی اس صورت میں جبکہ یہ قتل اشتباہ یا تاویل کے طریقہ پر صادر نہ ہوا ہو،

"انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ" سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اگر کسی کا اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ نہ ہو اپنے سے دفع کرنا مقصود ہو تو اس صورت میں یہ حکم نہیں ہے، جیسا کہ پہلے صراحۃً حدیث پاک میں گذر چکا،

(۴) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ فَأَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر قبیلہ خثعم کی جانب بھیجا، پس ان میں سے بہت سے لوگوں نے نماز پڑھنے کے ساتھ پناہ پکڑی (یعنی اسلام ظاہر کرنیکے لئے نماز شروع کردی تاکہ ان کو مسلمان سمجھ کر چھوڑ دیا جائے) پس انکو قتل کرنے

مُقِيْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا،

رواہ ابوداؤد۔

(باب قتل اہل الحرب ص۳۰۵)

ہیں جلدی کی گئی، (اور تحقیق کیے بغیر ان کو اسلامی لشکر نے قتل کردیا) اس واقعہ کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نصف دیت دیئے جانے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان مقیم ہو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس سے کیوں بیزار ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، چاہیئے کہ دونوں ایکدوسرے کی آگ کو نہ دیکھیں؛ یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ کم از کم مشرکوں سے اتنی دور رہیں کہ جب وہ آگ جلاویں تو کافر نہ دیکھ سکیں، نہ ان کی آگ مسلمانوں کو نظر آوے،

تاکہ کافروں کے ساتھ اشتباہ نہ ہو سکے اور آزادی سے اسلام کے احکام کی پابندی کر سکیں، اور مشرکوں کی صحبت بد کے اثرات ونتائج سے بھی حفاظت ہو جائے،

ف:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسلام کا علم ہونیکے بعد نصف دیت کا حکم فرمایا، کل دیت کا حکم نہیں فرمایا چونکہ انھوں نے مشرکوں کے درمیان رہکر خود اپنے نفسوں کے قتل پر مدد کی، جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول "انا بری الخ" سے اسکی طرف اشارہ فرمایا،

امت کے درمیان تفریق؛

(۷۵) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امام (امیر المومنین) پر خروج کرے کہ وہ تفریق کرے،

Scanned by CamScanner

رواہ النسائی (باب مذکور) | میری امت کے درمیان تو اسکی گردن مار دو،

ف:۔ جو امام پر خروج کرے اوّلاً اس کو سمجھایا جائے، اگر اس کو کوئی شبہ ہو اس کو دور کیا جائے، پھر بھی اگر نہ مانے تو اس کو قتل کر دیا جائے، معلوم ہوا کہ امت میں تفریق کتنی سخت چیز ہے۔

اللھم احفظنا منہ

(۷۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْہُ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِہٖ

رواہ الترمذی وابن ماجہ (کتاب الحدود ص۳۱۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو قوم لوطؑ کا عمل (لواطت) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو،

لواطت

ف:۔ امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک لواطت کا عمل کرنے والے کی حد حد زنا ہے، اگر شادی شدہ ہو تو سنگسار کیا جائے گا اور اگر غیر شادی شدہ ہو تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور سال بھر کے لئے جلا وطن کیا جائے گا،

اور ایک قوم کا مذہب یہ ہے اس کی سزا بہر دو صورت سنگسار ہی ہے، خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، یہی مذہب امام مالکؒ و امام احمدؒ کا ہے، دوسرا قول امام شافعیؒ کا یہ ہے کہ فاعل و مفعول دونوں کو قتل کیا جائے گا، جیسا کہ اس حدیث پاک کا ظاہر ہے پھر قتل کی کیفیت کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ

جن

Scanned by CamScanner

ان دونوں پر مکان گرادیا جائے، بعض نے کہا ہے کہ پہاڑ سے ان کو گرادیا جائے،

اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک لواطت میں حد نہیں ہے نص قطعی نہ ہونے کی وجہ سے تعزیر ہے، جسطرح اور جس قدر امام مناسب و مصلحت خیال کرے سزا دیوے، جو سزا قتل، حبس، جلاوطن وغیرہ مناسب سمجھے،

(۷۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَتٰی بَہِیْمَۃً فَاقْتُلُوْھَا
مَعَہٗ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ
مَا شَانُ الْبَہِیْمَۃِ قَالَ
مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا وَلٰکِنْ
اَرَاہُ کَرِہَ اَنْ یُّؤْکَلَ لَحْمُہَا
اَوْ یُنْتَفَعَ بِہَا وَقَدْ فُعِلَ
بِہَا ذٰلِکَ، رواہ الترمذی
وابوداؤد وابن ماجہ
(باب مذکور)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے تو اس کو اور اسکے ساتھ اس جانور کو قتل کردو، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ جانور کو کیوں قتل کا حکم فرمایا حالاں کہ اس میں عقل نہیں اور نہ وہ مکلف ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اس بارے میں (اس کی حکمت وعلت کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا، اور لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گوشت کھائے جانے اور اس سے نفع اٹھائے جانے کو مکروہ جانا جبکہ اس کے ساتھ یہ حرکت کیگئی ہے، (لہذا اس کا قتل کرنا ضروری ہوا)

ف :- ائمہ اربعہ کے نزدیک جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کو تعزیر کی جائے گی قتل یا حبس وغیرہ جو امام مناسب خیال کرے حتمی طور پر قتل ہی اسکی سزا نہیں ہے، حدیث پاک میں قتل کا حکم زجر و تشدید پر محمول ہے، اور جانور کے قتل کی یہ حکمت بھی بیان کی گئی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے کوئی حیوان بصورت انسان یا انسان بصورت حیوان پیدا ہو جائے اور اس کے مالک کو اس جانور کے باقی رکھنے میں رسوائی ہے اس سے بچنے کی وجہ سے قتل کرنے کا حکم فرمایا، (بذل المجهود ص۱۵۳ ج ۵)

نیز لوگوں میں اس کا چرچا ہو گا کہ وہ جانور ہے جس کے ساتھ بدفعلی کی گئی، یہ اشاعت فاحشہ ہے جس کی ممانعت قرآن کریم میں ہے، یا جس پر قرآن کریم میں وعید ہے، نیز غذا کے اثرات بھی ضرور پڑتے ہیں، ایسے جانور کو غذا بنانے سے مضر اثرات کا بھی اندیشہ ہے، لہذا مناسب یہ ہے اس جانور کو ذبح کر کے اسکا گوشت جلا کر اس کو دفن کر دیا جائے، تا کہ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری"۔

(۷۸) عَنْہُ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوْ اِمْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا، رواہ الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب (مذکور)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف جو کسی مرد سے بدفعلی کرے یا عورت سے پچھلے مقام میں بدفعلی کرے نظر رحمت نہیں فرماتے (یا قیامت میں اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے)

ف :- معلوم ہو گیا کہ یہ حرکت اللہ تعالیٰ کو کتنی ناپسند اور کتنی ناراض کرنے والی ہے، "اللھم احفظنا منہ"

Scanned by CamScanner

(٧٩) عن جابرؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المنتهب قطع ومن انتهب نهبة مشهورة فليس منا۔ رواه ابو داؤد در باب قطع السرقة ٢١٣

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچکنے والے پر ہاتھ کا کاٹا جانا نہیں (اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا) اور جو شخص اچک لیوے (کسی کا مال) آشکارا اور پر اچکنا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے، (ہمارا اتباع کرنیوالوں میں سے نہیں ہے)

اچکنے والا

ف:۔ مال اچکنا اور لوٹنا اگرچہ چوری کرنے سے (پوشیدہ طور پر کسی کا مال لینے سے) سخت ہے، مگر اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے سرقہ (چوری) کا اس پر اطلاق نہ ہونے کی وجہ سے۔

(٨٠) عنه (اى عبد الله بن عمروؓ) عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة عاق ولا قمار ولا منان ولا مدمن خمر۔ رواه الدارمى وفى رواية له ولا ولد الزنية بدل قمار۔

(باب بيان الخمر ص ٣١٥)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جنت میں (اولاً) نہیں داخل ہوگا والدین کا نافرمان (جبکہ بلا وجہ شرعی ہو) اور جواری اور نہ (فقراء پر صدقہ دیکر) احسان جتانے والا، اور نہ شراب کا عادی۔ اور ایک روایت میں ولد الزنا ہے قمار کے بجائے (کہ ولد الزنا اولاً جنت میں داخل نہ ہوگا)

والدین کا نافرمان، جواری، احسان جتانیوالا

ف:۔ ولد الزنا میں تاویل کی گئی ہے کہ باپ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تربیت نہیں ہوتی وہ علم سے محروم ہوتا ہے اس وجہ سے وہ افعال بد

Scanned by CamScanner

کا مرتکب ہوتا ہے، جس کی وجہ سے گرفتار عذاب ہوگا، نیز نطفہ کے
محل حرام میں حرام طریقہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بھی خباثت مولود
میں داخل ہوگی،

بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ ولدالزنا سے مراد زنا کا عادی ہے، جیسے
کہ بہادروں کو بنوالحرب اور اولاد مسلمین کو بنوالاسلام کہتے ہیں، ورنہ
ولدالزنا کا کوئی جرم نہیں جس پر اس کو عذاب دیا جائے،

(۸۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ، رواہ احمد والنسائی (باب مذکور)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ نے ان پر جنت کو (اولاً) حرام کردیا ہے (۱) شراب کا عادی (۲) والدین کا نافرمان (۳) دیوث جو اپنے اہل (بیوی، بیٹی یا قرابتی) کے بارے میں خباثت یعنی
زنا (یا مقدمات زنا بوس وکنار وغیرہ) کو تجویز کرے، یا برقرار رکھے کہ
خود ان سے ایسا کرائے یا ان کو کرتے ہوئے دیکھے اور کچھ انکار نہ کرے، اور
دوسرے گناہ شراب پینا غسل جنابت کا ترک کرنا بھی اسی حکم میں ہے، کہ
اس کو شراب پیتے یا غسل جنابت کو ترک کرتے دیکھے اور انکار نہ کرے تو
وہ بھی دیوث ہے،

(۸۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ

حضرت ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمی (اولاً) جنت میں داخل نہیں ہونگے (۱) شراب

شراب کا عادی والدین کا نافرمان، دیوث ⁘ شراب کا عادی قطع رحمی کرنے والا، جادو کی تصدیق کرنے والا

وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رواہ احمد (باب مذکور)

کا عادی (۲) قطع رحمی کرنے والا، (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا۔

یعنی جادو کے موثر بالذات ہونے کی تصدیق و یقین کرنے والا (چونکہ محض جادو کی تاثیر کے ثبوت کا یقین کرنا تو درست ہے، جیسے اور دوسری اشیاء میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے جادو میں بھی رکھی ہے)

امام کی اطاعت اور جماعت سے علیحدگی

(۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ بِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ رواہ مسلم (باب الامارۃ ص۳۱۹)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص امام کی اطاعت سے نکل جائے اور جماعت مسلمین سے جدا ہو جائے، پھر اسی حالت پر وہ مرجائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا، اور اندھا دھند جھنڈے کے نیچے (کہ جس کا حق و باطل ہونا معلوم نہ ہو) قتال کرے درانحالیکہ وہ غصہ ہوتا ہے عصبیت کی وجہ سے (کسی قوم یا کسی جماعت کی ظلم پر حمایت و مدد کرنیکے لئے اعلاء کلمۃ اللہ مقصود نہیں) اور لوگوں کو تعصب کے واسطے بلاتا ہے (یعنی رضاء الٰہی یا حق کی نصرت پیش نظر نہیں) یا عصبیت کی مدد کرتا ہے یعنی کسی قوم کی ظلم پر محض عصبیت کی وجہ سے مدد کرتا ہے، پھر وہ قتل کر دیا گیا، تو اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہوا، اور جو شخص میری امت پر اپنی تلوار

Scanned by CamScanner

کے ساتھ خروج کرے اور امت کے نیک و بد کو قتل کرے اور مومنین کی بھی پروا نہ کرے اور نہ کسی عہد والے کے عہد کو پورا کرے پس وہ مجھ سے نہیں، میں اس سے نہیں، یعنی میں اس سے بیزار ہوں، میرا اس کا کوئی تعلق نہیں" اللّٰھم احفظنا منہ"

(۸۴) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْھُمَا۔

رواہ مسلم (صـ ۱۲۲)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو خلیفوں کے واسطے بیعت کی جائے تو ان میں اخیر والے کو قتل کر دو،

ف :- یعنی اس کو سمجھایا جائے تاکہ وہ دست بردار ہو جائے، اسطرح نہ مانے تو اس سے قتال کیا جائے، تاکہ وہ باز آجائے یا مر جائے، اسلئے کہ وہ باغی ہے،

اور بعض حضرات نے قتل سے اس کی بیعت کا باطل کرنا مراد لیا ہے، بہرحال معلوم ہو گیا کہ مسلمانوں میں باہم افتراق واختلاف کتنا سخت اور اللہ کو کتنا ناپسند ہے،

(۸۵) عَنْ عَرْفَجَۃَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عنقریب شر و فساد ہوں گے پس جو شخص اس امت کے امر کو متفرق کرنا چاہے، درانحالیکہ وہ (امر امامت کسی ایک امام پر) متفق

Scanned by CamScanner

من کان رواہ مسلم (باب مذکور)

ہیں اس کو تلوار سے قتل کر دو کسے باشد،

ف ا- مطلب یہ ہے کہ طلب امارت کے لئے نوع بنوع کے فتنہ وفساد ہر جہت سے ہونگے اور امام وہی ہے جس کیلئے اوّل بیعت کرلی گئی اس کے بعد اگر کوئی دوسرا شخص اپنی بیعت کی طرف بلا کر امت میں تفریق کرنا چاہے درانحالیکہ پہلے امام پر سب متفق ہیں اور وہ اہل بھی ہے تو اس دوسرے شخص کو قتل کر دیا جائے خواہ کیسا ہی اعلیٰ وافضل اور اعلم واشرف اور مستحق امامت کیوں نہ ہو، چونکہ یہ امت میں تفریق کرنا چاہتا ہے، اس سے اندازہ ہوگیا کہ امت میں تفریق کرنا کتنا سخت ہے۔ اللھم احفظنا منہ۔

(٨٦) عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ متفق علیہ (ص ٣٢١)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی والی وسردار ایسا نہیں ہے جو رعیت کی مسلمانوں میں سے ولایت وسرداری کرے اور پھر اس حالت میں مرے کہ وہ ان کے ساتھ خیانت کرنے والا تھا، مگر اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دیتا ہے، (یعنی اوّلاً جنت میں داخل نہ ہو سکے گا، بلکہ سزا پا کر)

(٨٧) عَنْهُ (اى مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو

Scanned by CamScanner

يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ متفق عليه (رباب مذکور)

اللہ تعالیٰ رعیت کا نگہبان و حاکم بنائیں اور وہ رعیت کے ساتھ کامل خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا (یعنی جب تک اپنے اس جرم کی سزا نہ پا لے)

(۸۸) عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ رواہ احمد والترمذی (رباب مذکور)

حضرت حارث الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم کو پانچ چیزوں کا حکم کرتا ہوں (۱) جماعت مسلمین کا قول و عمل اور اعتقاد میں اتباع کرنے کا (۲) علماء و امراء کا حکم سننے اور بجا لانے کا (جب کہ خلاف شرع نہ ہو) (۳) ہجرت کرنے کا (۴) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کا اور بالتحقیق جو شخص جماعت مسلمین سے بالشت برابر نکلا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال پھینکی الا یہ کہ وہ رجوع کرلے اور جو شخص جاہلیت کا پکارنا پکارے تو وہ دوزخیوں کی جماعت سے ہے خواہ وہ روزہ رکھے نماز پڑھے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں ،

ف :- ہجرت سے مراد دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف جانا ، اور دارالبدعت سے دارالسنت کی طرف جانا اور معصیت سے توبہ و استغفار

ف: بیعت سے نکلنا امیر کی اطاعت سے خروج ہجرت و جہاد کا حکم

کی طرف جاتا ہے، آنحضرت صلی اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ الخ	مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی تمام چیزوں کو چھوڑ دے،

"الجہاد فی سبیل اللہ" اللہ کے دین کو بلند کرنے کیلئے کوشش و محنت کرنا، کافروں سے قتال کرنا، اور ایک جہاد بالنفس بھی ہے کہ اپنے نفس کو اس کی خواہشات سے روکنا جو ہر وقت ہر مسلمان پر ضروری اور لازم ہے، اسی کو جہاد اکبر فرمایا گیا ہے۔

"من خرج من الجماعۃ" سے مراد یہ ہے کہ جماعت مسلمین کی اتباع سے ان کے طریق کی اتباع کرنے سے نکلا اور سنت کو چھوڑ کر بدعت اختیار کی،

"فقد خلع ربقۃ الاسلام" تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی، یعنی اس نے اسلام کا عہد اور ذمہ توڑ دیا،

"من دعا بدعوی الجاھلیۃ" اس سے مراد یا تو وہ شخص ہے جو لوگوں کو جہالت کے طریقوں، عادتوں اور رسم و رواج کی طرف بلا دے،

بعض نے بیان کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب دشمن کسی پر غالب آجاتا تھا تو باآواز بلند "یا آل فلاں" "یا آل فلان" کہکر مدد کے لئے پکارتے تھے لوگ اس کی مدد کی طرف دوڑتے تھے، خواہ وہ ظالم ہوتا یا مظلوم، اس کی مخالفت مقصود ہے، واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

(۸۹) عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ	غالب قطانؒ نے ایک شخص سے روایت کی اس نے اپنے باپ سے روایت کی اس نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چودھراہٹ حق ہے اور لوگوں کیلئے

Scanned by CamScanner

لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ (رواہ ابو داؤد (حاب مذکور)

ضروری ہے کہ اس کے بغیر بہت سے امور انجام نہیں پاتے، لیکن چودھری جہنم میں ہیں۔ یعنی اکثر چودھری چودھراہٹ کا حق ادا نہ کرنے اور عدل وانصاف کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے، اس لئے اس کے طلب کرنے سے احتراز ضروری ہے اور اگر بلا طلب من جانب اللہ ملتی ہے تو پھر من جانب اللہ مدد بھی ہوتی ہے، کہ وہ حق وانصاف کی رعایت کرے، لہٰذا ان کا یہ حکم نہیں مگر آج تو ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے کتنی کوششیں ماری جاتی ہیں،

سفہاء کی امارت اور ان کی اعانت

(۹۰) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أُمَرَاءُ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولٰئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تجھے احمقوں کی امارت سے (ان کے عمل سے یا انکے پاس جانے سے) اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ احمقوں کی سرداری کب ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ امراء میرے بعد میں ہوں گے، (جو جھوٹے وکاذب اور ظالم ہوں گے) جو شخص ان کے پاس جاوے اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور انکی (قولاً عملاً) انکے ظلم پر مدد کرے تو وہ مجھ سے نہیں

أُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَىَّ الْحَوْضَ
رواہ الترمذی والنسائی
(کتاب الامارۃ صـ ۳۲۲)

میں ان سے نہیں (یعنی میرا ان کا کوئی تعلق نہیں) اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ آسکیں گے (اللّٰھم احفظنا منہ) اور جو شخص ان کے پاس نہ جائے، انکے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے انکی ان کے ظلم پر (کسی طرح) مدد نہ کرے پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، (وہ میرے، میں ان کا) وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے (اور آب کوثر پیارے آقا سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پئیں گے، یہ کیا ہی مرشنے کی چیز ہے۔" اللّٰھم اجعلنا منہم"

(۹۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الَّذِيْ يَعْشُرُ النَّاسَ (زباب مذکور)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (خلاف شرع محصول (ٹیکس) وصول کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی بغیر سزا پائے ہوئے داخل نہ ہوگا سزا پاکر داخل ہوگا)

ٹیکس وصول کرنے والا

(۹۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللّٰہِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللّٰہِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اور لوگوں میں سب سے زیادہ قریب اللہ تعالیٰ کے نزدیک امام عادل ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کے

امام عادل: منصف حکمران، امام جائر: ظالم حکمران

وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب،
(باب مذکور)

نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض قیامت کے روز اور سب سے زیادہ عذاب دیا جانیوالا اور ایک روایت میں ہے سب سے زیادہ دور مجلس کے اعتبار سے امام ظالم ہوگا "اعاذنا اللہ منہ"

حاکم کا ضرورتمندوں سے دروازہ بند کرنا

(۹۳) عَنْ أَبِي الشَّمَّاخِ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ الْمُسْلِمِينَ أَوِ الْمَظْلُومِ أَوْ ذِي الْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللّٰهُ دُونَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ أَفْقَرَ مَا يَكُونُ إِلَيْهِ،
(ص ۳۲۴)

حضرت ابو الشماخ الازدیؒ اپنے چچا کے بیٹے سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کو لوگوں کے امور میں سے کسی چیز کا والی بنایا گیا، پھر وہ مسلمین مظلوم، ضرورتمندوں پر اپنا دروازہ بند کرلے (جس سے وہ اس کے پاس جاکر اپنی حاجت بیان نہ کرسکیں، اور وہ ان کی حاجت روائی نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کے دروازے (دنیا میں یا آخرت میں) اس کی شدت احتیاج اور محتاجگی کے وقت بند فرمادیں گے، "اعاذنا اللہ منہ"

(۹۴) عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ

رواہ ابوداؤد وابن ماجہ

(باب مذکورہ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے ایک تو جنت میں اور دو جہنم میں جائیں گے: جنت میں جانے والا وہ ہے جس نے حق کو پہچانا (کہ کس جانب ہے) اور اس کے موافق فیصلہ کیا اور وہ شخص جس نے حق کو پہچانا (کہ کس جانب ہے) اور پھر حکم میں ناانصافی کی (یعنی دیدہ و دانستہ حق تلفی اور ظلم کیا) تو وہ جہنم میں جائیگا، اور (تیسرا) وہ شخص جس نے بربنائے جہل فیصلہ کیا (یعنی اس نے حق کو نہیں پہچانا کہ کس جانب ہے اور فیصلہ کردیا) تو یہ بھی جہنم میں جائے گا۔ (چونکہ اس نے حق دریافت کرنے اور حقدار کو حق پہنچانے میں کوتاہی کی)

قاضی تین قسم کے ہیں

(۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ

رواہ ابوداؤد

(باب مذکور)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عہدہ قضا طلب کرے اور اس کو حاصل بھی کرے، پھر اگر اسکا عدل وانصاف ظلم پر غالب آجائے تو اسکے لئے جنت ہے اور اگر اسکا ظلم عدل پر غالب آجائے، تو اسکے لئے جہنم ہے۔

قضاء طلب کرنا

ف: بظاہر تو کراہت کہ غلبہ عدل اور غلبہ ظلم سے کثرت مراد ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو، لیکن علماء محققین نے بیان فرمایا ہے کہ غلبہ سے مراد دونوں حالتوں میں یہ ہے کہ ایک اتنا غالب اور قوی ہو کر دوسرے کے وجود سے مانع ہو کہ عدل اتنا قوی ہو کہ ظلم وجود میں نہ آئے اور ظلم اتنا قوی ہو کہ عدل وجود میں نہ آئے، کذا قال التورپشتی"

اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرنا

(۹۶) عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ،

رواہ البخاری

(باب ارزق الولاۃ وھدایاھم ص ۳۲۵)

حضرت بنت خولۃ الانصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک بہت سے آدمی اللہ تعالیٰ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں (یعنی بیت المال یا زکوٰۃ اور غنیمت میں امام المسلمین کی اجازت کے بغیر تصرف کرتے ہیں، اور اپنے حق اور اپنی اجرت سے زیادہ لیتے ہیں) تو ان کے واسطے آگ ہے قیامت کے دن،

ف: اسی کو قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے،

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ہ

بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق کھاتے ہیں، اور کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں، اور عنقریب جلتی آگ میں داخل ہونگے

(بیان القرآن)

(۹۷) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

Scanned by CamScanner

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ
وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ
بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ
اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ
غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللهُ
تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ "اِنَّ الَّذِيْنَ
يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَ
اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا" اِلٰى
اٰخِرِ الْاٰيَةِ. متفق عليه
(ص ۳۲۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص قسم کھاوے یمین صبر سے حالانکہ
وہ اس میں جھوٹا ہے تاکہ
اس قسم کے ذریعہ ایک مسلمان کا
مال حاصل کرے تو وہ قیامت میں
اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات
کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت
ناراض ہونگے، پس اسکی تصدیق
میں اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت) نازل
فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے "یقیناً
جو لوگ معاوضہ حقیر لیتے ہیں،
بمقابلہ اس عہد کے جو اللہ تعالیٰ سے کیا ہے، اور اپنی قسموں کے ان لوگوں
کو کچھ حصہ آخرت میں نہ ملیگا اور نہ خدا تعالیٰ ان سے کلام فرمائیں گے
اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے قیامت کے روز اور نہ ان کو پاک کریں گے
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا" (بیان القرآن)

یمین صبر کس کو کہتے ہیں

ف: "یمین صبر" صبر کے معنی حبس اور لزوم کے ہیں، یمین صبر
یہ ہے کہ حاکم کسی کو مجبور کردے اور اس قسم کو اس پر لازم کردے،
کہ جب تک یہ قسم نہ کھائیگا، رہا نہ کیا جائیگا۔ "اللّٰھم احفظنا منہ"

(۹۶) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ فَقَدْ اَوْجَبَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو شخص اپنی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان
کے حق کو لیوے تو بیشک اللہ تعالیٰ

قسم کھا کر مسلمان کا مال لینا

اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ ۔ رواہ مسلم

(باب مذکور)

واجب کر دیا اسکے لئے جہنم اور حرام کر دیا اس پر جنت (یعنی سزا پانے تک) ایک شخص نے عرض کیا اگرچہ وہ حق معمولی چیز ہو یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، ارشاد فرمایا اگرچہ وہ (درخت) پیلو کا ایک ٹکڑا (یعنی مسواک ہی ہو)،

ناحق جھگڑا کرنے والا

(۹۹) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ

متفق علیہ (باب مذکور)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ لوگوں میں مبغوض ترین اللہ تعالیٰ کے نزدیک (ناحق) سخت جھگڑنے والا ہے،

"اعاذنا اللہ منہ"

کسی کمال کا ناجائز دعویٰ کرنا

(۱۰۰) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

رواہ مسلم

(باب مذکور)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اسکے لئے نہیں ہے (مثلاً کسی ایسے کمال و ہنر کا دعویٰ جو اس میں نہیں ہے) تو وہ ہم سے (یعنی ہمارا اتباع کرنیوالوں میں سے) نہیں ہے (یا جنتیوں میں سے نہیں ہے)، چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے "اعاذنا اللہ منہ"

Scanned by CamScanner

(۱۰۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى رواه مسلم (باب السدا والة الجهاد ص۳۳۶)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے تیر اندازی کو سیکھا پھر اسکو چھوڑ دیا پس وہ ہم میں سے (ہمارا اتباع کرنے والوں میں سے) نہیں اس نے نافرمانی کی،

ف:- ہر وہ چیز جو جہاد میں کام آسکتی ہے وہ اسی حکم میں داخل ہے مثلاً اس زمانہ میں بندوق وغیرہ کا نشانہ سیکھکر چھوڑ دینا،

(۱۰۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کسی شخص نے ایک غلام جسے مدعم کہا جاتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہدیہ بھیجا اس درمیان میں کہ مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا، اچانک اسکو ایک تیر آکر لگا جس کا پھینکنے والا معلوم نہ تھا جس نے اسکو قتل کر دیا، لوگوں نے کہا اسے جنت مبارک ہو پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں بے شک وہ چادر جو اس نے خیبر کے دن مال غنیمت سے تقسیم سے پہلے لی تھی، وہ

Scanned by CamScanner

يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ
لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ
عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ
النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ
أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ
أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ
متفق علیہ (ص ۳۴۹)

وہ اس پر آگ ہو کر شعلہ مارتی ہے
آگ کا شعلہ ہو کر بھڑک رہی ہے
جب لوگوں نے یہ وعید شدید سنی
تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لیکر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا یہ آگ کا ایک
تسمہ ہے یا آگ کے دو تسمے ہیں،
(یعنی بغیر تقسیم کے مال غنیمت میں سے
انکا لے لینا بھی موجب عذاب ہے)

ف:- اس حدیث پاک سے خیانت کرنے کی مذمت اور وعید شدید ہے، اور یہ مال غنیمت میں تقسیم سے قبل عام مسلمانوں کے حقوق متعلق ہوتے ہیں اسی طرح مدارس یا مساجد یا اوقاف وغیرہ کے اموال میں بھی عام مسلمانوں کے حقوق متعلق ہوتے ہیں، پس ان میں خیانت کرنا بھی اسی حکم میں ہے، (اعاذنا اللہ منہ)

"واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم"

ذمی پر ظلم

(۱۰۳) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا
أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ
طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا

حضرت صفوان بن مسلم صحابہ رضی اللہ
عنہم اجمعین کے متعدد بیٹوں سے
وہ اپنے باپوں سے اور وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا، خبردار جو کسی معاہد (ذمی یا
مستامن) پر ظلم کرے یا اس کے
حق کو کم کرے یا اس کی طاقت سے

Scanned by CamScanner

بغیر طیب نفس فانا حجیجه یوم القیامة منه
رواه ابو داؤد
(باب الصلح ص ۳۵۴)

زیادہ اس کو تکلیف دے (مثلاً ذمی سے طاقت سے زیادہ جزیہ لیوے یا حربی مستأمن سے اس کے مال تجارت سے عشر سے زیادہ لیوے) یا لیوے (ان سے یا دوسروں سے) کچھ طیب نفس (دل کی خوشی) کے بغیر پس میں اس کی جانب سے دعویدار ہوں گا قیامت کے روز،

ف:- اور جب سید المرسلین حبیب رب العالمین (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف سے دعویدار ہوں گے تو پھر کہاں ٹھکانہ ہے، "اعاذنا اللہ منہ"

(۱۰۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا
متفق علیہ (ص ۳۷۳)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائیں گے جو اپنا تہبند وغیرہ (ٹخنوں سے) نیچا لٹکاتا ہے اکڑنے اور تکبر کرنے کی وجہ سے۔

ف:- ٹخنوں سے نیچا ازار لٹکانے کی سخت مذمت معلوم ہوئی (اللّٰھم احفظنا منہ) "بَطَرًا" کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عذر کی وجہ سے ایسا ہو جائے تو پھر یہ مذمت نہیں ہے۔ مگر جن لوگوں پر حدیث پاک میں اتنی سخت وعید ہو ان کے ساتھ تشبہ سے بھی پرہیز لازم ہے،

(۱۰۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی لبیں (مونچھیں) نہ لیوے

عليني ميتا، رواه
احمد والترمذي والنسائي
(باب الترجل ص۳۸۱)

(رنگ کاٹے) وہ ہم میں سے نہیں
(ہمارا اتباع کرنے والوں میں سے
نہیں ہے)

(۱۰۶) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ
يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا
نَفْسًا فَيُعَذِّبُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ
قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رضی فَاِنْ
كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ
الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ
متفق عليه (باب التصاوير ص۳۸۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا کہ ہر مصوّر (تصویر
بنانے والا) جہنم میں جائے گا، ہر
اس تصویر کے مقابلہ میں جو اس نے
بنائی ہے ایک نفس اس (مصور)
کے لئے بنا دیا جائیگا، جو اس کو جہنم
میں عذاب دیگا، حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا پس اگر تو
بنانے والا ہی ہے تو درخت اور ان چیزوں کی تصویر بنا جس میں روح نہیں
ہوتی (معلوم ہوا بے جان چیزوں کی تصویر بنانا درست ہے)

(۱۰۷) عَنْهُ (اَىْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی)
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ
تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ
وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ
اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن
نکلے گی (یعنی آگ کا ٹکڑا جو مثل گردن
کے ہوگا) کہ اس کے دیکھنے والی دو
آنکھیں ہونگی اور سننے والے دو کان
ہونگے اور بولنے والی زبان ہوگی،

لِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ رواه الترمذی

(باب التصاویر)

وہ یوں کہیگی کہ میں تین قسم کے لوگوں پر مسلط ومقرر کی گئی ہوں (کہ انکو جہنم میں داخل کروں اور عذاب دوں) (ایک تو) ہر متکبر (اور حق سے) عناد کرنے والے پر (جو عناد کی وجہ سے حق کو قبول نہ کرے) (دوسرے) ہر اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے ساتھ اور کسی معبود (باطل بت وغیرہ) کی عبادت کرے (تیسرے) تصویر بنانے والوں پر۔ اللّٰھم احفظنا منہ

(١٠٨) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ ،

(باب التصاویر ص٣٨٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک لوگوں میں قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب دیئے جانیوالے (یہ ہوں گے) (١) جو کسی نبی کو قتل کرے (٢) یا اس کو نبی (جہاد فی سبیل اللہ میں) قتل کرے (٣) یا اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کرے (٤) اور تصویر بنانے والے (٥) اور عالم جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے، یعنی علم کے موافق عمل نہ کرے، چونکہ جس علم پر عمل نہ کیا جائے وہ غیر نافع ہے، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ ارشاد فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ الخ

اے اللہ میں تجھ سے علم غیر نافع سے پناہ چاہتا ہوں ،

اور جو علم عمل پر آمادہ کرے یعنی جس علم پر عمل کیا جائے وہ علم نافع ہے وہ مطلوب ہے اسی کو طلب کرنے کا حکم ہے ،

Scanned by CamScanner

ارشاد باری تعالیٰ ہے،

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی دعا فرمائی ہے،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا الحدیث — اے اللہ میں تجھ سے علم نافع مانگتا ہوں،

جو فضائل علم کے احادیث پاک میں بیان کئے گئے ہیں وہ اسی علم نافع کے ہیں "اللھم ارزقنا منہ"

ف:- علم کے نافع ہونیکے لئے چار چیزیں ضروری ہیں، ۱فہم صحیح ۲یقین کامل ۳عزم قوی، ۴مجاہدہ قاہرہ،

فہم صحیح حاصل ہوتا ہے جبکہ غباوت نہ ہو اور غوایت نہ ہو، غباوت کے معنی کم فہمی اور غوایت کے معنی کج فہمی اور جسطرح فہم صحیح کیلئے آدمی وقت خرچ کرتا ہے قربانی دیتا ہے اسی طرح یقین کامل عزم قوی مجاہدہ قاہرہ کیلئے بھی مستقل محنت کرنے اور وقت خرچ کرنے کی ضرورت ہے کہ مشائخ کاملین کی صحبت میں رہکر ان کے حصول کی جدوجہد کرے،

(۱۰۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ. رواه الترمذی و قال اسنادہ ضعیف (باب السلام ۲۹۹)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ یعنی شعیب سے اور وہ اپنے دادا (یعنی عبداللہ بن عمروؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہمارے غیر (یعنی غیر ملت والوں سے) مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں تم (اے مسلمانو) یہود کی مشابہت اختیار مت کرو نصاریٰ کی پس تحقیق یہودیوں کا سلام کرنا انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے اشارہ کرتا ہے۔

تشبیہ بالغیر علم اور اس کی تعلیم

(یعنی سلام میں بھی ان کی مشابہت اختیار مت کرو، جیسے ان کے اور مذہبی شعائر میں مشابہت اختیار کرنا ناجائز ہے اسی طرح ان کی عام وضع و ہیئت، شکل وصورت میں مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔)

ف ۱: تشبہ کے مسئلہ میں چونکہ اس زمانہ میں شدید ابتلا ہے اور بعض اس کی حقیقت کو نہ پہچاننے کی وجہ سے مداہنت کرکے کسی امر میں بھی تشبہ کو ناجائز نہیں سمجھتے) اور بعض غلو سے کام لیتے ہیں کہ جن امور میں تشبہ ممنوع نہیں ان میں بھی ممنوع سمجھتے ہیں، اس لئے ضروری ہوا کہ اس مسئلہ کی وضاحت کردی جائے، حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب قدس سرہ نے "حیات المسلمین" میں اس کو بیان کیا ہے، وہیں سے بقدر ضرورت نقل کرتا ہوں، فرماتے ہیں۔

"امتیاز قومی[1] (یعنی اپنا لباس اپنی وضع اپنی بول چال اپنا برتاؤ وغیرہ غیر مذہب والوں سے الگ رکھنا) دوسری قوموں کی وضع وعادت بلاضرورت اختیار کرنے کو شریعت نے منع کیا ہے، پھر ان میں بعض چیزیں تو ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ بھی رہے تب بھی گناہ رہیں گی، جیسے ڈاڑھی منڈانا یا حد سے باہر کترانا یا گھٹنوں سے اونچا پائجامہ یا جانگیہ پہننا کہ ہر حال میں ناجائز[2] ہے، اور اگر اس کے ساتھ شرعی وضع کو حقیر سمجھے یا اس کی برائی کرے تو پھر گناہ سے گذر کر کفر ہوجائے گا، اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے اس کی خصوصیت نہ رہے تو گناہ نہ رہیں گی، اور خصوصیت نہ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کے دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہو کہ یہ وضع تو فلانے لوگوں کی ہے

---

[1] ولقب بلسان الشرع بمسئلة التشبه ۱۲ [2] فالتشبه حکمة النهی عنها لا علة ۱۲

Scanned by CamScanner

جیسے انگرکھا یا اچکن پہننا، مگر جب تک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جاوے گا، جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا، یا گرگابی پہننا یا دھوتی باندھنا یا عورتوں کو لہنگا پہننا، پھر ایسی چیزوں میں جو چیزیں دوسری قوموں کی محض قومی وضع ہیں جیسے کوٹ پتلون وغیرہ یا قومی وضع کی طرح ان کی عام عادت ہے، جیسے میز کرسی پر یا چھری کانٹے سے کھانا، اس کے اختیار کرنے سے تو صرف گناہ ہی ہوگا کہیں کم کہیں زیادہ[لہ]، اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا، جیسے صلیب لٹکا لینا یا سر پر چوٹی رکھ لینا یا جنیؤ باندھ لینا یا ماتھے پر قشقہ لگا لینا یا جے پکارنا وغیرہ،

اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی وضع ہیں، گو ان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں، جیسے دیا سلائی یا گھڑی یا کوئی حلال دوا یا مختلف سواریاں یا ضرورت کے بعض نئے آلات جیسے ٹیلی گراف یا ٹیلیفون یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو ان کا برتنا جائز ہے نہ کہ گانے بجانے کی چیزیں جیسے گراموفون یا ہارمونیم وغیرہ، مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں، بلکہ علماء سے پوچھ لیں، اور مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں خواہ وہ بدعتی دین کے رنگ میں ہوں خواہ دنیا کے رنگ میں ہوں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے، گو کافروں کی وضع سے کم ہے، پھر ان سب ناجائز وضعوں اگر پوری وضع بنائی زیادہ گناہ ہوگا، اگر ادھوری بنائی اس سے کم ہوگا، اس سے بھی

لہ اور جب ان چیزوں میں خصوصیت نہ رہے تو گناہ بھی نہ ہوگا ۱۲

Scanned by CamScanner

سمجھ میں آگیا ہوگا کہ یہ مسئلہ جس طرح شرعی ہے اسی طرح عقلی بھی ہے
کیونکہ مرد کیلئے زنانہ وضع بنانے کو ہر شخص عقل سے بھی برا سمجھتا
ہے، حالانکہ دونوں مسلمان اور صالح ہیں تو جہاں مسلمان اور
کافر کا فرق ہو یا صالح و فاسق کا فرق ہو وہاں کافر یا فاسق
کی وضع بنانے کو کس کی عقل اجازت دے سکتی ہے الخ

(حیاۃ المسلمین ص۲۲۷ تا ص۲۲۹)

(۱۰) عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

رواہ الترمذی وابوداؤد

(باب القیام ص۴۰۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے واسطے لوگوں کے کھڑے ہونے سے خوش ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

جو اپنے سامنے لوگوں کو کھڑا رکھنا پسند کرے

ف:- یہ وعید اس وقت ہے جبکہ وہ تکبر کی وجہ سے یہ خواہش کرے اور
اگر اس کی خواہش کے بغیر کوئی کھڑا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ در مختار
میں ہے۔

وفی الوھبانیۃ یجوز بل یندب القیام تعظیما للقادم۔ (شامی ج۵ ص۲۴۶)

اور وہبانیہ میں ہے کہ جائز ہے بلکہ آنے والے کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا مندوب (مستحب) ہے۔

(۱۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کسی کے سامنے کھڑے ہونا منع ہے

مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ لَیْسَ عَلَیْهِ حِجَابٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِیْ حِجًی[1] (صـ)

جو شخص ایسے مکان کی چھت پر رات گذارے (سووے) جس پر کوئی رکاوٹ (منڈیر وغیرہ) نہ ہو تو اس سے ذمہ بری ہو گیا۔

ف:۔ چونکہ اس نے اپنے آپ کو خود ہلاکت کے خطرہ میں ڈالا اس لئے اس کی حفاظت کا ذمہ بری ہو گیا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی حفاظت کو اپنی مہربانی کی وجہ سے جو اپنے ذمہ لے لیا ہے اور اس کے لئے ملائکہ اور اسباب پیدا کئے ہیں تو جو شخص ایسی چھت پر جس پر گرنے سے رکاوٹ نہ ہو سوتا ہے تو چونکہ اس نے خود اسباب حفاظت ترک کر کے آپ کو ہلاکت کے خطرہ میں ڈال دیا اس لئے اللہ تعالیٰ کا حفاظت کا ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔

(۱۱۲) عَنْ اَنَسٍ رض

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ یَا جِبْرَئِیْلُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں ایسی قوم کے پاس سے گذرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے

---

[1] حجاب، حجار، حجی، یہ تین لفظ روایتوں میں آئے ہیں تینوں کی مراد ایک ہی ہے "حجاب" کے معنی پردہ، رکاوٹ اور "حجار" کسرہ کے ساتھ جمع بکسر الحاء کی جمع ہے جس کے معنیٰ مانع کے ہیں اور "حجی" بکسر الحاء بمعنی عقل، چونکہ عقل برے کاموں سے روکتی ہے اسلئے عقل کے ساتھ تشبیہ دی اور "حجی" بفتح الحاء بمعنی جانب و کنارہ، چونکہ دیوار وغیرہ ایک طرف ہوتی ہے، بہر حال تینوں کی مراد ایک ہی ہے یعنی دیوار یا اونچی منڈیر جو گرنے سے رکاوٹ بن سکے، ۱۲

Scanned by CamScanner

مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب

(باب البیان والشعر) ملک

کاٹے جا رہے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا، یہ آپ کی قوم کے خطیب و واعظ لوگ ہیں جو وہ چیز بیان کرتے ہیں جس پر خود عمل نہیں کرتے

ف:- یہ مذمت خود عمل نہ کرنے کی ہے کہ دوسروں کو نصیحت کرنے کے باوجود خود عمل نہیں کرتے دوسروں کو نصیحت کرنے کی مذمت نہیں کہ خود عمل کئے بغیر بھی نصیحت کرنا درست ہے گو اس میں کوئی اثر نہ ہوگا، سے

کہا اس کا ہرگز نہ مانیگی دنیا
جو اپنی نصیحت پہ عامل نہ ہوگا

(۱۱۳) عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ مَسَاوِيْكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ رواه البيهقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوه عن جابر وفی روايته قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک تم میں زیادہ محبوب میرے نزدیک اور تم میں مجھ سے زیادہ قریب قیامت کے دن اچھے اخلاق والے ہوں گے، اور تم میں مجھے زیادہ ناپسند اور مجھ سے زیادہ دور قیامت کے دن بداخلاق ہوں گے جو بہ تکلف بہت گفتگو کرنے والے اور کلام میں بغیر احتیاط کے فراخی کرنے والے اور متفیہق ہوں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned by CamScanner

قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ (صفحہ ۱۴)

ثرثارون اور متشدقون کو تو ہم جانتے ہیں پس متفیہقون کون ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ متکبرین ہیں۔

ف:۔ معلوم ہو گیا کہ بداخلاقی اور بہ تکلف بنا بنا کر باتیں کرنا کتنا مذموم وناپسندیدہ ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

چغلخوری

(۱۱۴) عَنْ حُذَيْفَةَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ متفق علیہ وفی روایۃ مسلم نَمَّامٌ۔ (صفحہ ۱۴)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں چغلخور داخل نہیں ہوگا (یعنی اوّلاً) اور مسلم کی روایت میں "قتات" کے بجائے لفظ "نمام" ہے (معنی دونوں کے ایک ہی ہیں) (اعاذنا اللہ منہ)

مسلمان کو گالی دینا اور قتل کرنا

(۱۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ متفق علیہ (مذکورہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہے (یعنی یہ فعل کفر ہے، یا کافروں جیسا فعل ہے) مسلمان کی یہ شان نہیں کہ ایسا کرے۔) اعاذنا اللہ منہ

(۱۱۶) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Scanned by CamScanner

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ
كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا
متفق علیہ (بحوالہ مذکورہ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کافر کہے، پس تحقیق ان دونوں میں سے ایک اس (کلمہ کفر) کے ساتھ لوٹتا ہے،

ف:- اس لئے اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو وہ شخص کافر ہے ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو کہنے والے پر اس تکفیر کا وبال پڑے گا، اور وہ کافر ہوجاتا ہے، اس لئے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا،

جو لوگ یا جو جماعتیں مسلمانوں کی تکفیر کو پیشہ اور مشغلہ بنائے ہوئے ہیں وہ غور فرمائیں اور اپنا انجام سوچیں، (اللھم احفظنا منه)

(۱۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ
يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ
يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ
مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ
وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ
عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ
وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ
يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ
الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَ
مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سچ کو لازم پکڑلو، پس تحقیق کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے (یعنی سچ کی خاصیت اور تاثیر ہے کہ نیکی کی ہدایت کرتی ہے، یعنی سچ سے نیکی کی توفیق ہوتی ہے اور نیکی کے ذریعہ جنت اور مراتب عالیہ نصیب ہوتے ہیں) اور ایک شخص برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا متفق عليه وفى رواية لمسلم قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ (م ٢١٢)

صدیق لکھدیا جاتا ہے، اور بچاؤ تم اپنے آپکو جھوٹ بولنے سے، پس بیشک جھوٹ بولنا فسق و فجور کی طرف پہنچاتا ہے اور بلا شبہ فسق و فجور جہنم کی آگ کی طرف لیجاتا ہے اور ایک شخص برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کو کذاب (بہت جھوٹ بولنے والا) لکھدیا جاتا ہے، بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے، اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف پہنچاتی ہے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور فجور جہنم کی آگ کیطرف پہنچاتا ہے،

(١١٨) عَنْ بِلَالِ بْنِ حَارِثٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ رواه فى شرح السنة وروى مالك والترمذى وابن ماجه نحوه

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق آدمی بھلائی کی بات بولتا ہے اس کا مرتبہ اور قدر کو نہیں جانتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی خوشنودی لکھدیتا ہے قیامت تک ہمیشہ کے لئے اور تحقیق آدمی بری بات بولتا ہے کہ اسکا مرتبہ اور قدر نہیں جانتا، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسپر اپنا غصہ و غضب لکھدیتا ہے (ثابت کر دیتا ہے) قیامت تک (ہمیشہ) کے لئے

Scanned by CamScanner

ف:۔ "سفیان بن عیینہ" فرماتے ہیں کہ کلمہ خیر سے مراد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے، اور کلمۂ شر سے مراد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ باطل (جس سے دین یا مخلوق میں سے کسی کا ضرر ہو) کہنا ہے۔ حدیث پاک کے ظاہر سے عموم معلوم ہوتا ہے۔

نیز "الیٰ یوم یلقاہ" تحدید کیلئے نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی یا غضب صرف قیامت تک کیلئے ہو بعد میں یہ حکم ساقط ہو جائے، ایسا نہ ہوگا، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ چیزیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہیں، نظیر اسکی اللہ تعالیٰ کا قول ابلیس کے حق میں "اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ" ہے

گو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی توبہ کر لینے یا اسی حالت میں انتقال ہوا تو سزا پا لینے یا معاف کئے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم ہو جائیگی،

"اعاذنا اللہ من غضبہ وغضب رسولہ"

(۱۱۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ اَلْاَجْوَفَانِ اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا جانتے ہو لوگوں کو زیادہ جنت میں داخل کرنے والی کیا چیزیں ہیں (۱) تقوی اللہ (۲) حسن خلق (یہ دو چیزیں جنت میں زیادہ داخل کرنے والی ہیں) کیا جانتے ہو لوگوں کو جہنم میں زیادہ داخل کرنے والی کیا چیزیں ہیں (وہ) اجوفان، منہ اور شرمگاہ ہیں، کہ زیادہ تر انسان دو چیزوں کے سبب (کہ منہ سے حرام کھانے پینے میں بیہودہ اور ممنوع کلام کرنے میں مشغول

تقویٰ کا ادنیٰ و اعلیٰ درجہ

ہو، شرمگاہ کے ذریعہ خواہشات نفسانی کو پورا کرنے میں مشغول ہو) جہنم میں جائیں گے ،

ف :۔ تقویٰ کا ادنیٰ درجہ کفر و شرک سے بچنا اور اعلیٰ درجہ ماسوی اللہ کے خطرہ و خیال سے گذر جانا ہے کہ قلب میں غیر اللہ کا خطرہ بھی نہ گذرے اور حسن خلق کا ادنیٰ درجہ ایذا رسانی سے باز آنا ہے اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ بدی کرنے والے کے ساتھ بھی احسان کا معاملہ کرے ،

"رزقنا اللّٰہ منہ بحق حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم"

ہنسی کے لئے جھوٹ بولنا

(۱۲۰) عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِمَنْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والدارمی (م ۴۱۴)

حضرت بہز بن حکیم اپنے باپ حکیم اور بہز کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہلاکت و بربادی ہو اس شخص کے لئے جو قوم کو ہنسانے کیلئے جھوٹی باتیں بیان کرے اس کے لئے ہلاکت و بربادی ہو اس کے لئے ہلاکت و بربادی ہو ،

ف :۔ یعنی گو اسکے علاوہ بھی جھوٹ بولنا ناجائز اور مذموم ہے، لیکن محض دوسروں کو ہنسانے کیلئے بلا کسی فائدہ کے جھوٹ بولنا سخت مذموم ہے .

"وَیْلٌ" کے معنیٰ سخت ہلاکت و بربادی کے ہیں ، اور جہنم میں ایک وادی کا نام بھی ویل ہے ،

طعن و لعنت، فحش گوئی اور بیہودہ گوئی

(۱۲۱) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طعن کرنے والا مؤمن (کامل) نہیں ہوتا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا

Scanned by CamScanner

جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کیلئے

وَلَا الْبَذِیِّ رواہ الترمذی
والبیہقی فی شعب الایمان و
فی اخری لہ وَلَا الفَاحِشِ البَذِیِّ
وقال الترمذی ھذا حدیث
غریب (مذکورہ)

اور نہ زبان درازی کرنیوالا (بکواس کرنیوالا)
یعنی یہ چیزیں مومن کی شان کے خلاف
ہیں۔ مومن کو لازم ہے کہ اپنے آپکو ان
سب چیزوں سے پاک وصاف
رکھے،

ناحق عصبیت پر وعید

(١٢٢) عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رض
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ
دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا
مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً وَلَیْسَ مِنَّا
مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ رواہ
ابوداؤد (باب البر والصلۃ ص۷۱۲)

حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
عصبیت کی طرف بلاوے وہ ہم میں سے
نہیں اور جو عصبیت کی وجہ سے قتال کرے
وہ بھی ہم میں سے نہیں، اور جو عصبیت پر
مرے وہ بھی ہم میں سے نہیں،

ف:- یعنی عصبیت کی وجہ سے باطل اور غیر حق کی حمایت کرنا سخت مذموم اور ممنوع ہے، شان مومن کے خلاف ہے

فاسق کی تعریف کرنا

(١٢٣) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ
غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاھْتَزَّ
لَہٗ الْعَرْشُ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
(باب حفظ اللسان الغیبۃ والشتم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جب فاسق کی تعریف کیجاتی ہے، تو
اس پر (تعریف کرنیوالے پر) پروردگار تعالیٰ
شانہ غصہ ہوتا ہے، اور اس کی وجہ سے
عرش کانپنے لگتا ہے،

ف:- عرش کا کانپنا اور ہلنا یا تو ظاہر پر محمول ہے، یا امر عظیم ہونیسے کنایہ ہے چونکہ فاسق کی تعریف کرنے میں اسکے فسق سے خوش ہونا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے غصہ اور ناراضگی کا سبب ہے، مگر آہ آج اسکا عام دستور ہو رہا ہے، (اعاذنا اللہ منہ)

قطع رحمی کرنیوالا

(۱۲۴) عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ متفق علیہ (ص۴۱۹)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قطع رحمی کرنیوالا جنت میں داخل نہیں ہوگا، (یعنی اوّلاً بغیر سزا پائے داخل نہ ہوگا)

والد کی خوشنودی

(۱۲۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ رواہ الترمذی (باب مذکور)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پروردگار تعالیٰ شانہ کی خوشنودی والد کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے،

ف:- والدہ کا حکم بھی یہی ہے، بلکہ وہ اولیٰ ہے،

قطع رحمی کرنیوالوں پر رحمت نہیں

(۱۲۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْہِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ (باب مذکور)

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا! کہ اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں رشتہ وناتہ کو قطع کرنیوالا موجود ہو۔

ف:- قوم سے وہ لوگ مراد ہیں جو اس کی قطع رحمی میں مدد کرتے ہوں، یا اس کے اس عمل سے خوش ہوں کہ اس پر نکیر نہ کرتے ہوں،

اور یہ بھی احتمال ہے کہ رحمت سے مراد بارش ہے کہ رشتہ وناتہ کے قطع کرنے کی نحوست سے بارش کو روک لیا جاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۲۷) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

Scanned by CamScanner

بڑوں کی عزت کرنا چھوٹوں پر رحم کرنا ۔۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر ۔۔ پڑوسیوں کو ستانے پر وعید

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

متفق علیہ (ص ۴۲۲)

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مؤمن کامل نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ (دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے) جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے (مؤمن) بھائی کیلئے پسند کرے، (اور جو اپنے لئے پسند نہیں کرتا اسے اسکے لئے بھی پسند نہ کرے) "رَزَقَنَا اللّٰہُ مِنْہُ"

(۱۲۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ مَنْ لَّمْ یَاْمَنْ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ

متفق علیہ (باب مذکور)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ شخص مؤمن (کامل) نہیں، خدا کی قسم وہ شخص مؤمن (کامل) نہیں، خدا کی قسم وہ شخص مؤمن (کامل) نہیں، پوچھا گیا! کون یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون مؤمن کامل نہیں ہے؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ شخص کہ جسکی ایذاؤں سے اسکے پڑوسی مامون و محفوظ نہ ہوں۔

(۱۲۹) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَمَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَ یَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ

رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب (باب الشفقۃ ص ۴۲۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارا اتباع کرنیوالوں میں سے نہیں ہے) جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کھائے اور ہمارے بڑوں کی عزت

نہ کرے اور اچھائی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔

مومن کی حفاظت کرنا

(١٣٠) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ (باب مذکور)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حفاظت کرے کسی مسلمان کی منافق (کے شر) سے مقرر فرمادیں گے اللہ تعالیٰ فرشتہ کو جو اس کے گوشت (یعنی اسکے بدن) کی جہنم کی آگ سے حفاظت کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کوئی تہمت لگائے درانحالیکہ وہ اسکو عیب لگانا چاہتا ہے تو محبوس (قید) فرمادیں گے اسکو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر یہاں تک کہ نکل جائے، (بری ہوجائے) اپنے کہی ہوئی بات سے یعنی سزا پاکر یا صاحب حق کے معاف کردینے سے یا کسی کی سفارش کے ذریعہ۔

منافق سے مراد یہاں غیبت کرنے والا ہے، اس کو منافق اسلئے فرمایا کہ خیرخواہی ظاہر کرتا ہے اور ارادہ رسوا کرنیکا ہے اور اس لئے بھی کہ غیبت گوئی منافقوں کا ہی کام ہے۔

پڑوسی کا حق

(١٣١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ رواه البيهقي في شعب الايمان (باب مذکور)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے جو پیٹ بھر کر کھاوے اور اسکا پڑوسی اسکے پہلو میں بھوکا ہو۔

(١٣٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Scanned by CamScanner

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ، رواہ احمد وابوداؤد ص۴۲۸

سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کیلئے یہ حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زائد چھوڑے رکھے (کہ اس سے سلام کلام نہ کرے) پس جو شخص تین دن سے زائد چھوڑے پھر وہ (اسی حالت میں بلا توبہ) مرجائے، پس وہ جہنم میں داخل ہوگا (یعنی اسکو اس کے اس گناہ کی سزا دینے کیلئے جہنم میں داخل کیا جائے گا)۔

حیا اور جفا :: تین دن سے زائد کسی مسلمان سے ترک کلام پر وعید

(۱۳۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رواہ احمد والترمذی (ص۴۳۱)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حیا ایمان سے ہے، اور ایمان (اہل ایمان) جنت میں (جائیں گے) اور بے حیائی بدی ہے اور بدی (بدی کرنے والے) جہنم میں (جائیں گے)

[illegible]

(۱۳۴) عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ الْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رواہ ابوداؤد فی سننہ والبیھقی فی شعب الایمان وصاحب جامع الاصول فیہ عن حارثۃ وکذا فی شرح السنۃ

حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سخت گو اور سخت خو جنت میں داخل نہیں ہوگا، راوی نے بیان کیا کہ جواظ کے معنی سخت گو اور سخت خو کے ہیں اس (حدیث) کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن اور بیہقی نے شعب الایمان اور صاحب جامع الاصول

Scanned by CamScanner

عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِيُّ يُقَالُ الْجَعْظَرِيُّ الْفَظُّ الْغَلِيظُ وَفِي نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِي جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِيُّ الْغَلِيظُ الْفَظُّ ، (باب مذکور)

نے جامع الاصول میں نقل کیا ہے اور اسی طرح شرح السنۃ میں نقل کیا گیا ہے، شرح السنۃ میں حدیث کے لفظ یہ ہیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں جواظ جعظری داخل نہیں ہوگا جعظری "الفظ الغلیظ" (سخت گو سخت خو) کو کہا جاتا ہے اور مصابیح کے نسخوں میں حضرت عکرمہؓ سے نقل کیا گیا ہے، جس کے لفظ یہ ہیں (راوی) نے کہا اور جواظ وہ شخص جو مال جمع کرے اور (سائل کو) نہ دے اور جعظری سخت گو سخت خو کو کہتے ہیں،

(ف) یعنی بعض روایتوں سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور بعض روایتوں سے دونوں میں فرق معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنی متکبر اور جعظری بمعنی بد خلق کے ہے حاصل یہ ہے کہ دونوں لفظ کے معنی قریب قریب ہی ہیں،

(۱۳۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، رواہ مسلم (ص ۴۲۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا، (یعنی ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیگا، بلکہ سزا پاکر رہائی ہو جائے گی) اور جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی کبر کے ساتھ داخل نہ ہوگا بلکہ کبر سے پاک و صاف

کرکے جنت میں داخل کیا جائیگا)

(۱۳۶) عن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ثلثة لا یکلمهم الله
یوم القیمة ولا یزکیهم وفی روایة
ولا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم
شیخ زان وملك كذاب و
عائل مستكبر، رواه مسلم
(حوالہ بالا)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا، تین شخص ہیں کہ قیامت
کے روز اللہ تعالیٰ (شدت غضب کی
وجہ سے) ان سے کلام نہ فرمائیں گے
اور نہ انکو (برائیوں سے) پاک فرمائینگے
اور ایک روایت میں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ
(بنظر رحمت) ان کی طرف دیکھیں گے
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، (۱) بوڑھا زناکار (۲) جھوٹا بادشاہ، (۳)
فقیر متکبر

ف:۔ کلام اور نظر نہ فرمانا یہ شدت غضب سے کنایہ ہے، چونکہ جس سے
ناراضگی ہوتی ہے، اس سے کلام نہیں کیا جاتا نہ اس کی طرف لطف و محبت
سے دیکھا جاتا ہے،

اور زنا جوان بوڑھے سب کے حق میں سخت برا ہے، مگر بوڑھے کو خاص
اسلئے کیا کہ باوجود شہوت نہ ہونے اور اس کی طرف عورتوں کا زیادہ میلان
نہ ہونیکے باوجود، غفلت نہ ہونیکے باوجود ایسی حرکت کرتا ہے تو یہ اس کی
انتہائی بے حیائی اور طبیعت کی خباثت کی نشانی ہے،

اور جھوٹ بولنا سب کے حق میں مذموم ہے مگر بادشاہ کے حق میں
سخت مذموم ہے، چونکہ جھوٹ بولنا یا تو ضرر دفع کرنے کیلئے بولا جاتا ہے،
یا نفع حاصل کرنیکے لئے اور بادشاہ دونوں چیزوں پر بغیر جھوٹ بولے قدرت
رکھتا ہے اور وہ پھر جھوٹ بولتا ہے تو یہ اس کے حق میں زیادہ بدتر ہوگا،
اسی طرح تکبر سب کے حق میں برا اور بدنما ہے، مگر فقیر و مفلس جو

Scanned by CamScanner

اسباب تکبر (مال وجاہ) سے عاری ہے، تکبر کرتا ہے تو یہ نہایت ہی بدتر اور اس کی خباثت باطنی اور کمینہ پن کی علامت ہے، ؎

کبر زشت واز گدایاں زشت تر
روز سرد و برف وآنگہ جامہ تر

(۱۳۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَذَفْتُهُ فِی النَّارِ، رواہ مسلم

(باب مذکور)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں بڑائی میری چادر ہے اور بزرگی میرا ازار (تہبند) ہے پس جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینے گا، میں اس کو جہنم میں داخل کرونگا، اور ایک روایت میں ہے، میں اس کو جہنم میں پھینک دوں گا۔

ف :۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں صفتیں حق تعالیٰ شانہ کے لئے ہی خاص ہیں مخلوق میں سے کسی کو ان دونوں صفتوں میں سے کچھ حصہ نہیں بخلاف دوسری صفات جود و کرم وغیرہ کے کہ مجازاً مخلوق کو بھی ان میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ہے، چادر و تہبند کے ساتھ تشبیہ دینا اسلئے ہے کہ جس طرح ایک چادر و تہبند ایک شخص کے ساتھ ہی خاص ہوتی ہے، کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ صفتیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہیں، کوئی دوسرا ان میں شریک نہیں ہو سکتا۔

(۱۳۸) عَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ رض اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ (مـ ۴۳۶)

سنا کہ جو شخص ظالم کے ساتھ چلے تا کہ اس کی تقویت و تائید کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے، پس بیشک وہ (کمال) اسلام سے نکل جاتا ہے۔ (یعنی یہ عمل اسلام کے منافی ہے مسلمانوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔)

(۱۳۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ، متفق علیہ

(باب مذکور)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، پس جلدی سے اس کی انتڑیاں جہنم میں نکل پڑیں گی، پس وہ اپنی انتڑیوں کو پیسے گا، یعنی انکے گرد چکر لگائیگا، جیسے گدھا اپنی چکی کیساتھ چکر لگاتا ہے (چکی کے ارد گرد گھومتا ہے) پس سب جہنم والے اس پر جمع ہو کر کہیں گے یہ تیری کیا حالت ہے؟ کیا تو ہم کو اچھائیوں کا حکم نہیں کرتا تھا اور کیا تو ہم کو برائیوں سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا میں تم کو اچھائی کا حکم کرتا تھا اور خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تم کو بری بات سے روکتا تھا اور خود اس کو کرتا تھا۔

ف:- یہ عذاب ترک عمل کی وجہ سے ہوگا نہ کہ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی وجہ سے اگر اسے بھی ترک کر دیتا تو دوگنا عذاب ہوتا، دو واجب ترک کر دینے کی وجہ سے۔

"واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم"

Scanned by CamScanner

اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کرنے پر وعید

(١٤٠) عن انسٍ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يُجاء بابن آدم يوم القيمة كانه بذجٌ فيوقف بين يدى الله فيقول له اعطيتك وخولتك وانعمت عليك فما صنعت فيقول رب جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان فارجعني آتك به كله فيقول له ارني ما قدمت فيقول رب جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان فارجعني آتك به كله فاذا عبدٌ لم يقدم خيرا فيمضى الى النار"

رواه الترمذي وضعفه

(ص ٤٤٣)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز ابن آدم (آدم کا بیٹا) کو لایا جائے گا گویا کہ وہ (ضعف وحقارت کی وجہ سے) بکری کا بچہ ہے پس اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائینگے میں نے تجھکو (زندگی، تندرستی، جوانی، صحت وعافیت) دی اور خوب نعمتیں (مال و دولت جاہ و مرتبہ) تجھکو دیں اور (کتاب و رسول بھیجکر عقل و ہوش دیکر) تجھ پر مزید انعام کیا پس تو نے کیا کیا؟ (یعنی ہماری ان سب نعمتوں کی کیا شکر گذاری کی) پس وہ کہے گا اے میرے رب! میں نے مال جمع کیا اور اس کو (تجارت وغیرہ کے ذریعہ) خوب بڑھایا اور (مرتے وقت) جتنا تھا اس سے کہیں زیادہ (دنیا میں) چھوڑا، پس مجھے واپس بھیجدیجئے تاکہ وہ سب مال (نیک راستہ میں خرچ کرکے) لے آؤں اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے مجھے دکھا تو نے کیا مقدم کیا (یعنی دنیا میں آخرت کیلئے کیا مال خرچ کیا جو یہاں آج کام آئے) پس وہ (مبہوتوں کی طرح جو کوئی عذر صریح نہیں رکھتے پہلی ہی بات بار بار دہرائے جاتے ہیں) کہیگا اے پروردگار میں نے اس کو جمع کیا اور خوب بڑھایا اور جتنا تھا (مرتے وقت) اس سے

نہیں زیادہ چھوڑا پس مجھ کو واپس دنیا میں بھیج دیجئے تاکہ وہ سب مال لے آؤں (پس اس کی اس گفتگو سے ظاہر ہو جائیگا) کہ اس نے کوئی بھلائی آگے نہیں بھیجی یعنی کوئی مال آخرت کیلئے خرچ نہیں کیا، بے شمار نعمتوں کی کوئی شکر گذاری نہیں کی پس اسکو جہنم میں لے جایا جائے گا، یا جہنم میں لیجانے کا حکم کیا جائے گا۔

(١٤١) عن سهل بن سعد رضـ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني فرطكم على الحوض من مر علي شرب ومن شرب لم يظمأ أبدا ليردن علي أقوام أعرفهم و يعرفوني ثم يحال بيني و بينهم فأقول إنهم مني فيقال إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول سحقا سحقا لمن غير بعدي

متفق علیہ

(باب الحوض ص٤٨٨)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہارا پیشرو (میر سامان) ہوں گا حوض پر، جو شخص مجھ پر گذرے گا اس (حوض) سے پانی پیئے گا اور جو (اس سے) پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، بالتحقیق بہت سی قومیں میرے پاس آئیں گی، میں انہیں پہچانوں گا وہ مجھے پہچانیں گے پھر میرے اور انکے درمیان (کوئی چیز دیوار وغیرہ) حائل کر دی جائیگی، پس میں کہونگا بالتحقیق یہ تو مجھ سے ہیں (یعنی میرے امتی ہیں) پس جواب دیا جائے گا البتہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں (بدعات) ایجاد کیں پس میں کہوں گا، ان لوگوں کے لئے جنہوں نے میرے بعد (میری سنت یا میرے دین کو) بدل ڈالا دوری ہو جیو، دوری ہو جیو

"اعاذنا اللہ منہ"

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی محبت وعظمت کا بیان اور ان سے بغض پر وعید

(۱۴۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ فَیُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب (م ۵۵۴)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو (دو بار فرمایا بطور تاکید ومبالغہ کے) میرے بعد ان کو نشانہ مت بنا لینا (کہ انکے عیب نکالو) پس جس نے ان سے محبت کی، ان سے مجھ سے محبت کی وجہ سے ہی ان سے محبت کی (چونکہ جس سے محبت ہوتی ہے اسکے متعلقین ومقربین سے بھی محبت ہوا کرتی ہے،) اور جس نے ان سے دشمنی کی تو اس نے مجھ سے دشمنی کی وجہ سے ہی اسنے دشمنی کی "اعاذنا اللہ منہ" (کہ دشمن کے متعلقین سے بھی دشمنی ہوا کرتی ہے پس اصل مجھ سے ہی دشمنی ہوئی کہ میرے متعلقین سے دشمنی رکھتا ہے، اگر مجھ سے محبت ہوتی تو میرے متعلقین سے بھی محبت ہوتی جیسا کہ محبت کے لئے لازم ہے) اور جس شخص نے انکو ایذا پہونچائی اس نے مجھے ہی (حکماً) ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جو اللہ کو ایذا دیوے پس قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو پکڑ لیوے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو عنقریب سخت عذاب دیں گے،) "اعاذنا اللہ منہ"۔

ف:- مگر آہ افسوس! آج بہت سی جماعتیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہی کو اپنی تقریر وتحریر کا نشانہ اور تختۂ مشق بنائے ہوئے ہیں۔

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ

(۱۴۳) عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ رضی

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَأَ النَّسْمَۃَ اَنَّہٗ عَہِدَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

رواہ مسلم (ص ۵۶۳)

روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ کی قسم جس نے دانہ کو پھاڑا (یعنی دانہ سے درخت نکالا کہ دانہ زمین میں پھاڑا جاتا ہے) اور جس نے تمام ذی روح کو پیدا کیا، تحقیق شان یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ وصیت فرمائی کہ نہیں دوست رکھیگا مجھ کو مگر مومن اور نہیں دشمن رکھیگا مجھ کو مگر منافق۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت ایمان کی علامت اور ان سے بغض وعداوت نفاق کی علامت ہے، جیسا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر تعلق رکھنے والی اور ہر منسوب ہونے والی چیز سے محبت رکھنا ایمان کی علامت اور بغض نفاق کی علامت ہے، چنانچہ ابن عدیؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے،

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُہُمْ نِفَاقٌ

ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت ایمان اور انکی عداوت نفاق ہے

اور ابن عساکرؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنَ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُہُمَا کُفْرٌ وَحُبُّ الْاَنْصَارِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُہُمْ کُفْرٌ وَحُبُّ الْعَرَبِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُہُمْ کُفْرٌ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَمَنْ حَفِظَنِیْ فِیْہِمْ فَاَنَا اَحْفَظُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ،

حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی محبت ایمان کی علامت اور انکی عداوت کفر ہے اور انصار رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت ایمان کی علامت اور ان کی عداوت کفر ہے اور اہل عرب کی محبت ایمان کی علامت اور ان سے عداوت رکھنا کفر ہے اور جو شخص میرے اصحابؓ کو گالیاں

دیوے اسپر اللہ کی لعنت ہو اور جو شخص آئیں
میری حفاظت کرے (میرے حق کی حفاظت
کرے کہ ان سے محبت رکھے انکی تعظیم و تکریم انکا
ذکر عظمت و محبت کے ساتھ کرے) میں بھی اسکی
قیامت کے دن حفاظت کروں گا۔

(۱۴۴) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ
مِنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ
وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا
وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔ متفق علیہ
(ص ۵۶۸)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)
میرے گوشت کا ٹکڑا ہے (یعنی میرا جگر ہے)
پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے
مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے
بے چین کرتی ہے مجھکو وہ چیز جو اسکو بے چین
کرے۔ (ظاہرًا) اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز جو اسکو ایذا دیوے (باطنًا) یعنی اس کی
تکلیف سے مجھ کو تکلیف ہوتی ہے)

السلام اے رنج دادن فاطمہ ایذائے او
السلام اے جان ما قربان بر ابنائے او
"آپ پر سلام ہو (حضرت) فاطمہ کو رنج دینا آپ کو ایذا پہنچانا ہے
آپ پر سلام ہو ہماری جان آپ کی اولاد پر قربان ہو۔"

(۱۴۵) عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
رَبِيْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى
رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ
مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ سے
روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس میں ناراضگی کی حالت میں حاضر
ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَ لِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَھُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُّبْشَرَۃٍ وَ اِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِحْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ، رواہ الترمذی وفی المصابیح عن المطلب (ص ۵۷۰)

نے ارشاد فرمایا آپکو کس چیز نے ناراض کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا (بنی ہاشم کا) اور (بقیہ) قریش کا کیا حال ہے جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خندہ روئی اور تازہ روئی کے ساتھ ملتے ہیں اور جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو اس صفت وحال کے غیر کے ساتھ (یعنی بغیر خندہ روئی اور بغیر خوشی کے ساتھ) ملتے ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس حالت کو سنکر) سخت ناراض ہوئے یہانتک کہ چہرہ اقدس سرخ ہوگیا، پھر فرمایا اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے، کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا یہانتک کہ تم (اہل بیت) سے محبت رکھے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خوشنودی کی وجہ سے پھر ارشاد فرمایا خبردار جس نے میرے چچا کو ستایا اس نے مجھے ستایا، بس آدمی کا چچا اسکے باپ کے مثل ہی ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ حضرت اقدس مفتی صاحب دامت برکاتہم کے سایہ کو دراز تر فرمائے اور اس مجموعہ کے نفع کو عام تام فرمائے اور اس ناکارہ و ناپاک کی بخشش کا ذریعہ بنائے، آمین آمین یا رب العلمین بحرمۃ حبیبک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الطیبین الطاہرین الی یوم الدین۔

"۱۲ شعبان ۱۳۹۹ھ بعد الجمعۃ"

ادرہ فیضان حضرت گنگوہی

Scanned by CamScanner